عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کا ترجمان

ماہنامہ
لولاک
ملتان

Email: khatmenubuwwat@ymail.com

مُسلسل اِشاعت کے 58 سال

اپریل 2021ء | شعبان المعظم ۱۴۴۲ھ

شمارہ: ۴ | جلد: ۲۵

فضائلِ اہلبیت رضوان اللہ علیہم اجمعین

غزوۂ بدر... حق و باطل کا پہلا معرکہ

حضرت مولانا مفتی مزمل حسین کاپڑیا کی رحلت

سالانہ تحفظِ ختمِ نبوت کانفرنس پچنند

حضرت مسیح علیہ السلام صلیب تو دیے گئے پر موت واقع نہ ہوئی کا جواب

www.khatm-e-nubuwwat.com, www.lolaak.clickhere2.net, www.laulak.info

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

شمارہ: ۴ جلد: ۲۵

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ	مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ	مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ	خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحبؒ
حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ	فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ	حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ	شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ	پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ	حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ	حضرت مولانا سعید احمد صاحب جلالپوریؒ

صاحبزادہ طارق محمودؒ

بانی: مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی: حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ

زیر سرپرستی: حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی مدظلہ

نگران اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر: حضرت مولانا عزیز احمد

حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی

ایڈیٹر: صاحبزادہ حافظ مبشر محمود

مرتب: مولانا عزیز الرحمن ثانی

کمپوزنگ: یوسف ہارون

مجلس منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
حافظ محمد یوسف عثمانی	مولانا محمد اکرم طوفانی
مولانا مفتی حفیظ الرحمن	مولانا فقیر اللہ اختر
مولانا قاضی احسان احمد	مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا غلام رسول دین پوری	مولانا غلام حسین
مولانا عبدالرشید غازی	مولانا محمد اسحاق ساقی
مولانا محمد حسین ناصر	مولانا غلام مصطفیٰ
مولانا مفتی محمد راشد مدنی	چوہدری محمد اقبال
مولانا محمد قاسم رحمانی	مولانا عبدالرزاق

ناشر: عزیز احمد مطبع: شکیل نو پرنٹرز ملتان

مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

رابطہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 061-4783486, 0333-8827001

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۂ ابرو

حضرت مولانا مفتی مزمل حسین کاپڑیا کی رحلت	مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ	03
پیرجی حضرت سید عطاء المہیمن شاہ بخاری کی رحلت	مولانا اللہ وسایا	05
شیخ الحدیث حضرت مولانا غلام رسول کی رحلت	// //	06

مقالات ومضامین

قرآن مجید......ایک نایاب جوئے بار (منظوم)	عاجز لدھیانوی	07
اہمیۃ محبۃ النبی ﷺ فی حیاۃ المسلم (قسط نمبر 13)	الشیخ عبداللہ مسعود/ مولانا غلام رسول	08
فضائل اہل بیتؓ	میاں محمد رضوان نفیس	11
فضائل سیدہ عائشہ صدیقہؓ از مسلم شریف	مولانا محمد شاہد ندیم	19
غزوۂ بدر......حق و باطل کا پہلا معرکہ	مولانا محمد امین	24
ماہ رمضان المبارک......رحمتوں کے دن برکتوں کی راتیں	مولانا محمد عثمان	26
مسنون دعائیں	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	28
دسترخوان نبوی ﷺ	سید عاصم محمود	29
انتخاب لاجواب	حافظ محمد انس	32

شخصیات

حضرت حافظ محمد ہاشم پاکیوالی کی رحلت	مولانا اللہ وسایا	34
حضرت قاری عبدالرحمن کہروڑپکا کی رحلت	// //	34

ردقادیانیت

حضرت مسیح صلیب تو دیئے گئے پر موت واقع نہ ہوئی کا جواب	مولانا محمد وسیم اسلم	35
گاہے گاہے باز خواں ایں قصۂ پارینہ را	انتخاب: مولانا عتیق الرحمن	37
ننگر پارکر تھرپارکر میں قادیانیوں کی قرآن مجید کی توہین	مولانا محمد حنیف سیال	39

متفرقات

تبصرہ کتب	مولانا اللہ وسایا	40
سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس پچھند	جناب ملک خالد مسعود ایڈووکیٹ	42
سالانہ ختم نبوت کانفرنس سرائے تورنگ	مولانا محمد ابراہیم ادھی	44
یک روزہ تحفظ ختم نبوت کورس کراچی	مولانا محمد رضوان قاسمی	45
جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	47

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کلمۃ الیوم

حضرت مولانا مفتی مزمل حسین کاپڑیا کی رحلت

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم، الحمد للّٰہ و سلام علٰی عبادہ الذین اصطفٰی!

جامعہ علوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے قدیم فاضل، حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی قدس سرہٗ کے محبِ صادق، حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان شہیدؒ کے دستِ راست، حضرت مولانا مفتی خالد محمود مدظلہ کے مخلص دوست اقرأ روضۃ الاطفال ٹرسٹ کے بانی و نائب مدیر اور اکابر کے علوم و روایات کے امین حضرت مولانا مفتی مزمل حسین کاپڑیا ۲۵ جمادی الاخریٰ ۱۴۴۲ھ مطابق ۸؍فروری ۲۰۲۱ء بروز پیر تہجد کے وقت اس دنیائے رنگ و بو میں ۶۱ سال گزار کر راہی عالمِ آخرت ہوگئے، إنا للّٰہ وإنا إلیہ راجعون، إن للّٰہ ما أخذ ولہٗ ما أعطی وکل شيء عندہٗ بأجل مسمّٰی.

حضرت مولانا مفتی مزمل حسین، الحاج جناب محمد حسین کاپڑیا کے ہاں ۱۹۶۰ء میں پیدا ہوئے، ابتدائی حفظ کی تعلیم دارالعلوم کراچی نانک واڑہ میں حضرت مولانا عبدالعزیز بیگ کے والد جناب قاری محمد رفیق سے شروع کی، قاری صاحب نے برنس روڈ پر جب حفظ کی کلاس شروع کی تو مفتی مزمل حسین بھی قاری صاحب کے پاس آگئے۔

درسِ نظامی کے لئے جامعہ علوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن میں داخلہ لیا اور ۱۹۸۱ء میں دورۂ حدیث سے فراغت حاصل کی، اس کے بعد جامعہ میں دوسالہ تخصص (پی ایچ ڈی) فقہ اسلامی میں کیا۔ چونکہ آپ کے والد صاحب کاروباری برادری سے تعلق رکھتے تھے، ان کا ارادہ تھا کہ مفتی مزمل حسین بازار میں دارالافتاء بناکر بیٹھیں، ہماری برادری کو بہت سے کاروباری مسائل درپیش ہوتے ہیں، یہ یہاں بیٹھ کر شریعت کی روشنی میں ان مسائل کا حل بتائیں، لیکن ہوتا وہی ہے جو منظورِ خدا ہوتا ہے۔ آپ کے والد صاحب کے تعاون سے مفتی محمد جمیل شہید نے ایک انقلابی کام شروع کرنے کی ٹھان لی کہ ہماری سوسائٹی میں جو عمر رسیدہ حضرات ہیں، ان کی اسلامی انداز میں اصلاح و تربیت انتہائی مشکل، نوجوان جلدی اس طرف راغب نہیں ہوتے، اس لئے کسی طرح چھوٹے بچوں پر محنت کی جائے، ان کو قرآن کریم اور دینی علوم سے وابستہ کرنے کی کوشش شروع کی جائے، تاکہ آگے چل کر کراچی کی فضاؤں میں دین داری کا دور دورہ ہو، اور اس

انداز سے ان لوگوں کو بھی دین کی طرف راغب کرنے کی کوشش کی جائے جو بظاہر ایسے ماحول سے دور ہیں۔
اس سوچ کے نتیجہ میں ۱۹۸۵ء میں ایک کمرہ سے اقرأ روضۃ الاطفال ٹرسٹ کا ادارہ شروع ہوا، حضرت مفتی محمد جمیل خان شہیدؒ نے حضرت مفتی مزمل حسین اور مفتی خالد محمود مدظلہ کو اپنا رفیق کار بنایا، الحمد للہ! آج اقرأ روضۃ الاطفال کی شاخیں پورے پاکستان میں پھیل چکی ہیں اور ۸۲۰۰۰ ہزار سے زائد طلبا اس ادارہ میں زیور تعلیم سے آراستہ ہورہے ہیں اور کتنے ہی اس ادارہ سے حفظ کرنے کے بعد علماء کرام، مفتیانِ عظام، شیوخ الحدیث، ڈاکٹرز، انجینئرز اور دوسرے کئی شعبہ ہائے زندگی سے وابستہ ہو کر نمایاں کارکردگی دکھا رہے ہیں۔ اس دوران مفتی مزمل حسین جامعہ ام القریٰ مکہ مکرمہ میں ماسٹر کے لئے تشریف لے گئے، پانچ سال وہیں رہے۔ اس دوران گردوں کا عارضہ لاحق ہوا، جس کے سبب وہ اپنی تعلیم جاری نہ رکھ سکے اور واپس آنے پر مجبور ہوئے، پہلے آپ کی ایک بہن نے آپ کو ایک گردہ بھی دیا، لیکن اس میں کامیابی نہ ملی، بالآخر ڈیلائسز پر آنا پڑا، اس طرح تقریباً ۲۵ سال سے زائد اس بیماری میں مبتلا رہے، لیکن انہوں نے بیماری کو اپنے اوپر حاوی نہ ہونے دیا، چونکہ آپ کو عربی زبان پر کافی دسترس تھی، اس لئے آپ ائمہ حرم کی باقاعدہ اجازت سے ان کے خطبات کا اردو میں ترجمہ کر کے بڑے اہتمام سے چھاپ کر لوگوں میں تقسیم کیا کرتے تھے، بعد میں انگریزی میں بھی ان خطبات کا ترجمہ کیا۔

اسی طرح حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی قدس سرہٗ کی جامعہ علوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے دارالحدیث میں دیئے گئے صحیح بخاری اور سننِ ترمذی کے دروس کو کیسٹوں سے اُتار کر کمپیوٹر میں ان کو آڈیو کلپ کی صورت میں منظر عام پر لانا بھی آپ کا بڑا کارنامہ ہے، جو آج کے اہل علم علماء وطلبا کے لئے کسی تحفہ سے کم نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ وقت کے بہت بڑے قدردان اور صحیح معنی میں منتظم تھے۔ تکلیف کے باوجود آپ نے اپنے اوقات کو صحیح معنوں میں قیمتی بنایا۔ آپ خود تکلیف میں ہوتے تھے، لیکن دوسروں کے ساتھ ظرافت طبعی اور خوش طبعی کرنے کا سلیقہ جانتے تھے۔ آپ کی نرینہ اولاد نہیں تھی، لیکن اقرأ کے تمام طلبا آپ کی روحانی اولاد ہیں، جوان شاء اللہ آپ کے رفع درجات کا ذریعہ بنیں گے۔ چند دن پہلے آپ کی ایک ہمشیرہ کا انتقال ہوا، آپ ان کے جنازے میں شرکت کے لئے وہیل چیئر پر اپنی مادر علمی جامعہ علوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن تشریف لائے، عصر کی نماز کے بعد ان کی نماز جنازہ ہوئی، اس کے بعد کافی دیر تک دوست احباب سے ملتے رہے، اس کے چند دن بعد آپ کو بخار کی شکایت ہوئی، پہلے طبہ ہسپتال میں چیک کرایا گیا، پھر ڈاکٹر عبدالباری کے کہنے پر آپ کو انڈس ہسپتال لے جایا گیا، لیکن چند گھنٹوں کے بعد آپ خالق حقیقی سے جا ملے۔ ظہر کی نماز کے بعد آپ کی نمازِ جنازہ جامعہ علوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن میں آپ

کے حفظ کے استاذ محترم جناب قاری محمد رفیق صاحب کی امامت میں ادا کی گئی، جس میں شہر بھر کی عوام، آپ کے اعزہ اور جامعہ کے طلبا وعلماء کرام شریک ہوئے اور آپ کے آبائی قبرستان میوہ شاہ میں آپ کو سپرد خاک کیا گیا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کی جملہ حسنات کو قبول فرمائے، آپ کے ساتھ رضا و رضوان کا معاملہ فرمائے، آپ کے لواحقین، اعزہ، اقرباء اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین! قارئین سے حضرت مفتی صاحبؒ کے لئے ایصالِ ثواب کی درخواست ہے۔

پیر جی حضرت سید عطاء المہیمن شاہ بخاری کی رحلت

۶رفروری ۲۰۲۱ء بعد از ظہر ملتان دار بنی ہاشم میں پیر جی سید حافظ قاری حضرت سید عطاء المہیمن بخاری رحلت فرمائے آخرت ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

آپ حضرت امیر سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے سب سے چھوٹے صاجزادے تھے۔ یکم رجولائی ۱۹۴۴ء میں پیدا ہوئے۔ ۷۷ سال عمر پائی۔ آپ نے جامعہ رشیدیہ ساہیوال، جامعہ مدنیہ لاہور اور جامعہ خیر المدارس ملتان میں نامور قراء حضرات سے حفظ وقرأت میں نام پیدا کیا اور واقعہ یہ ہے کہ آپ جب تلاوت کرتے تو حضرت امیر شریعت کی جھلک نمایاں ہو جاتی۔ آپ حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری سے بیعت تھے۔ حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز سرگودھوی سے سلوک کے منازل طے کئے۔ درویش فاقہ مست باخدا تھے۔ زہد واخلاص کا پیکر، عبادت وریاضت کے خوگر، غرض ایک اچھے انسان عابد وزاہد کی تمام خوبیوں کا مرقع تھے۔ چیچہ وطنی کے قریب ایک گاؤں میں قرآن مجید پڑھاتے رہے۔ چناب نگر اور چنیوٹ میں بھی عرصہ تک قیام کر کے مجلس احرار اسلام کے مراکز کی تعمیر وتکمیل اور آبادی میں بھرپور کردار ادا کیا۔

صحت کے آخری زمانہ تک چناب نگر کے اپنے مرکز میں عیدین کا خطبہ ارشاد فرماتے رہے۔ اپنے مشن کے ساتھ اخلاص کا عالم اور قلبی تعلق کا یہ حال تھا کہ طبیعت وصحت سفر کی متحمل نہ تھی۔ بیماری سے نڈھال چلنے پھرنے کی سکت نہ تھی۔ ڈاکٹروں نے سفر پر سختی سے پابندی لگا رکھی تھی۔ اس کے باوجود ۱۲رربیع الاوّل ۱۴۴۲ھ کی کانفرنس اور قادیانیوں کو دعوت اسلام کے سالانہ جلوس میں شرکت کے لئے ایمبولینس پر سفر کیا اور اس حالت میں اس پروگرام میں شرکت فرمائی۔ اس وقت وہ خانوادہ امیر شریعت کی روایات کے امین تھے۔

مجلس احرار اسلام کے امیر مرکزیہ تھے۔ آپ کی زندگی جہد مسلسل سے عبارت تھی۔ ان کے جانے سے دنیا امیر شریعت کی آخری نشانی سے خالی ہوگئی۔ اگلے دن قلعہ کہنہ قاسم باغ کے سٹیڈیم میں ملتان کا مثالی

جنازہ ہوا۔ ملک بھر کی جماعتوں کے رہنما، علماء، مشائخ اور سیاست دان سب کی نمائندگی تھی۔ آپ کے جواں سال صاحبزادہ، نوجوان، باصلاحیت عالم دین مولانا سید عبدالمنان شاہ بخاری نے جنازہ کی امامت فرمائی اور پھر مرحوم پیرجی اپنے والد گرامی کے جوار میں جلال باقری قبرستان میں رحمت حق کے سپرد ہوئے۔ حق تعالیٰ مغفرت سے انہیں نہال فرمائیں اور پسماندگان کو صبر جمیل نصیب ہو۔ واقعی زمانہ قیامت کی چال چل گیا اور ہم سب ان کی جدائی کے ایک بڑے نقصان سے دوچار ہوئے۔ تاریخ کا ایک سنہری باب بند ہوگیا۔ لیکن اس چل چلاؤ کا نام دنیا ہے۔ جانے والے کبھی واپس نہ آئیں گے۔ البتہ ہم سب نے ان کے پاس جانا ہے۔ اب تو سوائے صبر اور باری کی انتظار کے چارہ میں اور کیا ہے۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا غلام رسول کی رحلت

جامعہ فاروقیہ گدائی شریف ضلع ڈیرہ غازی خان کے شیخ الحدیث حضرت مولانا غلام رسول یکم/مارچ ۲۰۲۱ء کو انتقال فرماگئے۔ وصال کے وقت آپ کی عمر شریف ۸۸ سال تھی۔ زندگی بھر آپ نے تعلیم وتعلم سے رشتہ رکھا۔ اس وقت آپ علاقہ بھر میں عالم ربانی اور مرجع خلائق تھے۔ آپ کے پانچوں صاحبزادے عالم دین، مفتی ومدرس ہیں۔ زہے نصیب کہ حق تعالیٰ نے ان کی پوری نسل کو علم دین کا پیکر ومظہر بنادیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت آپ کے صدمہ جدائی میں ان کے خاندان کے جملہ افراد کے ساتھ شریک تعزیت ہے۔ حق تعالیٰ حضرت مرحوم کو جنت میں اعلیٰ مقام پر براجمان فرمائیں۔ آمین!

روضہ رسول ﷺ پر ایک عرب دیہاتی کی دعا

روضہ رسول ﷺ پر ایک عرب دیہاتی حاضر ہوکر رب تعالیٰ سے کچھ یوں دعا کرتا ہے۔ آپ اس کے مانگنے کا انداز دیکھئے اور الفاظ پر غور کیجئے: یقین جانئے رب سے مانگنے کا بھی ایک خاص فن، انداز اور ڈھنگ ہوتا ہے جو کہ اس گاؤں کے رہنے والے عربی سے سیکھنا چاہئے۔

اے اللہ! یہ آپ کے حبیب ہیں، میں آپ کا غلام ہوں اور شیطان آپ کا دشمن ہے۔ خدایا! اگر تو مجھے بخش دے گا تو تیرا حبیب خوش ہوگا، تیرا بندہ کامیاب ہوگا اور تیرا دشمن غمگین ہوگا۔ مولا! اگر تو نے میری بخشش نہیں کی تو تیرا حبیب ﷺ غمگین ہوگا، تیرا غلام ناکام ہوگا اور تیرا دشمن خوش ہوگا۔ الٰہی! تیری شان اس سے بڑی ہے کہ تو اپنے حبیب ﷺ کو غمگین کردے، اپنے بندے کو ناکام اور اپنے دشمن کو خوش کردے۔

میرے پروردگار! ہم عرب ہیں۔ ہمارے یہاں جب کوئی سردار فوت ہوجائے تو اس کی قبر پر غلاموں کو آزاد کیا جاتا ہے...... یہ تو تمام جہانوں کے سردار محمد رسول اللہ ہیں۔

قرآن مجید......ایک نایاب جوئے بار

عاجز لدھیانوی

قصر ایمان کی دیوار ہے قرآن مجید حق پرستوں کا طرف دار ہے قرآن مجید
ہے براہین ودلائل کا خزینہ اس میں علم وعرفان کا چمن زار ہے قرآن مجید
مخبر صادق وفرمان خداوندی ہے مظہر قوت جبّار ہے قرآن مجید
اس کی تعلیم سے ہوتی ہے بصیرت پیدا طالب حق پر ضیا بار ہے قرآن مجید
دور جہل کی تاریکی زمانہ پر سے روح جان مطلع انوار ہے قرآن مجید
مرگ انسان ہے قرآن سے روگردانی حی وقیوم کا دیدار ہے قرآن مجید
اس کے احکام بنے زینت محراب عمل غازی دین کی تلوار ہے قرآن مجید
دیکھئے کیسا ہے مخلوق پہ انعام خدا قلب رنجور کا قرار ہے قرآن مجید
یہ جو موجود ہے غیروں کی ضرورت کیا ہے حاصل مرضی ستار ہے قرآن مجید
علم باطن کے پیاسوں کے لئے اے عاجز
ایک نایاب جوئے بار ہے قرآن مجید

(خدام الدین لاہور ۳ راگست ۱۹۵۶ء)

اہمیۃ محبۃ النبی ﷺ فی حیاۃ المسلم

قسط نمبر 13: مصنفہ: الشیخ عبداللہ مسعود: ترجمہ: مولانا غلام رسول دین پوری

حضرت سلمان فارسیؓ کی عقل وذہانت کا بیان

غزوۂ خندق کے موقعہ پر رسول اللہ ﷺ کو جب دشمنوں کے ایک متحدہ محاذ قائم کرنے اور مدینہ منورہ پر حملہ کرنے کی خبر ملی تو آپ ﷺ نے حضرات صحابہ کرامؓ سے مشورہ طلب فرمایا اور دشمنان دین واسلام سے جنگ کرنے اور مدینہ منورہ کا دفاع کرنے کے مادی وسائل پر غور فرمایا۔اس مجلس مشاورت میں حضرت سلمان فارسیؓ بھی شامل وموجود تھے (جو پہلے سے سرزمین مدینہ منورہ کا جائزہ ومعائنہ کر کے بیٹھے تھے) انہوں نے کہا کہ ہمارے بلاد فارس کے بادشاہ ایسے حالات میں دشمن کا حملہ روکنے کے لئے خندق کھود کر ان کا راستہ روک دیتے ہیں تو میرا مشورہ یہ ہے کہ مدینہ منورہ کے اردگرد خندق کھود کر مدینہ منورہ کو دشمنان دین کے حملہ سے محفوظ کر لیا جائے اور خندق کی حفاظت میں رہ کر ان کا مقابلہ کیا جائے۔ یوں کھلے میدان میں مقابلہ مناسب نہیں۔ چنانچہ سب نے اس رائے کو پسند کیا اور رسول اللہ ﷺ نے ان کا یہ مشورہ قبول فرما کر مدینہ منورہ کے اردگرد خندق کھودنے کا حکم صادر فرمادیا اور خود رسول اللہ ﷺ نے اس کی حدود قائم فرمائیں اور خط کھینچ کر دس دس آدمیوں پر دس دس گز زمین تقسیم فرمائی اور آپ ﷺ بنفس نفیس خندق کھودنے کے عمل میں برابر شریک رہے اور اوّل آپ ﷺ خود اپنے دست مبارک سے زمین پر کدال ماری۔ پھر بڑی مسارعت وتیزی کے ساتھ حضرات صحابہ کرامؓ خندق کھودنے کے عمل میں مصروف رہے تاوقتیکہ اس سے فارغ ہوگئے اور صحابہ کرام کی مسلسل جدوجہد اور کوشش کا نتیجہ چھ دن میں سامنے آگیا کہ اتنی طویل اور چوڑی وگہری خندق کی کھودائی چھ روز میں تکمیل کو پہنچی۔

ایک عظیم معجزہ: حضرت جابرؓ اور حضرت براء بن عازبؓ کی روایتوں میں ہے کہ خندق کے کھودتے کھودتے ایک سخت چٹان نکل آئی، اس چٹان نے ہمارے اوزار توڑ دیئے اور ہم اس کے کاٹنے سے عاجز آگئے۔ہم نے آپ ﷺ سے واقعہ عرض کیا کہ ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ٹھہرو! میں خود آتا ہوں، چنانچہ آپ ﷺ تشریف لائے، کدال دست مبارک میں لی، آپ نے پہلی بار بسم اللہ کہہ کر کدال ماری تو وہ چٹان ایک تہائی ٹوٹ گئی۔آپ نے فرمایا: اللہ اکبر! مجھ کو ملک شام کی کنجیاں عطا کی

گئیں۔ خدا کی قسم! شام کے سرخ محلات کو اس وقت میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ پھر آپ نے دوسری بار کدال ماری تو دوسرا تہائی ٹکڑا ٹوٹ کر گرا، آپ نے فرمایا: اللہ اکبر! مجھ کو فارس کی کنجیاں عطا ہوئیں۔ خدا کی قسم! مدائن کے ''قصر ابیض'' کو میں اس وقت اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں۔ تیسری بار جب آپ ﷺ نے بسم اللہ کہہ کر کدال ماری تو بقیہ چٹان بھی ٹوٹ گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ اکبر! یمن کی کنجیاں مجھ کو عطا ہوئیں۔ خدا کی قسم! صنعاء کے دروازوں کو میں اپنی آنکھوں سے اس جگہ کھڑا دیکھ رہا ہوں۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ نے اللہ اکبر کہا تو صحابہؓ نے بھی نعرۂ تکبیر بلند کیا۔ نیز آتا ہے کہ مسلمانوں نے زوردار آواز سے کہا: ''ھذا ما وعدنا اللہ ورسولہ، وصدق اللہ ورسولہ''

الغرض! یہ محاصرہ پندرہ یا بیس بائیس دن (علی اختلاف الاقوال) رہا اور دشمن بے نیل و مرام واپس ہوئے۔ دیکھئے! خندق کھودنے کے مشورہ سے حضرت سلمان فارسیؓ کی کس قدر ذہانت مفہوم ہو رہی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت سلمان فارسیؓ کے مشورہ سے اس طریق کو اختیار فرمایا۔ جس سے دشمن دین و اسلام مرعوب ہو گیا اور آپ ﷺ کی برکت سے مسلمانوں کو نصرت اور اللہ کے دین کو عزت و شوکت نصیب ہوئی۔

نعیم بن مسعود اشجعیؓ کی عقل و ذہانت کا بیان

غزوۂ خندق کے موقعہ پر اثناء محاصرہ میں ''نعیم بن مسعود اشجعیؓ (قبیلۂ غطفان کے رئیس)'' آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں آپ پر ایمان لایا، لیکن میری قوم کو میرے اسلام لانے کا علم نہیں، اگر اجازت ہو تو میں کوئی تدبیر اختیار کروں اور اسلام کی کوئی ایسی خدمت بجالاؤں (جس سے محاصرہ ختم ہو) آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! تم ایک تجربہ کار آدمی ہو۔ اگر کوئی ایسی تدبیر ممکن ہو تو کر گزرو۔ اس لئے کہ لڑائی بھی تو حیلہ اور تدبیر کا نام ہے۔ نعیم بن مسعودؓ ایک ذہین اور سمجھدار آدمی تھے۔ سب سے پہلے بنوقریظہ کے پاس گئے، زمانۂ جاہلیت میں ان سے قدیم تعلقات تھے، ان سے کہا: اے بنوقریظہ! تم جانتے ہو، میں تمہارا قدیم دوست ہوں۔ انہوں نے اقرار کیا کہ آپ کی دوستی میں کوئی شبہ نہیں۔ پھر بنوقریظہ کے سرداروں سے ناصحانہ انداز میں سوال کیا کہ آپ جانتے ہیں کہ قریش مکہ ہوں یا ہمارا قبیلہ غطفان یا دوسرے قبائل یہود، ان کا وطن یہاں نہیں۔ تمہارا معاملہ ان سب سے مختلف ہے، مدینہ منورہ تمہارا وطن ہے، تمہاری عورتیں اور اموال سب یہاں ہیں۔ اگر تم نے ان لوگوں کا ساتھ دیتے ہوئے جنگ میں شرکت کی اور یہ لوگ شکست خوردہ ہو کر بھاگ گئے تو تمہارا کیا بنے گا؟ کیا تم تنہا مسلمانوں کا مقابلہ

کرسکو گے؟ اس لئے میں تمہاری خیرخواہی کرتے ہوئے یہ مشورہ دیتا ہوں کہ تم لوگ ان کے ساتھ جنگ میں شریک نہ ہوو۔ جب تک یہ لوگ اپنے خاص سرداروں کی ایک تعداد تمہارے پاس رہن نہ رکھ دیں۔ بنوقریظہ کو ان کا یہ مشورہ بہت پسند آیا، اس کی قدر کی اور کہا کہ آپ نے بہت اچھا مشورہ دیا۔

اس کے بعد قریشی سرداروں کے پاس گئے، ان سے کہا: کیا آپ جانتے ہیں کہ میں آپ کا دوست ہوں اور مجھے ایک خبر ملی ہے، اگر آپ میرا نام ظاہر نہ کریں تو وہ خبر تمہیں پہنچاتا ہوں۔ وہ یہ کہ بنوقریظہ تمہارے ساتھ معاہدہ کرنے کے بعد اپنے فیصلہ پر نادم ہیں اور انہوں نے محمد (ﷺ) سے یہ اطلاع کر دی ہے کہ ہم قریش اور غطفان کے چند سرداروں کو تمہارے حوالے کرتے ہیں۔ آپ ان کی گردنیں ماردیں (ہم آپ سے جنگ نہیں کرتے) پھر نعیم بن مسعودؓ قبیلۂ غطفان میں جاکر ان سے بھی اسی طرح کی گفتگو کی۔ ادھر سے ابوسفیان نے قریش کی طرف سے عکرمہ بن ابی جہل کو اور غطفان کی طرف سے ورقہ بن غطفان کو اس کام کے لئے مقرر کیا کہ وہ بنوقریظہ سے جاکر کہیں کہ اب ہمارا سامان جنگ ختم ہورہا ہے۔ ہم آپ کے معاہدے کے مطابق آپ کی امداد کے منتظر ہیں۔ بنوقریظہ نے کہا جب تک تم دونوں کے سردار ہمارے پاس بطور رہن نہیں رکھو گے۔ ہم کوئی امداد نہیں کریں گے۔ جب ابوسفیان کو یہ خبر پہنچی تو قریش اور غطفان کے سرداروں نے یقین کرلیا کہ نعیم بن مسعودؓ کی خبر صحیح ہے اور بنوقریظہ وغیرہ میں پھوٹ پڑگئی۔ سب ہی ایک دوسرے سے خوف زدہ ہوگئے اور ان کے پاؤں اکھڑ گئے اور ایک دوسرے کی مدد سے دست کش ہوگئے۔

اجلاس وتشکیل نومظفرآباد آزاد کشمیر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر کا اہم اجلاس ۴؍فروری ۲۰۲۱ء مظفرآباد میں ہوا۔ اجلاس میں مجلس کے مرکزی رہنما مولانا عزیز الرحمٰن ثانی اور آزاد کشمیر کے مبلغ مولانا مفتی محمد خالد میر نے شرکت کی اور حضرت مولانا محمد الیاس چناریؒ کی وفات کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر کی کمیٹی کا اعلان کیا: امیر: مولانا کمال الدین آزاد، نائب امیر: مولانا امین الحق فاروقی، ناظم عمومی: مولانا محمد عادل خورشید، ناظم تبلیغ: مفتی بدرالسلام عباسی، ناظم نشرواشاعت: مولانا طیب اعجاز، ناظم مالیات: مولانا عتیق احمد۔ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے آزاد کشمیر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کام پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے نومنتخب ذمہ داران کو مبارک باد پیش کی اور اس امید کا اظہار کیا کہ اب اس عظیم کام کو مزید بہتر انداز میں اولین ذمہ داری سمجھتے ہوئے سرانجام دیں گے۔ اجلاس کے اختتام پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر کے امیر اول حضرت مولانا محمد الیاس چناری کے لئے دعا کی گئی۔

فضائل اہل بیتؓ

میاں محمد رضوان نفیس

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لانبی بعدہ، اما بعد!

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ: ’’ایک روز صبح کے وقت نبی ﷺ تشریف لائے اس شان سے کہ آپ ﷺ ایک اونی منقش کمبل اوڑھے ہوئے تھے۔ اتنے میں حسن بن علیؓ آ گئے، آپ ﷺ نے ان کو اپنے کمبل میں داخل کرلیا، پھر حسینؓ بھی آ گئے تو آپ ﷺ نے ان کو بھی اپنے کمبل میں داخل کرلیا، پھر حضرت فاطمہؓ تشریف لائیں تو آپ ﷺ نے ان کو بھی اپنے کمبل میں داخل کرلیا، ان کے بعد حضرت علیؓ تشریف لے آئے آپ نے ان کو بھی اسی کمبل میں لے لیا اس کے بعد آپ ﷺ نے قرآن کریم کی یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی: ’’انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت و یطھرکم تطھیرا۔ الاحزاب:۳۳‘‘ ﴿اے نبی کے اہل بیتؓ! (گھر والو) اللہ تو یہ چاہتا ہے کہ تم سے گندگی کو دُور رکھے، اور تمہیں ایسی پاکیزگی عطا کرے جو ہر طرح مکمل ہو۔﴾ (آسان ترجمہ قرآن)

حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ اپنی تفسیر بیان القرآن میں تحریر فرماتے ہیں: ’’غرض کہ لفظ اہل بیت کے دو مفہوم ہیں: ایک اَزواج، دوسرا عترت: خصوصیتِ قرائن سے کسی مقام پر ایک مفہوم مراد ہوتا ہے، کہیں دوسرا اور کہیں عام بھی ہوسکتا ہے۔‘‘ (تفسیر بیان القرآن، ص:۴۸، جلد:۹)

اہل سنت والجماعت شروع سے ہی اس عقیدہ کے حامل ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ کی ازواجِ مطہراتؓ اور حضرات اربعہ (حضرت علیؓ، فاطمہؓ، حسنؓ و حسینؓ) دونوں ہی اہل بیتؓ میں شامل ہیں۔ جب کہ بعض لوگ اس کے برخلاف صرف ازواج مطہراتؓ کو اہل بیت میں شامل کرتے ہیں اور دیگر حضرات کو خارج کرتے ہیں۔

یہ لوگ اپنے نقطۂ نظر کی تائید کے لئے قرآن مجید کی صرف ایک آیت پیش کرتے ہیں جس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی حضرت سارہ علیہا السلام کو اہل بیت فرمایا۔

ایسے لوگوں کے بارے میں یہ بات تو نہیں کہی جاسکتی کہ وہ قرآن کریم کی ان آیات سے بے خبر ہوں گے جن میں بیٹے، بیٹیوں اور بھائی کو اہل بیت کہا گیا ہے۔

سورہ ہود میں حضرت نوح علیہ السلام اپنے بیٹے کے لئے کہتے ہیں: ’’رب ان ابنی من اھلی. آیۃ:

۴۵ ‘‘﴿اے میرے پروردگار! میرا بیٹا میرے گھر ہی کا ایک فرد ہے۔﴾

سورۂ طٰہٰ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں: ’’واجعل لی وزیرا من اھلی ھرون اخی. آیۃ: ۲۹، ۳۰ ‘‘﴿اور میرے لئے میرے خاندان ہی کے ایک فرد کو مددگار مقرر کردیجئے، یعنی ہارون کو جو میرے بھائی ہیں۔﴾ اور اسی سورت میں چند آیات قبل بیوی کو بھی ’’اھل‘‘ کہا ہے؟ ’’فقال لأھلہ امکثوا: آیۃ: ۱۰ ‘‘﴿انہوں نے اپنے گھر والوں سے کہا: تم یہیں ٹھہرو۔﴾

حضرت لوط علیہ السلام کی بیٹیوں کو ایک سے زائد سورتوں میں ان کے ’’اھل ‘‘ میں شمار کیا گیا ہے۔ ارشاد باری ہے: ’’انا منجوک و اھلک ألا امرأتک: العنکبوت: ۳۳ ‘‘﴿ہم آپ کو اور آپ کے متعلقین کو بچالیں گے، سوائے آپ کی بیوی کے۔﴾

اب سب یہ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قوم لوط پر آنے والے عذاب سے ان کی دو بیٹیوں اور چند اہل ایمان کو بچایا تھا، تو یہاں ’’اہل‘‘ بیٹیوں کے لئے آیا ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام کے قصہ میں ان کے جو ’’اہل‘‘ کشتی نوح میں اللہ کے حکم سے سوار کئے گئے تھے وہ ان کے تین بیٹے اور ان کی بیویاں تھیں۔ ان کی اپنی بیوی کافر تھی اس لئے اس کو کشتی میں سوار ہونے کی اجازت نہ تھی۔

سورہ التحریم میں حضرت نوح علیہ السلام کی بیوی کو کافر کہا گیا ہے: ’’وضرب اللّٰہ مثلاً للذین کفروا امرأۃ نوح وامرأۃ لوط، کانتا تحت عبدین من عبادنا صالحین فخانتٰھما. التحریم، آیۃ: ۱۰ ‘‘﴿اللہ اُن کے لئے نوح کی بیوی اور لوط کی بیوی کو مثال کے طور پر پیش کرتا ہے۔ یہ دو ہمارے دو ایسے بندوں کے نکاح میں تھیں جو بہت نیک تھے۔ پھر اُنہوں نے اُن کے ساتھ بے وفائی کی۔﴾

ان آیات قرانی کی روشنی میں یہ واضح ہے کہ قرآن میں ’’اہل‘‘ کا لفظ بیوی، بیٹی، بیٹے اور بھائی سب کے لئے آیا ہے۔ اہل سنت والجماعت کا اعتدال پسندانہ نقطۂ نظر یہ ہے کہ اہل بیتؓ میں ازواج مطہراتؓ اور حضور نبی کریم ﷺ کے اہل خاندان دونوں شامل ہیں۔ ہمارا بھی یہی عقیدہ ہے۔ اس طرح نہ تو شیعہ کی بات درست ہے کہ آیت تطہیر میں اہل بیت سے مراد صرف حضور ﷺ اور فاطمہؓ، علیؓ، حسنؓ و حسینؓ اور ان کے ائمہ مراد ہیں اور نہ خارجیوں کے فرقے ناصبیوں کی بات درست ہے کہ آیت میں وارد لفظ ’’اھل بیت ‘‘ سے مراد صرف آپ ﷺ کی ازواج مطہراتؓ ہیں۔ یہ کہنا نہ صرف مستند صحیح احادیث کے خلاف ہے بلکہ قرآن کے بھی خلاف ہے۔

ان قرآنی آیات کے علاوہ جن میں لفظ ’’اھل ‘‘ بیوی، بیٹیوں، بیٹے، بھائی کے لئے صراحتاً آیا

ہے اگر کوئی صاحب یہ اعتراض کریں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور فرشتوں کے قصے (سورہ ہود، آیت: ۷۳) میں ''اھل'' نہیں، بلکہ (اھل بیت) ہے جس کے معنی صرف بیوی کے ہیں تو جواب یہ ہے کہ یہ کج فہمی ہے، کیونکہ آیت میں: ''رحمة اللّٰہ و برکاتہ علیکم اھل البیت'' تو کیا اللہ کی یہ رحم و برکات صرف حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی سارہ تھیں؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے نہیں؟، یقیناً اس رحمت و برکت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی شامل ہیں اور فرشتے انہی کے پاس آئے تھے اور پھر اس جملہ قرآنی میں ضمیر بھی جمع مذکر ''علیکم'' ہے، جس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت سارہ علیہا السلام دونوں آتے ہیں۔

سورہ ہود کی آیت میں لفظ ''اھل بیت'' کی اس تفسیر میں اگر کسی کو کوئی تأمل ہو تو وہ مصر کی مجمع اللغة العربیہ (عربی اکیڈمی) کی انتہائی مستند قرآنی لغت ''معجم الفاظ القرآن الکریم'' (ج ۱، ص: ۱۳۸) میں ''البیت'' کے تحت ''اھل البیت'' کا معنی دیکھ لیں وہاں ان کو یہ نظر آئے گا کہ:

''اھل بیت الرجل: اُسرته، واُطلق فی القرآن اھل البیت علی اسرة ابراھیم و تعورف فی الاستعمال: اھل البیت لآل المصطفیٰ ﷺ'' ﴿آدمی کے اہل بیت کا معنی ہے: اس کا خاندان، اور قرآن میں اہل بیت کا لفظ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خاندان کے لئے استعمال ہوا ہے اور عام متعارف مفہوم میں اہل بیت کا معنی ہے: خاندان مصطفیٰ ﷺ!﴾

امام فخر الدین الرازی نے اپنی تفسیر کبیر میں آیت تطہیر کی تفسیر میں بڑی عمدہ و معقول بات کہی ہے جو لوگ اس آیت کے سیاق کا سہارا لیتے ہوئے اپنی کم علمی یا اپنی فرقہ وارانہ ذہنیت کے سبب اس کو صرف ازواج النبی ﷺ سے متعلق سمجھتے ہیں ان کے خلاف اس بات میں فیصلہ کن رد ہے، وہ فرماتے ہیں:

''ثم ان اللّٰہ تعالیٰ ترک خطاب المؤنثات و خاطب بخطاب المذکرین بقوله (لیذھب عنکم الرجس) لیدخل فیه نساء اھل بیته و رجالھم، واختلفت الاقوال فی اھل البیت، والاولیٰ ان یقال ھم اولادہ و ازواجه والحسن والحسین منھم و علیّ منھم'' ﴿پھر یہ کہ اللہ تعالیٰ نے صیغۂ مخاطب مونث چھوڑ کر صیغۂ مخاطب مذکر[1] میں فرمایا: ''لیذھب عنکم الرجس'' تاکہ اس میں آپ ﷺ کے خاندان کی عورتیں اور مرد دونوں شامل ہو جائیں۔ اس بارے میں اختلاف ہے کہ اہل بیت سے کون لوگ مراد ہیں، زیادہ صحیح بات یہ ہے کہ ان سے مراد آپ ﷺ کی اولاد و ازواج ہیں۔ حسنؓ اور حسینؓ ان میں سے ہیں اور علیؓ بھی ان میں شامل ہیں۔﴾

[1] اس آیت نمبر: ۳۳ کے اس جملے سے قبل اسی سورہ احزاب کی پانچ آیتوں ۲۸ تا ۳۳ اور پھر آیت نمبر ۳۴ میں پندرہ بار صیغہ

مخاطب مونث میں ازواج مطہرات کو خطاب کیا گیا ہے اور اس آیت سے قبل اور بعد میں نو مرتبہ ضمیر مخاطب مونث منفصل اور متصل استعمال کی گئی ہیں، لیکن اچانک اس صیغۂ تانیث کو چھوڑ کر قرآن نے صیغۂ مخاطب مذکر یعنی ’’عنکم ‘‘اور’’یطھرکم ‘‘استعمال کیا ہے، اور یہ اس لئے کہ آیت تطہیر میں حضرت علیؓ و حضرات حسنینؓ فاطمہؓ کو بھی شامل سمجھا جائے۔

قرآن مجید کی آیت زیر بحث کی تفسیر کرتے ہوئے جو لوگ سیاق وسباق کی بات کرتے ہیں تا کہ آیت تطہیر کے حکم سے حضور ﷺ کے اہل خاندان (حضرات علیؓ، فاطمہؓ، حسنؓ اور حسینؓ) کو خارج کیا جا سکے ان سے سوال ہے کہ کیا قرآن کی تفسیر کا حق وہ زیادہ رکھتے ہیں یا نبی آخر الزمان ﷺ (روحی فداہ) جن کی ذاتِ مبارک پر قرآن پاک نازل ہوا تھا؟ اللہ تعالیٰ تو اپنی کتاب میں یہی بتاتا ہے کہ وہی نبی ﷺ اس کے زیادہ حق دار ہیں، ارشاد ربانی ہے:

’’وانزلنا الیک الذکر لتبین للناس مانزل الیھم. النحل: ۴۴‘‘ ﴿اور (اے پیغمبر!) ہم نے تم پر بھی یہ قرآن اس لئے نازل کیا ہے تا کہ تم لوگوں کے سامنے اُن باتوں کی واضح تشریح کر دو جو اُن کے لئے اُتاری گئی ہیں۔﴾ اس لئے اس آیت قرآنی کی تفسیر میں صحیح احادیث نبویہ حرف آخر ہیں۔

علاوہ ازیں امام محمد بن جریر طبریؒ، مفسر، محدث، مورخ، فقیہ، امام فخر الدین رازیؒ جن کی تفسیر مفاتیح الغیب تفسیر کبیر کے نام سے مشہور ہے، امام ابوعبداللہ القرطبی الاندلسی، تفسیر الجامع لاحکام القرآن اور آخر میں حافظ ابن کثیر الدمشقی مفسر، محدث، مورخ جن کی چار جلدوں کی تفسیر بہت متداول ہے۔ یہ سب انتہائی اعلیٰ پائے کے مفسرین اس بات پر متفق ہیں کہ زیر بحث آیت تطہیر میں ’’اھل بیت ‘‘سے مراد آنحضرت ﷺ کے نسبی اہل خاندانؓ اور آپ ﷺ کی ازواج مطہراتؓ دونوں ہیں۔

کچھ لوگ یہ غلط فکر پھیلا کر کہ ’’اھل بیت ‘‘ گھر والی یعنی بیوی کو کہتے ہیں عوام کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں، وہ ’’اھل اور اھل بیت‘‘ کے معنی تو عربی کتب لغت میں دیکھ لیں۔ اگر لسان العرب وغیرہ ضخیم لغات تک ان کی دسترس نہ ہو تو ابن الاثیر (متوفی ۶۰۶ھ) کی ’’النھایہ فی غریب الحدیث والاثر ‘‘ میں لفظ ’’عترۃ‘‘ کے تحت ’’اھل بیت ‘‘ کے معنی دیکھتے تو ان کو نظر آتا ’’عترت‘‘ کے معنی حضور ﷺ کے قریبی خاندان والے ہیں، اور وہ آپ ﷺ کی اولاد اور حضرت علیؓ اور ان کی اولاد ہیں: ’’والمشھور والمعروف ان عترتہ الذین حرمت علیھم الزکاۃ‘‘ ﴿مشہور و معروف بات یہ ہے کہ عترت یعنی اہل بیت سے مراد وہ لوگ ہیں جن پر زکوٰۃ لینا حرام ہے (یعنی بنی ہاشم)۔﴾ (النہایہ ۳/۱۶۱)

جس طرح ابن الاثیر نے اھل بیت کے مختلف معنی بیان کئے ہیں اسی طرح بارہویں صدی ہجری کے ہندوستانی بے نظیر عالم محمد اعلیٰ فاروقی تھانویؒ نے اپنی انسائیکلوپیڈیائی اصطلاحات موسوم بہ ’’کشاف

اصطلاحات الفنون ‘‘میں،’’اھل و اھل بیت ‘‘ کے مختلف معانی بیان کرتے ہوئے اس کے معنی بیوی اور اولاد دونوں لکھے ہیں، اور قاضی ابو یوسف اور امام محمد شیبانی سے اھل بیت کے یہ معنی نقل کئے ہیں، جس کسی کو بھی کوئی اعالت کرتا ہے یعنی جن کے مصارف برداشت کرنا اس کے فرائض میں ہے (ضرورت پڑنے پر حسب توفیق) جیسے اس کی بیوی، اولاد، بھائی، چچا، غیر بچہ جو اس کے گھر میں کھاتا پیتا ہے یہ سب اس کے اھل بیت میں شامل ہیں۔ (کشاف’’اصطلاحات الفنون‘‘،۱/۱۲۵)

مصری عربی اکیڈمی کی معجم الفاظ القرآن الکریم یہ ضخیم قرآنی لغت جس کا حوالہ ہم پہلے بھی دے چکے ہیں، اس کو بیسویں صدی میں مصر و شام وغیرہ کے انتہائی اعلیٰ پایہ کے ماہرین لغت وعلماء نے تصنیف کیا ہے اس میں قرآن میں واقع لفظ’’اھل بیت ‘‘(سورہ ہود) کے معنی کے ضمن میں واضح کردیا گیا ہے کہ اس سے مراد حضرت ابراہیم علیہ السلام کا خاندان ہے۔اس کی مزید شہادت امام قرطبیؒ کی تفسیر سے ملتی ہے جو اس آیت تطہیر کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ’’اس میں علیؓ، فاطمہؓ اور حسنؓ و حسینؓ شامل ہیں، اگر یہ آیت صرف ازواج مطہراتؓ کے لئے ہوتی تو یہاں’’عنکم‘‘ اور’’یطھرکم‘‘ کی بجائے’’عنکن و یطھرکن ‘‘ ہوتا اور پھر آگے چل کر وہ کہتے ہیں:

’’والذی یظھر من الآیۃ انھاعامۃ فی جمیع اھل البیت من الازواج وغیرھم، وانما قال: ’’ویطھرکم‘‘ لأن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم و علیاً وحسناً و حسیناً کان فیھم، واذا اجتمع المذکر والمونث غلب المذکر‘‘. (تفسیر قرطبی، ۱۴/۱۸۳)

﴿جو بات آیت سے ظاہر ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ یہ آیت تمام اہل بیت کے لئے عام ہے، جس کے مفہوم میں ازواج مطہرات اور دیگر شامل ہیں، اور اللہ تعالیٰ نے’’ویطھرکم‘‘اس لئے فرمایا ہے کہ اس میں رسول اللہ ﷺ، علی اور حسن و حسینؓ شامل ہیں اور (قاعدہ نحوی کے مطابق) جب مذکر اور مونث ایک ساتھ آتے ہیں تو (صیغۃ) مذکر کو ترجیح دی جاتی ہے۔﴾

خدا کرے یہ چند لطیف نکات ان لوگوں کی سمجھ میں آجائیں اور وہ اہل بیتؓ کی مخالفت اور دشمنی سے توبہ کرکے حضور نبی کریم ﷺ کی سچی غلامی اختیار کرلیں۔ ہمارے پیر و مرشد قطب الاقطاب حضرت سید نفیس الحسینی شاہ نور اللہ مرقدہ فرمایا کرتے تھے:

صحابہ کرامؓ اور اَہل بیت عظامؓ دونوں کی محبت جزوِ ایمان ہے، جو شخص اِس عقیدہ سے متصف نہ ہو وہ اہل سنت والجماعت سے خارج ہے۔

ان لوگوں کی اہل بیتؓ کی مخالفت کا ایک ہتھکنڈہ یہ ڈراوا بھی ہے کہ’’اگر اہل بیتؓ کا ذکر کیا جائے گا

تو رافضیت کو فروغ ہوگا‘‘ یہ بہت بڑا دھوکہ ہے، ہم مسلمانوں کا یہ عقیدہ اور قرآن پاک کی صاف صراحت ہے کہ:’’ وما ینطق عن الھوٰی ان ھو الا وحی یوحی: النجم: ۳،۴ ‘‘﴿اور (نبی ﷺ) اپنی خواہش سے کچھ نہیں بولتے یہ تو خالص وحی ہے جو ان کے پاس بھیجی جاتی ہے۔﴾

یعنی اللہ کے پیارے حبیب ﷺ اپنی مرضی سے نہیں بلکہ اللہ پاک کے حکم ہی سے بولتے ہیں، آپ ﷺ نے اپنے اہل بیت اطہارؓ کے حق میں جتنی تاکید فرمائی ہے اس کا اندازہ کتب حدیث دیکھنے سے ہو جاتا ہے۔ تو کیا ان لوگوں کی فکر کے نتیجے کے طور پر یہ تسلیم کرلیا جائے کہ نعوذ باللّٰہ رافضیت اللہ اور اُس کے حبیب ﷺ نے پھیلائی ہے۔فیضی نے اس کا کیا خوب نقشہ کھینچا ہے:

غافل نیم زراہ،ولے آہ چارہ نیست زیں رھزنان کہ بردل آگاہ می زنند

ہم عشق کی راہ سے بے خبر نہیں ہیں لیکن افسوس ان رہزنان غم سے کیسے بچیں جو بڑے بڑے بیدار مغز لوگوں کے دلوں پر بھی حملہ آور ہو جاتے ہیں۔

یہ لوگ ہمارے سیدھے سادھے حضرات کو ایک اور انتہائی خطرناک نفسیاتی طریقے سے دھوکہ دیتے ہیں کہ’’ اہل بیتؓ کا علیحدہ سے ذکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے صحابہؓ کا ذکر کرو اُسی میں اہل بیتؓ کا بھی تذکرہ ہو جائے گا۔‘‘ علم وفکر کے ان مفلسوں کو کوئی کیسے یہ بتائے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے تو اپنے صحابہؓ اور اہل بیتؓ کے فضائل ومناقب علیحدہ علیحدہ بیان فرمائے ہیں اور اسی بناء پر محدثین کرام نے صحابہؓ اور اہل بیتؓ کے مناقب کے ابواب بھی علیحدہ علیحدہ قائم کئے ہیں اور پھر ساڑھے چودہ سو سال کی تاریخ گواہ ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کی ساری اُمت نے صحابہ کرامؓ اور اہل بیت عظامؓ کی محبت کو حرز جاں بنائے رکھا ہے۔اگر صحابہؓ کے ذکر میں ضمناً اہل بیتؓ کا ذکر کافی ہوتا تو احادیث میں یہ علیحدہ کیوں کیا گیا؟ بات یہ ہے کہ اہل بیتؓ کی محبت اصل میں حضور نبی کریم ﷺ سے محبت ہے، اسی لئے ہمارے پیرومرشد فرمایا کرتے تھے کہ:

صحابہ کرامؓ و اہل بیت عظامؓ میں سے جس کو جو بھی شرف حاصل ہے وہ سب حضور نبی کریم ﷺ کی نسبت سے ہے۔اس لئے سب کو حضور ﷺ کی آنکھ سے دیکھو۔

جب ہم ان لوگوں کی اس طرح کی داستانیں سنتے دیکھتے ہیں تو ہمیں حضرت ڈاکٹر مولانا عبداللہ عباس ندوی کی یہ بات یاد آتی ہے کہ: حضرات حسنینؓ کی مخالفت ناشی ہے رسول اللہ ﷺ کی عداوت سے، وہ لوگ جو رسول اللہ ﷺ سے اپنا دل صاف نہیں رکھتے اور نہ ہی آپ سے اپنی بیزاری وکراہت کو ظاہر کرنے کی جرأت رکھتے ہیں وہ اس راستہ سے اپنے دل کا بخار نکالتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالی نے اپنے حبیب مصطفیٰ ﷺ سے فرمایا ہے:

’’قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ الَّذِىْ يَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ. الانعام:۳۳‘‘ ﴿(اے رسول!) ہمیں خوب معلوم ہے کہ یہ لوگ جو باتیں کرتے ہیں ان سے تمہیں رنج ہوتا ہے، کیونکہ دراصل یہ تمہیں نہیں جھٹلاتے، بلکہ یہ ظالم، اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں۔﴾ (پندرہ روزہ تعمیر حیات لکھنو، ۱۰ مارچ ۱۹۹۲)

شیخ المشائخ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں: حضرت فاطمہؓ اور ان کی اولاد کی ایذاء و اہانت اور ان سے بغض وعداوت خود رسول ﷺ کی ایذاء واہانت اور آپ ﷺ سے بغض کا موجب ہے۔

(تکمیل الایمان: ص:۷۱)

ان لوگوں کا سارا زور حضرت علیؓ، حضرت فاطمہؓ اور حضرت حسنؓ و حضرت حسینؓ کی بے ادبی اور گستاخی پر خرچ ہوتا ہے، مگر یہ لوگ گفتگو اس طرح ادب سے کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ سننے والا یوں سمجھے کہ یہ اہل بیتؓ کے بہت بڑے محب ہیں، اور اگر سامع ذرا سی توجہ ان کے الفاظ کے ہیر پھیر پر کرے اور اللہ پاک کی مہربانی شامل حال ہو تو ان کا سارا مکر وفریب کھل کر سامنے آجاتا ہے۔ ہماری اپنے دوستوں بزرگوں سے بڑی مودبانہ گزارش ہے کہ ایسے لوگوں سے خبردار اور ہوشیار رہیں اس لئے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے اہل بیتؓ سے بغض وعداوت رکھنے پر سخت وعید فرمائی جیسا کہ روایات سے یہ بات ثابت ہے۔ حضرت ابو سعید خدریؓ حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’جو ہم اہل بیتؓ سے بغض رکھے وہ منافق ہے۔‘‘ (جواھر العقدین، المسند، للدیلمی)

ایک حدیث شریف میں یہاں تک آیا ہے کہ: اگر کوئی شخص مقام ابراہیم اور رکن کے درمیان صف بستہ ہو کر نماز پڑھے اور روزے رکھے لیکن اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے کہ وہ اہل بیتؓ سے بغض رکھتا ہو تو آگ میں داخل ہوگا۔ (المستدرک للحاکم، مجمع الزوائد، حیاۃ الصحابہ، اِستجلاب للسخاوی)

حضرت زید بن ارقمؓ حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

میں اپنے اہل بیتؓ کے بارے میں تمہیں اللہ سے ڈرتے رہنے کی تلقین کرتا ہوں، میں اپنے اہل بیتؓ کے بارے میں تمہیں اللہ سے ڈرتے رہنے کی تلقین کرتا ہوں، میں اپنے اہل بیتؓ کے بارے میں تمہیں اللہ سے ڈرتے رہنے کی تلقین کرتا ہوں۔ (صحیح مسلم ۲۴۰۸)

امام قرطبی اس حدیث پاک کی تشریح میں لکھتے ہیں کہ اس وصیت نبوی اور آپ ﷺ کی بار بار تاکید کا واجبی تقاضا ہے کہ آپ ﷺ کے اہل بیتؓ سے محبت اور ان کی توقیر کی جائے، بلکہ یہ ایک فرض ہے جسے چھوڑنے والے کا کوئی عذر قابل قبول نہیں۔ (فیض القدیر/المناوی:۳:۱۴)

ہم اپنے حریم دل میں جھانک کر دیکھیں اگر اس دل میں اہل بیتؓ کی محبت نہیں پاتے تو ہم یقین کر لیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہماری محبت بھی محض فریب نفس ہے۔ صحابہ کرامؓ کو دیکھیں کہ آپ ﷺ کا پسینہ آپ ﷺ کے وضو کا بچا ہوا پانی، آپ ﷺ کے موئے مبارک حتی کہ آپ ﷺ کا لعاب دہن بھی انہیں عزیز تھا۔ پھر آہ صد ہزار آہ! حرماں اگر کوئی اپنا سینہ اہل بیت اطہارؓ کی محبت وتعظیم سے خالی پاتا ہے یہ بہت بڑی محرومی اور شقاوت ہے۔ حضور ﷺ کی محبت اگر ہمارے رگ وپے میں اتر جائے تو ان کے غلاموں کے غلاموں کے غلاموں کا بھی ادب کیا جائے۔

ہمیں چاہئے کہ اپنے قلوب واذہان کو اہل بیت عظامؓ وصحابہ کرامؓ کی محبت وعقیدت سے سرشار رکھیں میرے پیرومرشد فرمایا کرتے تھے کہ: ’’رقیبوں کے ڈر سے جیبوں کو نہیں چھوڑا جاتا‘‘

اور مزید فرماتے کہ:’’جس جہنم میں صحابہؓ کا گستاخ جائے گا اُسی میں اہل بیتؓ کا گستاخ بھی جائے گا اور اہل بیتؓ کو تو دوہرا شرف حاصل ہے کیونکہ یہ اہل بیتؓ بھی ہیں اور صحابہؓ بھی۔‘‘

حضرت مجدد الف ثانی، جن کا رد رافضیت پر عہد ساز کام ہے، وہ فرماتے ہیں:’’میں نے بارہا اپنے والد ماجد کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اہل بیت کرامؓ کی محبت کو ایمان کی حفاظت اور حسن خاتمہ میں بڑا دخل ہے۔ جب والد صاحب پر نزع کے آثار شروع ہوئے تو میں نے یہ بات آپ کو یاد دلائی تو آپ نے فرمایا:’’الحمد للہ و المنہ‘‘ کہ میں اس محبت سے سرشار اور اس دریائے احسان میں غرق ہوں۔‘‘ (مکتوباتِ حضرت مجدد الف ثانی)

مشہور ترین عالم اور صوفی حضرت شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی سہروردی نے ان نیک جذبات کو اپنے دعائیہ اشعار میں یوں ڈھالا ہے:

خدایا بحق بنی فاطمہ　　که برقول ایمان کنی خاتمه
اگر دعوتم رد کنی ور قبول　　من ودست ودامان آل رسول

ترجمہ: اے پروردگار عالم! اولادِ فاطمہؓ کے طفیل میرا خاتمہ ایمان پر فرمانا، تو میری التجا کو رد کرے یا قبول، میں نے آل رسول کے دامن کو تھام رکھا ہے۔ (بوستان سعدی، کلیات، ص۲۱۹)

خطبات جمعۃ المبارک رتوڈیرو سندھ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۹؍فروری ۲۰۲۱ء کو خطبات جمعۃ المبارک رتوڈیرو جامع مسجد امروٹی میں مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور نے، جامع مسجد فاروق اعظم میں مولانا محمد حسین ناصر سکھر نے جبکہ جامع مسجد عزیزیہ میں مولانا حافظ ظفر اللہ سندھی لاڑکانہ نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

فضائل سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا از مسلم شریف

مولانا محمد شاہد ندیم

۱...... سیدہ عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (اے عائشہ) تو مجھے تین رات تک خواب میں دیکھائی گئی۔ایک فرشتہ ریشم کے ٹکڑے میں تجھے میرے پاس لایا اور مجھ سے کہنے لگا۔یہ آپ کی بیوی ہے۔میں نے چہرہ کھولا تو وہ تم ہی نکلی۔تو میں نے کہا: اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ خواب ہے تو اس طرح ضرور ہوگا۔ (مسلم شریف ج۲ص۲۸۵)

۲...... سیدہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ مجھے علم ہو جاتا ہے جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو اور جب تم مجھ سے ناراض ہوتی ہو۔میں نے عرض کیا کیسے پتہ چلتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب تو راضی ہوتی ہے تو کہتی ہے ''لا ورب محمد '' کہ محمد کے رب کی قسم اور جب تو ناراض ہوتی ہے تو کہتی ہے ''لا ورب ابراھیم '' ابراہیم کے رب کی قسم! میں نے عرض کیا: جی ہاں! یارسول اللہ، لیکن اللہ کی قسم، میں تو صرف نام مبارک ہی چھوڑتی ہوں۔(دل میں تو آپ ہی آپ ہوتے ہیں) (ایضاً)

۳...... سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گڑیوں سے کھیلا کرتی تھی اور میری سہیلیاں بھی میرے پاس آ جایا کرتی تھیں تو جب وہ رسول اللہ ﷺ کو دیکھتیں تو غائب ہو جاتی تھیں۔پھر رسول اللہ ﷺ ان کو میری طرف بھیج دیا کرتے تھے۔ (مسلم شریف ج۲ص۲۸۵)

۴...... سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں صحابہ کرامؓ اپنے ہدایہ بھیجنے کے لئے میری باری کا انتظار کرتے تھے اور وہ اس سے رسول اللہ ﷺ کی خوشنودی چاہتے تھے۔ (مسلم شریف ج۲ص۲۸۵)

۵...... سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ کی ازواج مطہراتؓ نے سیدہ فاطمہؓ بنت رسول اللہ ﷺ کو رسول اللہ ﷺ کی طرف بھیجا تو سیدہ فاطمہؓ نے اجازت مانگی۔آپ ﷺ میری چادر میں لیٹے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے اجازت عطاء فرمائی۔سیدہ فاطمہؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کی ازواج نے مجھے بھیجا ہے اور وہ ابوقحافہ کی بیٹی (حضرت عائشہؓ) کے بارے میں برابری کا مطالبہ کر رہی ہیں اور میں خاموش تھی۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ فاطمہؓ سے فرمایا: اے بیٹی! کیا تو اس سے محبت نہیں کرتی جس سے میں محبت کرتا ہوں۔حضرت سیدہ فاطمہؓ نے فرمایا: کیوں نہیں۔تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اس سے محبت رکھ۔حضرت فاطمہؓ اٹھیں اور ازواج مطہراتؓ کی طرف آئیں تو انہیں آ کر سارا واقعہ سنایا۔ازواج

مطہراتؓ کہنے لگیں آپ نے ہمارا مسئلہ نہ حل کروایا۔ دوبارہ جائیں اور مسئلہ حل کروا لائیں۔ سیدہ فاطمہؓ فرمانے لگیں: اللہ کی قسم! اس معاملے میں اب میں تو کبھی بھی بات نہ کروں گی۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: پھر ازواج النبی ﷺ نے حضرت زینب بنت جحش زوجہ نبی ﷺ کو بھیجا اور رسول اللہ ﷺ کے نزدیک مرتبہ میں میری برابری کا مقابلہ وہی کرتی تھیں اور میں نے کوئی عورت نہیں دیکھی جو بڑھی ہوئی ہو حضرت زینب سے خیریت فی الدین میں، تقویٰ اللہ میں، سچی بات کرنے میں، صلہ رحمی کرنے میں اور بہت ہی صدقہ خیرات کرنے میں اور وہ کام کاج کر کے خوب صدقہ کرتی تھیں اور اللہ کا قرب اختیار کرتی تھیں، مگر ان میں تھوڑی سی تیزی تھی۔ لیکن اس سے وہ جلدی رجوع کر لیتی تھیں۔ سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ انہوں نے آ کر آپ ﷺ سے اجازت مانگی۔ آپ ﷺ نے اجازت عطاء فرمائی اور آپ ﷺ میری چادر میں اسی طرح لیٹے ہوئے تھے جس حال میں کہ حضرت فاطمہؓ تشریف لائیں تھیں۔ تو زینبؓ عرض کرنے لگیں: یا رسول اللہ! آپ کی ازواج نے مجھے آپ ﷺ کے پاس بھیجا ہے اور وہ ابو قحافہ کی بیٹی کے بارے میں برابری کا سوال کر رہی ہیں۔ پھر وہ میرے اوپر برس پڑیں اور بہت کچھ کہا اور میں آپ ﷺ کا انتظار کر رہی تھی اور آپ ﷺ کی نگاہوں کو تاڑ رہی تھی کہ کیا آپ ﷺ مجھے اس بارے میں اجازت دیتے ہیں؟ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضرت زینبؓ کے بولنے کا سلسلہ ابھی ختم نہیں ہوا تھا کہ میں نے پہچان لیا کہ رسول اللہ ﷺ میرے بدلہ لینے کو ناپسند نہیں کریں گے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: پس جب میں نے برسنا شروع کیا تو پھر دیر نہ کی یہاں تک کہ اپنے اوپر سے تمام سوالات کو ہٹا ہی دیا تو رسول اللہ ﷺ مسکرانے لگے اور فرمایا اسی کو تو ابوبکر کی بیٹی کہتے ہیں۔ (مسلم شریف ج۲ص ۲۸۵)

۶...... سیدہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (بیماری کے ایام میں) فرماتے ہیں: میں آج کہاں ہوں گا اور کل کہاں ہوں گا۔ اس خیال سے کہ عائشہؓ کی باری میں ابھی دیر نہ ہو۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: جب میرا دن تھا تو اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو میرے سینے اور گلے کے درمیان وفات دے دی۔ (مسلم شریف ج۲ص ۲۸۶)

۷...... سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے وفات سے کچھ قبل آپ ﷺ سے سنا۔ اس حال میں کہ آپ ﷺ میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ میں نے توجہ کی تو آپ ﷺ فرما رہے تھے: ’’اللھم اغفرلی وارحمنی والحقنی بالرفیق الاعلیٰ‘‘ اے اللہ! میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے رفیق اعلیٰ سے ملا دے۔ (مسلم شریف ج۲ص ۲۸۶)

۸...... سیدہ عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ میں آپ ﷺ سے سنا کرتی تھیں کہ کوئی نبی اس وقت تک فوت نہیں ہوتا جب تک کہ اسے دنیا میں رہنے اور آخرت میں جانے کے بارے میں اختیار نہ دے دیا جائے۔ پھر

میں نے آپ ﷺ سے مرض وفات میں سنا کہ آپ ﷺ فرمارہے تھے:’’مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا ‘‘یعنی ان لوگوں کے ساتھ جن پر اللہ نے انعام فرمایا ہے نبیوں میں سے اور صدیقین اور شہداء میں سے اور نیک لوگوں میں سے اور یہ سارے بہترین رفیق ہیں۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ پھر میں اسی وقت سمجھ گئی کہ آپ ﷺ کو اختیار دے دیا گیا۔ (مسلم شریف ج۲ص ۲۸۶)

۹...... سیدہ عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے تندرستی کی حالت میں فرمایا کہ کوئی نبی اس وقت تک دنیا سے رحلت نہیں فرماتا جب تک کہ اسے جنت میں اس کا مقام نہ دکھا دیا جائے۔ پھر اسے اختیار نہ دے دیا جائے۔ وہ فرماتی ہیں جب رسول اللہ ﷺ کے وصال کا وقت آیا تو آپ ﷺ کا سر مبارک میری جھولی میں تھا۔ آپ ﷺ پر کچھ دیر غشی طاری رہی۔ پھر افاقہ ہوا۔ آپ ﷺ نے اپنی نگاہ چھت کی طرف اٹھائی۔ پھر فرمایا:’’اللھم الرفیق الاعلیٰ ‘‘اے اللہ! رفیق اعلیٰ سے ملا دے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے سمجھ لیا کہ اب آپ ہمیں اختیار نہیں فرمائیں گے اور مجھے وہ حدیث یاد آ گئی تھی کہ کسی نبی کی روح اس وقت تک قبض نہیں کی جاتی جب تک اسے جنت میں اس کا مقام نہ دکھا دیا جائے۔ پھر اسے اختیار نہ دے دیا جائے۔ سیدہ عائشہؓ نے فرمایا: آپ ﷺ نے جو کلام فرمائی اس کے آخری کلمات یہ تھے:’’اللھم الرفیق الاعلیٰ‘‘ (مسلم شریف ج۲ص ۲۸۶)

۱۰...... سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی سفر کے لئے تشریف لے جاتے تو آپ ﷺ اپنی ازواج مطہراتؓ کے درمیان قرعہ اندازی فرماتے۔ ایک دفعہ قرعہ مجھ (عائشہ) اور حضرت حفصہؓ کے نام نکلا۔ ہم دونوں اکٹھی آپ ﷺ کے ساتھ چل پڑیں اور رسول اللہ ﷺ جب رات ہوتی تو میرے ساتھ باتیں کرتے ہوئے چلتے تھے۔ حضرت حفصہؓ نے مجھ سے فرمایا کہ آج کی رات تم میرے اونٹ پر سوار ہو جاؤ اور میں تمہارے اونٹ پر سوار ہو جاؤں، تو بھی دیکھے میں بھی دیکھوں۔ میں نے کہا ٹھیک ہے تو میں حضرت حفصہؓ کے اونٹ پر سوار ہو گئی اور وہ میرے اونٹ پر سوار ہو گئیں تو آپ ﷺ حضرت عائشہؓ کے اونٹ کی طرف تشریف لائے اور اس پر حضرت حفصہؓ سوار تھیں۔ آپ ﷺ نے سلام کیا اور پھر حضرت حفصہؓ کے ساتھ ہی سوار ہو کر چل پڑے۔ یہاں تک کہ ایک جگہ اترے جب میں نے آپ ﷺ کو نہ پایا تو مجھے غیرت آئی اور میں اپنے پاؤں اذخر گھاس میں مارنے لگی اور کہنے لگی۔ اے پروردگار! مجھ پر بچھو یا سانپ مسلط کر دے جو مجھے ڈس لے۔ یہ تو تیرے رسول ہیں۔ میں آپ ﷺ کو تو کچھ کہنے کی جرأت نہیں کر سکتی۔ (مسلم شریف ج۲ص ۲۸۶)

۱۱...... سیدہ عائشہؓ سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ حضرت

جبرائیل علیہ السلام تجھے سلام کہہ رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ! حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں آپ ﷺ وہ دیکھتے تھے جو میں نہ دیکھ سکتی تھی۔ (مسلم شریف ج۲ص۲۸۷)

۱۲...... حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا کہ سیدہ عائشہؓ کی فضیلت تمام عورتوں پر ایسے ہے جیسے ثرید کی فضیلت تمام کھانوں پر۔ (مسلم شریف ج۲ص۲۸۷)

فضیلت سیدہ عائشہ صدیقہؓ حدیث ام زرع کی روشنی میں

۱۳...... سیدہ عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ گیارہ عورتیں آپس میں یہ معاہدہ کرکے بیٹھیں کہ اپنے اپنے خاوندوں کا پورا پورا صحیح صحیح حال بیان کریں۔ کوئی بات بھی نہ چھپائیں۔

۱...... پہلی عورت نے کہا: میرا خاوند لاغر اونٹ کا گوشت ہے اور گوشت بھی سخت دشوار گزار پہاڑ کی چوٹی پر رکھا ہوا ہے۔ نہ آسان راستہ ہے کہ چڑھنا ممکن ہو۔ (اچھے اخلاق نہیں) نہ گوشت جو مشکل اتارا جائے (بالکل ناکارہ ہے)۔ ۲...... دوسری نے کہا میں اپنے خاوند کی خبر نہیں پھیلاتی۔ کیونکہ مجھے ڈر ہے اگر میں اس کا ذکر شروع کردوں تو اس کے ظاہری عیوب اور باطنی عیوب سب بیان کردوں گی (اس لئے خاموشی بہتر ہے)۔ ۳...... تیسری نے کہا میرا خاوند لمبے قد کا ہے۔ اگر میں بول پڑوں تو مجھے طلاق ہو جائے گی اور اگر خاموش رہوں تو لٹکی رہوں۔ ۴...... چوتھی نے کہا: میرا خاوند تہامہ علاقے کی رات کی طرح ہے۔ نہ گرم نہ سرد نہ اس سے کسی قسم کا ڈر اور نہ رنج (یعنی نکما ہے)۔ ۵...... پانچویں بولی: میرا خاوند اگر گھر میں داخل ہو تو چیتا ہے اور جب باہر جاتا ہے تو شیر ہے اور گھر میں جو کچھ ہے اس بارے پوچھ نہیں کرتا۔ ۶...... چھٹی عورت نے کہا میرا خاوند اگر کھاتا ہے تو سب ہڑپ کر جاتا ہے اور اگر پیتا ہے تو سب چڑھا جاتا ہے اور جب لیٹتا ہے تو اکیلے ہی کپڑے میں لیٹ جاتا ہے اور ہاتھ نہیں بڑھاتا تاکہ میرے غم کو بھی جانے۔ ۷...... ساتویں نے کہا: میرا خاند بے وقوف ہے۔ ہر بیماری اس میں ہے اور سخت مزاج ایسا کہ سر زخمی کرے گا یا جسم زخمی کرے گا یا دونوں کر ڈالے گا۔ ۸...... آٹھویں بولی: میرا خاوند زعفران کی طرح کی خوشبو والا ہے اور چھونے میں خرگوش کی طرح نرم ہے۔ ۹...... نویں عورت نے کہا: بلند شان والا ہے۔ دراز قد والا ہے۔ زیادہ راکھ والا ہے۔ (مہمان نواز ہے) اس کا گھر مجلس کے قریب ہے۔ ۱۰...... دسویں عورت نے کہا میرا خاوند مالک ہے اور میں مالک کی کیا شان بیان کروں کہ اس کے اونٹ اس قدر ہیں جن کے لئے بہت سارے باڑے ہیں۔ چلنے کے اعتبار سے کم ہیں۔ (یعنی گھر رہتے ہیں) جب کبھی بانسری کی آواز سنتے ہیں تو سمجھ جاتے ہیں کہ ذبح کا وقت قریب آ گیا ہے۔

(۱۱) گیارھویں نے کہا: میرا خاوند ابوزرع ہے اور ابوزرع کی کیا ہی شان ہے کہ زیوروں سے اس نے میرے کان جھکا دیئے اور چربی سے میرے بازو بھر دیئے اور مجھے ایسا خوش رکھتا ہے کہ خوشی میں میں

اپنے آپ کو بھولنے لگتی ہوں۔ مجھے اس نے ایک ایسے غریب گھرانے میں پایا تھا کہ جو بڑی مشکل سے بکریوں پر گزر اوقات کرتے تھے۔ پھر مجھے اپنے خوشحال گھرانے میں لے آیا، جہاں گھوڑے، اونٹوں کی اولاد، کھیتی باڑی کے بیل اور کسان موجود تھے اور وہ مجھے کسی بات پر نہیں ڈانتا تھا۔ میں صبح تک سوتی رہتی اور پیتی ہوں تو خوب سیر ہو کر چھوڑتی ہوں اور ابوزرع کی ماں اس کی بھی کیا ہی شان ہے۔ اس کے کھانے کے برتن فراخ ہیں اور گھر بڑا کشادہ ہے اور ابوزرع کا بیٹا بعید اس کے کیا کہنے۔ ایسا دبلا پتلا کہ اس کے لیٹنے کی جگہ کوڑے کھسکھانے کی جگہ کی مثل ہے۔ بکری کے بچے کی ایک دستی اس کا پیٹ بھرنے کے لئے کافی۔ ابوزرع کی بیٹی۔ اس کے بھی کیا کہنے۔ وہ اپنے ماں باپ کی تابع دار، موٹی تازی سوکن کی جلن اور ابوزرع کی باندی۔ اس کا بھی کیا کمال ہے۔ گھر کی بات کبھی باہر نہیں پھیلاتی۔ غلہ فضول خرچ نہیں کرتی اور گھر میں کوڑا کرکٹ جمع نہیں ہونے دیتی۔ وہ کہنے لگی کہ ایک دن ابوزرع گھر سے نکلے اور لسی کے برتن بلوئے جا رہے تھے تو ایک عورت سے ملاقات ہوگئی۔ اس کی کھوکھ کے نیچے دو بچے چیتے کی طرح دو اناروں سے کھیل رہے تھے۔ پس ابوزرع نے مجھے طلاق دے دی اور اس عورت سے نکاح کر لیا۔ پھر میں نے بھی ایک سردار سے نکاح کر لیا جو خطی نیزے لئے ہوئے تیز رفتار گھوڑے پر سوار رہتا ہے اور اس نے مجھے بہت سے اونٹ دیئے ہیں اور ہر نوع سے مجھے ایک ایک جوڑا دیا ہے اور اس نے یہ بھی کہا ہے کہ اے ام زرع خود بھی کھا اور اپنے میکے بھی جو چاہے لے جا۔ لیکن بات یہ ہے کہ اگر میں اس کی ساری عطاؤں کو اکٹھا کر لوں تو وہ ابوزرع کے چھوٹے سے برتن کو بھی نہیں پہنچ سکتیں۔

سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: (اے عائشہ) میں بھی تیرے لئے اس طرح ہوں جس طرح ابوزرع، ام زرع کے لئے۔ (مسلم شریف ج۲ص ۲۸۸)

اظہار تشکر

راقم الحروف کے فرزندان مرحومین مولانا قاری ابوبکر صدیق، نعمان شہزاد کی وفات پر علماء کرام، مشائخ عظام، جماعتی رفقاء نے شجاع آباد تشریف لاکر یا ٹیلی فون کے ذریعہ تعزیت کی۔ ملک بھر کے رفقاء نے مساجد میں مرحومین کے لئے دعائیں کرائیں۔ حضرات کی دعاؤں اور تشریف آوری نے راقم اور اس کے خاندان کا صدمہ کم کیا۔ میں ان تمام حضرات کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور توقع رکھوں گا کہ آپ حضرات اپنی مقبول دعاؤں میں راقم اور اس کے خاندان کو نہیں بھولیں گے۔ والسلام! محمد اسماعیل شجاع آبادی۔

غزوۂ بدر......حق وباطل کا پہلا معرکہ

مولانا محمد امین

اسلامی تاریخ میں حق وباطل کے درمیان پہلی معرکۃ الآ راء جنگ ۱۷رمضان المبارک کو ہوئی، جس میں مسلمانوں نے دین اسلام کی سربلندی کے لئے ہتھیار اٹھائے، اسی جنگ کا نام ’’غزوہ بدر‘‘ ہے۔ اس جنگ میں مسلمانوں کی کل تعداد۳۱۳ تھی، اس مختصر تعداد کے ساتھ اپنے سے تین گنا بڑے لشکر کا مقابلہ کیا، بے سروسامانی کا عالم یہ تھا کہ پورے لشکر میں ستر اونٹ اور دو گھوڑے سواری کے اور لڑائی کا ساز وسامان بھی پورا نہیں۔ اس سب کے باوجود مسلمان اس بے جگری سے لڑے کہ اللہ رب العزت کی نصرت سے ان کو فتح نصیب ہوئی۔

اس لڑائی کا پس منظر یہ تھا کہ حضور اکرم ﷺ کو اطلاع ملی کی ابوسفیان ایک تجارتی قافلہ لے کر شام سے واپس آرہا ہے۔ اس کو روکنے کے لئے حضور اکرم ﷺ حضرات صحابہ کرامؓ کو لے نکلے۔ لیکن جب ابوسفیان کو مسلمانوں کے لشکر کے روانگی کی اطلاع ملی تو اس نے ایک قاصد کے ذریعہ مکہ کے سرداروں کو پیغام بھجوایا کہ اپنے مال واسباب اور قافلے کو بچانے کے لئے نکلو۔ چنانچہ مکہ سے ایک ہزار مشرکین جنگی ساز وسامان سے لیس ہوکر مسلمانوں کے مقابلہ کے لئے نکل کھڑے ہوئے۔ ادھر ابوسفیان راستہ بدل کر قافلہ کو بچا کر مکہ پہنچ گیا اور لشکر کفار کو پیغام بھجوایا کہ میں بخیریت مکہ پہنچ گیا ہوں۔ لہٰذا آپ لوگ واپس آجائیں، لیکن ابوجہل نے مسلمانوں سے جنگ کرنے پر اصرار کیا۔

نئی صورت حال کے پیش نظر حضور اکرم ﷺ نے اپنے ساتھیوں سے مشورہ فرمایا۔ سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیقؓ کھڑے ہوئے اور اظہار جانثاری فرمایا، اس کے بعد حضرت عمرؓ لیکن حضور ﷺ انصار سے رائے لینا چاہتے تھے، اتنے میں حضرت مقداد بن اسودؓ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: ’’ہم بنی اسرائیل کی طرح نہیں، جنہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے یہ کہا تھا کہ اے موسیٰ! تم اور تمہارا خدا جا کر لڑو۔ ہم تو یہیں بیٹھے ہیں، ہم آپ کے دائیں بائیں آگے پیچھے سے لڑیں گے۔‘‘ اس تقریر کو سن کر حضور ﷺ کا چہرہ خوشی سے چمک اٹھا۔ اس کے بعد حضرت سعد بن معاذؓ کھڑے ہوئے اور فرمایا: ’’ہم نے آپ کی تصدیق کی اور آپ کو عہد دے چکے ہیں۔ آپ حکم دیں کہ ہم سمندر میں چھلانگیں لگا دیں تو ہم اسی وقت کود پڑیں گے۔‘‘

صحابہ کرامؓ کے اس جذبہ کو دیکھ کر حضور ﷺ خوش ہوگئے۔ مقام بدر پر دونوں لشکروں نے پڑاؤ

کیا۔ حضور ﷺ نے میدان جنگ کا معائنہ فرمایا اور آپ ﷺ نے ان جگہوں کی نشان دہی فرمادی کہ فلاں فلاں سردار کی نعش اس جگہ پائی جائے گی۔ صحابیؓ گواہی دیتے ہیں کہ جہاں جہاں حضور ﷺ نے پیشین گوئی فرمائی تھی، وہ اسی طرح پوری ہوئی۔ حضور اکرم ﷺ نے دعا فرمائی ’’اللّٰھم انجزلی ما وعدتنی اللّٰھم ان تھلک ھذا العصابة من اھل الاسلام لا تعبدو فی الارض ‘‘ ﴿اے اللہ! جو آپ نے مجھ سے وعدہ فرمایا اس کو پورا فرمایئے۔ اے اللہ! اگر یہ مختصر اہل اسلام کی جماعت ہلاک ہوگئی تو زمین میں آپ کی عبادت نہیں کی جائے گی۔﴾

جب لڑائی شروع ہوئی تو کفار کی طرف سے تین جنگجو نکلے عتبہ، شیبہ، ولید اور اسلامی لشکر سے حضرت علیؓ، حضرت حمزہؓ، حضرت عبیدہؓ میدان میں آئے۔ حضرت علیؓ نے ولید کو قتل کردیا اور حضرت حمزہؓ نے شیبہ کو جہنم رسید کیا اور عتبہ کا مقابلہ حضرت عبیدہؓ سے ہوا جس میں حضرت عبیدہؓ زخمی ہوئے، حضرت علیؓ اور حضرت حمزہؓ نے مل کر عتبہ کو ہلاک کردیا۔ اسی طرح جنگ کا آغاز ہوا۔ حضرت عبیدہؓ کو زخمی حالت میں حضور ﷺ کی خدمت میں لایا گیا، ان کا پیر کٹ گیا تھا اور خون بہہ رہا تھا۔ حضرت عبیدہؓ نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ! اگر میری موت واقع ہوجائے تو کیا میں شہید ہوں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ہاں! اس پر حضرت عبیدہؓ نے جذباتی ہوکر فرمایا: اے کاش! آج ابوطالب زندہ ہوتے اور ہم کو دیکھتے کہ کس طرح ہم آپ ﷺ پر جان نچھاور کررہے ہیں۔ پھر عرض کی حضور! میرے ماں باپ قربان گواہ رہنا میری زندگی میں کوئی دشمن آپ ﷺ کی طرف نہیں بڑھا اور اپنی موت کے بعد اس قرض سے بری الذمہ ہوں۔ جب گھمسان کی جنگ ہورہی تھی تو حضور ﷺ نے ایک مٹھی ریت کی مشرکین کی طرف پھینکی اور یہ فرمایا: ’’شاھت الوجوہ، اللّٰھم ارعب قلوبھم وزلزل اقدامھم ‘‘ اسلام کے جانثاروں نے بڑے بڑے بہادروں کو جہنم رسید کردیا، دو کم عمر مجاہدین حضرت معاذؓ اور حضرت معوذؓ نے لشکر کفار کے سردار ابوجہل کو ذلت کے ساتھ جہنم واصل کیا۔ حضرت عمیر بن حمامؓ کھجوریں کھا رہے تھے، کہنے لگے کہ اگر میں کھجوریں کھاتا رہا تو بہت دیر ہوجائے گی، میرے درمیان اور جنت کے درمیان صرف شہادت کا فاصلہ ہے۔ یہ کہہ کر کھجوریں پھینک دیں اور تلوار لے کر دشمن پر حملہ آور ہوئے لڑتے لڑتے شہید ہوگئے۔

ابوجہل کے قتل کے بعد مشرکین کے حوصلے پست ہوگئے اور وہ جان بچانے کے لئے بھاگ کھڑے ہوئے۔ اس لڑائی میں ستر کفار قتل ہوئے جن میں مکہ کے بڑے بڑے سردار شامل تھے اور ستر ہی گرفتار کرلئے گئے۔ جب کہ مسلمانوں کی طرف سے صرف ۱۴ اصحابہ کرامؓ نے جام شہادت نوش فرمایا۔ جن میں چھ مہاجر اور آٹھ انصار تھے۔

ماہ رمضان المبارک ...... رحمتوں کے دن برکتوں کی راتیں

مولانا محمد عثمان

’’یَا أَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ (البقرۃ:۱۸۳)‘‘ ﴿اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم متقی بن جاؤ۔﴾

اللہ تعالیٰ اس امت کے ایمان والوں کو حکم دے رہے ہیں کہ تم روزے رکھو۔ روزے کا مطلب اللہ تعالیٰ کے فرمان کی بجاآوری کی خالص نیت کے ساتھ کھانے پینے اور جماع سے رک جانے کے ہیں۔ اس سے فائدہ یہ ہے کہ نفس انسان پاک صاف، طیب اور طاہر ہو جاتا ہے۔ روزے کو عربی میں صوم کہا جاتا ہے۔ جس کے لغوی معنی رکنے کے ہیں۔ لیکن شریعت نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک کھانا، پینا اور جماع کو چھوڑنے کا نام صوم (روزہ) قرار دیا ہے اور یہی صوم کا اصطلاحی مفہوم ہے۔

ہجرت کے اٹھارویں مہینے ماہ شعبان المعظم سن ۲ ہجری میں روزہ فرض ہوا، جو کہ رمضان المبارک کے ساتھ خاص ہے۔ اس ایک مہینہ کا روزہ تزکیہ واحسان کی کیفیت پیدا کرنے اور انابت الی اللہ کی روح کو فروغ دینے میں بڑی اہمیت کا حامل ہے۔

سرور کونین حضرت محمد مصطفی ﷺ کی زندگی مبارک میں جب شعبان کا مہینہ آتا تو آپ ﷺ مسرور ہو کر فرماتے کہ شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان المبارک اللہ رب العزت کا مہینہ ہے۔ آپ ﷺ شعبان ہی سے روزے رکھنا شروع فرمادیتے تھے اور صحابہ کرامؓ کو بھی ترغیب فرماتے۔ چنانچہ ایک موقع پر جب رمضان المبارک کی آمد آمد تھی آپ ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: تمہارے اوپر ایک عظمت اور برکت والا مہینہ سایہ فگن ہے۔ یہ ایسا مہینہ ہے، جس کی ایک رات ہزاروں مہینوں سے بہتر ہے۔ ایسا مقدس مہینہ ہے جس کے روزے اللہ تعالیٰ نے فرض کئے ہیں اور راتوں کی نماز یعنی تراویح کو نوافل بنایا ہے۔ جس نے کسی نیکی سے اس کا قرب حاصل کیا گویا اس نے غیر رمضان میں فرض ادا کیا۔

پھر ارشاد فرمایا: یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے۔ غم خواری کا مہینہ ہے۔ اس ماہ میں مؤمن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے۔ یہ مقدس مہینہ ہے جس کا پہلا عشرہ حصہ رحمت ہے۔ دوسرا عشرہ حصہ مغفرت ہے اور تیسرا عشرہ جہنم سے آزادی کا ہے۔ جو شخص بھی اپنے ملازم یا نوکر سے اس کا بوجھ ہلکا کردے، حق تعالیٰ

شانہ اس کی مغفرت کرے گا اور جہنم سے اس کو آزاد کردے گا۔

ابتداء میں جو حکم تھا اس میں بتدریج آسانی اور سہولت ہوتی گئی۔ پہلے سونے کے ساتھ ہی روزے کی ابتداء ہو جاتی تھی۔ یعنی افطار کے بعد اس وقت تک کھانے پینے کی اجازت تھی۔ جب تک سویا نہ جائے۔ سونے کے بعد اگر کوئی شخص بیدار ہوتا تو اس کے لئے کھانا پینا جائز نہ تھا۔ اسی طرح رمضان کی راتوں میں بیوی کے پاس جانے سے بھی ممانعت تھی۔ بعد ازاں یہ حکم آیا۔ ’’أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَآئِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ...... الخ! (البقرة:۱۸۷)‘‘ تمہارے لئے رمضان کی راتوں میں اپنی بیویوں سے ملنا جلنا جائز قرار دیا گیا ہے۔ وہ تمہارے لئے اور تم ان کے لئے بمنزلہ لباس کے ہو۔ اللہ رب العزت نے بہت سے انعامات کے ساتھ یہ مزید احسان بھی فرمایا کہ اس مقدس مہینہ میں شیاطین کو زنجیروں میں قید کر دیا جاتا ہے تاکہ اللہ کے بندے اس مبارک مہینہ میں شیاطین کے جال میں پھنسنے سے محفوظ رہ سکیں اور خوب دل جمعی سے اخلاص کے ساتھ اس کی برکتوں کو اپنے دامن میں سمیٹنے والے ہو جائیں۔

حضرت ابو ہریرہؓ نے حضور ﷺ سے نقل کیا ہے کہ میری امت کو رمضان شریف کے بارے میں پانچ چیزیں مخصوص طور پر دی گئی ہیں جو پہلی امتوں کو نہیں ملی ہیں۔ ۱...... روزے دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ ۲...... روزے دار کے لئے دریا کی مچھلیاں تک دعا کرتی ہیں اور افطار تک کرتی رہتی ہیں۔ ۳...... روزے دار کے لئے ہر روز جنت آراستہ کی جاتی ہے۔ پھر حق تعالیٰ شانہ فرماتے ہیں کہ قریب ہے کہ میرے نیک بندے دنیا کی مشقتیں اپنے اوپر سے پھینک کر تیری طرف آویں۔ ۴...... رمضان کے مہینے میں سرکش شیاطین قید کر دیئے جاتے ہیں تو وہ ان برائیوں کی طرف نہیں پہنچ پاتے، جس کی طرف غیر رمضان میں پہنچ پاتے ہیں۔ ۵...... رمضان کی آخری راتوں میں روزے دار کی مغفرت کی جاتی ہے۔ لہٰذا اس مقدس و بابرکت مہینہ میں ہمیں بڑا اہتمام کرنا چاہیے۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ آدمی کا ہر عمل اسی کا ہے۔ سوائے روزہ کے کہ روزہ میرا ہے۔ جب تم میں سے کوئی شخص روزہ رکھے تو نہ بیہودہ باتیں کرے اور نہ ہی شور و غل کرے۔ اگر کوئی دوسرا اس کے ساتھ ہرزہ سرائی پر اتر آئے تو اس سے کہہ دے کہ میں روزہ سے ہوں۔ (بخاری و مسلم)

روزہ رکھ کر بیہودہ باتوں سے بچنا چاہیے۔ ذکر و تسبیحات اور تلاوت کلام پاک کا کثرت سے اہتمام کرنا چاہیے۔ آپس کی برائی اور غیبت جیسی بری لعنت سے تو بہت اہتمام سے پرہیز کرنا چاہیے۔ اگر کوئی شخص روزہ رکھ کر ان باتوں سے نہیں بچتا تو گویا اپنے ہی ہاتھوں اپنی کمائی کو خاک آلودہ کر رہا ہے۔ ایسے روزہ دار کو سوائے بھوکا رہنے کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

مسنون دعائیں

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

اختتام مجلس پر پڑھی جانے والی دعاء: ام المؤمنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: رحمت دو عالم ﷺ جب قرآن پاک کی تلاوت فرماتے، نماز پڑھتے یا کسی مجلس سے فارغ ہوتے تو آخر میں یہ دعاء پڑھتے: ’’سُبْحَانَکَ وَبِحَمْدِکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ ‘‘فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا کہ جب آپ کوئی بھی کام کرتے ہیں تو اس کے آخر میں یہ (مندرجہ بالا) دعاء پڑھتے ہیں۔فرمایا کہ جب کسی آدمی نے اچھی بات ان کلمات کے ساتھ ختم کی، اس نے اس اچھی بات پر مہر لگادی اور جس نے بری بات کی تو یہ کلمات اس کے لئے کفارہ بن جائیں گے۔

اجازت کیسے طلب کی جائے: کلاہ ابن حنبل کہتے ہیں کہ فتح مکہ کے موقع پر مجھے صفوان ابن امیہ نے دودھ، ہرن کا ایک بچہ اور کھیرے دے کر سرور دو عالم ﷺ کی خدمت میں بھیجا۔آپ وادی کے بالائی حصہ میں تھے۔میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔نہ اجازت طلب کی اور نہ سلام کیا۔نبی کریم ﷺ نے فرمایا واپس جاؤ اور پھر آؤ اور کہو: ’’اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ ءَ اَدْخِلُ‘‘ (آدمی کہیں جائے تو السلام علیکم کہہ کر اجازت لے)

سلام کیسے کیا جائے: روایت میں ہے کہ جب کوئی مسلمان دوسرے مسلمان کو ملے تو کہے ’’اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ‘‘رسول اللہ ﷺ جب انصار کے ہاں ملاقات کے لئے تشریف لے جاتے تو ان کے بچوں کو سلام کرتے اور ان کے سروں پر دست شفقت پھیرتے اور ان کے لئے دعاء فرماتے۔

سلام کرنے کا ثواب: حضرت عمران ابن حصینؓ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں تھے کہ ایک آدمی آیا اور اس نے سلام کرتے ہوئے کہا: ’’اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ‘‘ آپ نے جواب دیا اور فرمایا: ’’دس‘‘ وہ بیٹھ گیا۔دوسرا شخص آیا اور اس نے کہا: ’’اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ‘‘ آپ نے جواب دیا اور فرمایا: ’’بیس‘‘ پھر وہ بیٹھ گیا۔ایک اور شخص آیا اور اس نے کہا: ’’اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ‘‘رسول اللہ ﷺ نے جواب دیا اور فرمایا: ’’تیس‘‘

نوٹ: ’’السلام علیکم‘‘ کہنے پر دس نیکیاں، ’’اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ‘‘ کہنے پر بیس، ’’اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ‘‘ کہنے پر اللہ پاک تیس نیکیاں عطاء فرماتے ہیں۔

دستر خوان نبوی ﷺ

سید عاصم محمود

عمرو ابن ابی سلمہؓ سے روایت ہے کہ میں لڑکپن میں رسول اللہ ﷺ کے ہاں زیر تربیت تھا۔ کھانے کے وقت میرا ہاتھ پوری پلیٹ میں چکر کھایا کرتا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ’’بسم اللہ پڑھو اور دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور قریب سے کھاؤ‘‘ یعنی پلیٹ کا جو کنارہ تمہارے سامنے ہے، وہیں سے کھاؤ، ساری پلیٹ میں ہاتھ کو نہ گھماؤ۔ عمرو ابن ابی سلمہؓ کی یہ حرکت بظاہر ایک معمولی بات تھی، لیکن اس کے باوجود آپ ﷺ نے اس کو نصیحت کی اور کھانے کے ضروری آداب بتائے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ معمولی معمولی باتوں میں بھی آنحضور ﷺ کو لوگوں کی تعلیم وتربیت کا کتنا خیال رہتا تھا۔ (یادرہے کہ عمرو بن ابی سلمہؓ ام المؤمنین ام سلمہؓ کے پہلے شوہر ابوسلمہؓ کے پہلے لڑکے تھے۔ آپ ﷺ اولاد کی طرح ان کی تربیت کا خیال رکھتے تھے۔)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی کھانے پر نکتہ چینی نہیں کی۔ اگر خواہش ہوئی تو کھالیا اور اگر ناپسند ہوا تو چھوڑ دیا۔ یعنی اصل چیز زندگی کے لئے کھانا ہے نہ کہ کھانے کے لئے زندگی۔ اس لئے جس کے سامنے زندگی کا اعلیٰ نصب العین ہو، وہ کھانے پینے کی چیزوں میں میخ نکالتا ہے اور نہ بات بات پر گھروالوں کو ٹوکنے اور ان سے الجھنے کی کوشش کرتا ہے۔ ایک مرتبہ صحابہ کرامؓ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ ہم کھاتے ہیں، سیری نہیں ہوتی۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا ’’شاید تم لوگ الگ الگ کھاتے ہو‘‘ صحابہؓ نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ’’مل کر کھانا کھایا کرو اور آپ کے نام کا بھی ذکر کرو، تمہارے کھانے میں برکت ہوگی۔‘‘

ایک دفعہ ایک صحابی نے آپ ﷺ سے دریافت کیا کہ آپس میں محبت بڑھانے کا عملی طریقہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے انتہائی حکیمانہ اور بلیغ مشورہ دیا ’’مل جل کر کھایا کرو‘‘ ایک ہی دستر خوان پر مل جل کر کھانا محبت بڑھانے کا واقعی بہترین طریقہ ہے۔ بڑے سے بڑا دشمن بھی اگر ایک وقت کا کھانا مشترکہ دستر خوان پر بیٹھ کر کھالے تو دشمنی کا جذبہ ماند پڑ جاتا ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ’’جس کے ہاتھ میں چکنائی ہوگی، وہ اسے دھوئے بغیر سوگیا اور اسے کوئی نقصان پہنچا تو وہ اپنے آپ ہی کو ملامت کرے۔‘‘ یعنی کھانے سے فارغ ہونے کے بعد ہاتھ دھولینا ضروری ہے۔ خصوصاً جب کہ ہاتھ میں چکنائی لگی ہوئی ہے۔ آداب طعام کی ان

نفاستوں کے علاوہ آنحضور ﷺ کی سیرت طیبہ کے مطالعے سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کے ہاں کھانے کا کوئی ایسا اہتمام نہ تھا کہ روزانہ معمولاً کوئی غذا آپ کے دستر خوان پر ہوتی۔ زندگی کے دوسرے شعبوں میں جس طرح آپ ﷺ نے سادگی کو اپنا شعار بنایا، ان کا دستر خوان بھی سادگی کی مثال تھا۔ لذیذ، مرغن اور پر تکلف کھانوں سے ہمیشہ اجتناب فرمایا اور ہمیشہ سادہ غذائیں استعمال کیں۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے تمام عمر چپاتی نہیں کھائی۔ علامہ ابن حجرؒ اس حدیث کے ضمن میں فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کا چپاتی نہ کھانا حرمت کی بناء پر نہ تھا۔ بلکہ باریک اور پتلی روٹی عموماً عیش پرستوں کی غذا ہوتی ہے۔ اس لئے آپ ﷺ نے عمر بھر اس سے اجتناب کیا۔ آپ ﷺ اکثر زمین پر دستر خوان بچھا کر کھانا کھایا کرتے۔ بالعموم گھٹنوں کے بل یا اکڑوں بیٹھ کر کھانا کھاتے۔ سہارا یا ٹیک لگا کر کھانا نہ کھاتے۔ کھانے میں عجلت سے کام لیتے اور فرماتے میں اس طریقے سے کھانا کھاتا ہوں، جیسے غلام اپنے آقا کے سامنے۔ کھانا تین انگلیوں سے کھاتے۔ بسم اللہ سے شروع کرتے اور خدا کی حمد وثنا پر ختم فرماتے۔

کھانے کے معاملے میں حضور ﷺ کی عادت یہ تھی کہ جو حلال غذا سامنے رکھ دی جاتی۔ آپ ﷺ اسے تناول فرما لیتے اور اسے رد نہ فرماتے اور نہ کبھی غیر موجود چیز کے طلب میں تکلف فرماتے۔ البتہ اگر طبعاً کوئی چیز غیر مرغوب ہوتی تو اسے نہ کھاتے، نہ کسی کھانے کے مزے دار نہ ہونے کی شکایت فرماتے۔ دستر خوان پر آپ ﷺ کا یہ معمول تھا کہ جو چیز سامنے رکھی ہوتی اسے کھانا شروع کرتے، ادھر ادھر ہاتھ نہ بڑھاتے۔ آپ ﷺ نے اس کی ممانعت فرمائی ہے کہ دوسروں کے سامنے رکھے ہوئے کھانوں پر ہاتھ چلایا جائے۔ عموماً بھوک رکھ کر کھانا کھاتے۔ فرمایا کرتے ''مومن کی شان یہ ہے کہ وہ غذا کم کھایا کرے۔'' بعض چیزوں سے آپ ﷺ کو زیادہ رغبت تھی۔ ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔

گوشت: حدیث کی کتابوں سے پتہ چلتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے بھیڑ، بکری، دنبہ، اونٹ، گائے، خرگوش، مرغ بٹیر اور مچھلی کا گوشت کھایا ہے۔ دست کا گوشت آپ ﷺ کو بہت پسند اور مرغوب تھا۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ کو دست کا گوشت فی نفسہٖ چنداں مرغوب نہ تھا، بلکہ امر واقعہ یہ ہے کہ چونکہ کئی کئی روز تک گوشت دستر خوان پر نہ ہوتا تھا۔ اس لئے جب کبھی مہیا ہو جاتا تو آپ ﷺ کی یہ خواہش ہوتی کہ جلد پک کر تیار ہو جائے۔ چونکہ دست کا گوشت جلد گل جاتا ہے۔ اس لئے آپ ﷺ اسی کو پسند فرماتے تھے۔ لیکن دوسری روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ علاوہ اس خوبی کے دست کا گوشت آپ ﷺ کو دوسرے حصوں سے زیادہ مرغوب تھا۔

ثرید: نبی کریم ﷺ کو ثرید بہت مرغوب تھا۔ آپ ﷺ اسے نہایت شوق سے تناول فرماتے اور

اس کی تعریف کرتے۔ ثرید بنانے کی ترکیب یہ تھی کہ روٹی کے ٹکڑے گوشت کے شوربے میں توڑ دیئے جاتے۔ آپ ﷺ دوسروں کھانوں پر اس کو فضیلت دیتے تھے۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ”مرد تو بہت کامل انسان بنے، عورتوں میں مریم بن عمران اور آسیہ فرعون کی بیوی کامل انسان ہوئیں اور عائشہؓ کو عورتوں پر ایسی فضیلت وفوقیت ہے جیسے ثرید کو دوسرے کھانوں پر۔

پنیر، حلوہ، شہد: حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی روایت ہے کہ تبوک کے موقعہ پر حضور ﷺ کی خدمت میں پنیر پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے چھری طلب کی اور اس سے بسم اللہ پڑھ کر پنیر کاٹا۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ آنحضور ﷺ کو حلوہ اور شہد مرغوب طبع تھے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے کہ شہد میں لوگوں کے لئے شفا ہے۔ اسی لئے وہ زیادہ پسند تھا۔ اس حدیث میں جس حلوے کا ذکر ہے وہ چھوہاروں کو دودھ میں پکا کر تیار کیا جاتا تھا۔

چھوہارا: چھوہارا آپ ﷺ کو بہت پسند تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا جس گھر میں چھوہارا نہ ہو، اس کے رہنے والے بھوکے ہیں۔ یزید بن الدعودؒ فرماتے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ آنحضور ﷺ کے دست مبارک میں جو کی روٹی کا ایک ٹکڑا تھا۔ آپ ﷺ نے اس پر چھوہارا رکھا اور فرمایا یہ اس کا سالن ہے۔

دودھ: آپ ﷺ دودھ کو بہت زیادہ پسند فرماتے تھے۔ کبھی خالص نوش فرماتے، کبھی اس میں پانی ملا لیتے۔ نبی کریم ﷺ نے چودہ سو سال پہلے جن غذاؤں کی افادیت بتائی۔ آج کی سائنس نے اس پر تحقیق کر کے ثابت کر دیا ہے کہ زندگی کی تندرستی کے لئے اسلام نے جن غذاؤں کی نشاندہی کی ہے وہ صحت اور حیات کے لئے لازمی ہیں۔ اب ہمارا بھی یہ فرض ہے کہ ہم اتنا کھائیں، جس سے زندگی کے دن آرام اور آسائش سے گزر سکیں۔ جینے کے لئے کھانا چاہئے نہ کہ کھانے کے لئے جینا چاہئے۔

(سیارہ ڈائجسٹ کا رسول نمبر ص۲۶۳ تا ۲۶۶)

سیدنا اسماعیل علیہ السلام وسیدتنا ہاجرہؓ سے عہد ختم نبوت تک

مولانا ماہر القادری نے اپنے سیاحت نامہ میں لکھا ہے: ”صفا مروہ میں سعی کے ساتھ سیدنا اسماعیل اور سیدتنا ہاجرہ سے لے کر عہد ختم نبوت کی پوری تاریخ نگاہوں کے سامنے پھر گئی۔“

صدری، بندی، فتوحی، لیلیٰ

کرتہ کے نیچے بنیان کے اوپر پہننے کی ”صدری“ جسے ”بندی“ بھی کہتے ہیں اس کا لغات میں املاء ”فتوحی کیا گیا ہے۔ اردو کے کسی غیر معروف شاعر کا مشہور شعر ہے:

سیاہ پوش جو کعبہ کو میں نے دیکھا ...... ہوا نہ ضبط تو چلّا اٹھا کہ یا لیلیٰ

انتخاب لاجواب

حافظ محمد انس

شریف زادہ کا انتقال: ایک دن محمد رفیع سودا کسی مشاعرے میں بیٹھے تھے۔ لوگ اپنی اپنی غزلیں پڑھ رہے تھے۔ ایک شریف زادہ کی بارہ یا تیرہ برس کی عمر تھی۔ اس نے غزل پڑھی۔ مطلع تھا ۔

دل کے پھپھولے جل اٹھے سینے کے داغ سے   اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

گرمی کلام پر سودا بھی چونک پڑے۔ پوچھا یہ مطلع کس نے پڑھا؟ لوگوں نے کہا حضرت یہ صاحبزادہ ہے۔ سودا نے بھی بہت تعریف کی۔ بہت مرتبہ پڑھوایا اور کہا کہ میاں صاحبزادے جوان تو ہوتے نظر نہیں آتے۔ خدا کی قدرت کہ انہی دنوں میں وہ لڑکا جل کر مر گیا۔ (کشت زعفران ص ۲۰)

ننگے سر کھانا، کھانا: ایک دن انشاء اللہ خاں انشاء نواب سعادت علی خاں کے ساتھ بیٹھے کھانا کھا رہے تھے اور گرمی سے گھبرا کر دستار سر سے اتار کر رکھ دی تھی۔ منڈا ہوا سر دیکھ کر نواب صاحب کی طبیعت میں چہل آئی۔ ہاتھ بڑھا کر پیچھے سے ایک دھول ماری۔ آپ نے جلدی سے ٹوپی سر پر رکھ لی اور کہا: سبحان اللہ! بچپن میں بزرگ سمجھایا کرتے تھے، وہ بات سچ ہے کہ ننگے سر کھانا کھائیں تو شیطان دھولیں مارتا ہے۔

بہت دور کی سوجھی: ایک دن میر انشاء اللہ خاں انشاء، شیخ قلندر بخش جرأت (جرأت نابینا تھے) کی ملاقات کو آئے۔ دیکھا تو سر جھکائے بیٹھے کچھ سوچ رہے ہیں۔ انہوں نے پوچھا کہ کس فکر میں بیٹھے ہو؟ جرأت نے کہا کہ خوب مصرع ہے، مگر جب تک دوسرا مصرع نہ ہوگا تب تک نہ سناؤں گا۔ نہیں تو تم دوسرا مصرع لگا کر پہلا بھی چھین لوگے۔ سید انشاء نے بہت اصرار کیا۔ آخر جرأت نے پڑھ دیا:

اس زلف پہ پھبتی شب دیجور کی سوجھی

سید انشاء نے فوراً کہا:

اندھے کو اندھیرے میں بہت دور کی سوجھی

جرأت ہنس پڑے اور اپنی لکڑی اٹھا کر مارنے کو دوڑے۔ دیر تک انشاء آگے آگے بھاگتے پھرے اور یہ پیچھے پیچھے ٹٹولتے پھرے۔

بہت اچھا رکھوں گا: ایک دن کسی آزاد فقیر نے سید انشاء سے پوچھا کہ باوا! آپ کا نام کیا ہے؟

جواب دیا انشاء اللہ۔ پوچھا آپ کے والد کا کیا نام تھا؟ جواب دیا ماشاء اللہ۔ پھر پوچھا کوئی صاحبزادہ ہے؟ جواب دیا نہیں۔ پھر پوچھا کوئی صاحبزادی ہے؟ جواب دیا: ہے۔ پوچھا اس کا نام کیا ہے؟ جواب دیا: بسم اللہ۔ آزاد نے کہا کہ بابا اب کے لڑکی ہو تو اس کا نام فی سبیل اللہ رکھنا۔ سید انشاء کو جواب نہ بن پڑا اور بہت جھینپے، مگر پھر بھی اتنا کہہ گزرے کہ بہت اچھا رکھوں گا۔

بیٹھ گئے: خواجہ حیدر علی آتش کے ایک شاگرد اکثر بے روزگاری کی شکایت سے سفر کا ارادہ ظاہر کیا کرتے تھے اور خواجہ صاحب اپنی آزادہ مزاجی سے کہا کرتے تھے کہ میاں کہاں جاؤ گے؟ دو گھڑی مل بیٹھنے کو غنیمت سمجھو اور جو خدا دیتا ہے اس پر صبر کرو۔ ایک دن وہ آئے اور کہا کہ حضرت رخصت کو آیا ہوں۔ فرمایا: خیر باشد، کہاں؟ انہوں نے کہا: کل بنارس کو روانہ ہوں گا۔ کچھ فرمائش ہو تو فرما دیجئے۔ آپ ہنس کر بولے: اتنا کام کرنا کہ وہاں کے خدا کو ہمارا بھی سلام کہہ دینا۔

وہ حیران ہو کر بولے کہ حضرت! یہاں اور وہاں کا خدا کوئی جدا ہے؟ فرمایا کہ شاید یہاں کا خدا بخیل ہے، وہاں کا کچھ سخی ہو۔ انہوں نے کہا: معاذ اللہ! آپ کے فرمانے کی یہ بات ہے؟ خواجہ صاحب نے کہا: بھلا سنو تو سہی جب خدا وہاں یہاں ایک ہے تو پھر ہمیں کیوں چھوڑتے ہو، جس طرح اس سے وہاں جا کر مانگو گے، اسی طرح یہاں مانگو، وہاں دے گا تو یہاں بھی دے گا۔ اس بات نے ان کے دل پر ایسا اثر کیا کہ سفر کا ارادہ موقوف کیا اور خاطر جمعی سے بیٹھ گئے۔

(کشت زعفران ص۲۴)

دو نمازیں: مولانا آزاد لکھتے ہیں کہ خواجہ حیدر علی آتش صاحب کی سیدھی سادی طبیعت اور بھولی بھالی باتوں کے ذکر میں میر انیس مرحوم نے فرمایا کہ ایک دن آپ کو نماز کا خیال آ گیا۔ کسی شاگرد سے کہا کہ بھئی ہمیں نماز سکھاؤ۔ وہ اتفاقاً فرقہ سنت جماعت سے تھا۔ اس نے ویسی ہی نماز سکھا دی اور یہ کہہ دیا کہ استاد! عبادات الٰہی جتنی پوشیدہ ہو اتنی ہی اچھی ہوتی ہے۔ جب نماز کا وقت ہوتا یہ حجرے میں جاتے یا گھر کا دروازہ بند کر کے اسی طرح پڑھا کرتے۔ میر دوست علی خلیل ان کے شاگرد خاص اور جلوت وخلوت کے حاضر باش تھے۔ ایک دن انہوں نے بھی دیکھ لیا۔ بہت حیران ہوئے۔ یہ نماز پڑھ چکے تھے۔ انہوں نے کہا کہ استاد! آپ کا مذہب کیا ہے؟ فرمایا: شیعہ۔ ہیں! یہ کیا پوچھتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ نماز سنیوں کی؟ فرمایا: بھئی میں کیا جانوں، فلاں شخص سے میں نے کہا تھا۔ اس نے جو سکھا دی سو پڑھتا ہوں۔ مجھے کیا خبر کہ ایک خدا کی دو نمازیں ہیں۔

(کشت زعفران ص۲۴،۲۵)

حضرت حافظ محمد ہاشم یا کیوالی کی رحلت

مولانا اللہ وسایا

۵رفروری ۲۰۲۱ءکو جامعہ حبیب المدارس یا کیوالی کے بانی مخدوم العلماء حضرت مولانا حبیب اللہ مرحوم کے صاحبزادہ اور موجودہ مہتمم حضرت مولانا پروفیسر محمد مکی کے برادر گرامی حضرت حافظ محمد ہاشم وصال فرمائے آخرت ہوئے۔ مرحوم ایک عابد، زاہد، باخدا انسان تھے۔ عمر بھر حکومت کی ملازمت کی، لیکن امانت ودیانت کے ایسے اعلیٰ معیار کو قائم رکھا کہ اب بھی ان کے رفقاء کاران کی دیانت کی قسمیں کھاتے ہیں۔ آپ اپنے والد گرامی کی یاد اور صدقہ جاریہ حبیب المدارس کے دل وجان سے آبیاری میں عمر بھر مصروف کار رہے۔ طلباء پر سراپا شفقت تھے۔ جامعہ کی بہی خواہی وترقی کے لئے ہمہ تن حاضر باش رہے۔ ایک عرصہ سے سینہ کی تکلیف میں بیمار تھے۔ اللہ تعالیٰ نے کرم کیا کہ تندرست ہوگئے۔ معمول کی زندگی گزار رہے تھے کہ وفات سے چند دن قبل بیماری عود کرآئی۔ ہسپتال لائے گئے لیکن اجل کے فرشتہ نے اپنا فرض ادا کیا۔ اگلے دن جامعہ میں جنازہ ہوا۔ تا حد نظر انسانوں کے سمندر کا مدوجزر تھا۔ جامعہ کے جنوب میں اپنی ذاتی زمین میں پیوند خاک ہوئے۔ کہتے ہیں کہ انسان جب زمین لیتا ہے تو اس انسان کے نام اس کا انتقال ہوجاتا ہے اور جب اس انسان کا انتقال ہوتا ہے تو وہ زمین کے بطن میں منتقل ہوجاتا ہے۔ اسی نقل وحرکت کا نام دنیا ہے۔ مرحوم کے جملہ پسماندگان کو حق تعالیٰ صبر جمیل اور اجر جزیل سے وافر حصہ نصیب فرمائیں اور مرحوم کی تربت سراپا بقعہ نور فرمادیں۔ آمین!

حضرت قاری عبدالرحمٰن کہروڑپکا کی رحلت

۶رفروری ۲۰۲۱ءکی شام جامعہ حفظ القرآن کہروڑپکا کے مہتمم مولانا قاری عبدالرحمٰن وصال فرما گئے۔ آپ حضرت قاری امیرالدین پانی پتی کے جانشین تھے۔ آپ نے نصرۃ العلوم گوجرانوالہ خیرالمدارس ملتان میں تعلیم حاصل کی۔ والد گرامی کی وفات کے بعد ان کے ادارہ کے تادم واپسیں مہتمم رہے۔ آپ ایک نظریاتی رہنما تھے۔ جمعیۃ علماء اسلام سے عمر بھر وابستہ رہے اور بڑا بھرپور کردار ادا کیا۔ اگلے دن مغرب کے بعد جامعہ اسلامیہ باب العلوم میں حضرت مولانا صاحبزادہ خلیل احمد سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کی امامت میں نماز جنازہ ہوئی اور پھر جامعہ حفظ القرآن میں ابدی نیند سوگئے۔ حق تعالیٰ مرحوم کو جنت میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائیں اور پسماندگان کو صبر جمیل نصیب ہو۔ آمین!

حضرت مسیح صلیب تو دیئے گئے، پر موت واقع نہ ہوئی کا جواب

مولانا محمد وسیم اسلم

اگر مرزا قادیانی اور اس کے پیروکار واقعہ صلیب کی تائید میں انجیل کو پیش کرتے ہیں تو اس کے یہ معنی ہیں کہ وہ تحریف شدہ کتاب سے، تصدیق شدہ قرآن مجید کی تردید کرتے ہیں۔ جو شخص ایسی کتاب سے جس کی صداقت یقیناً مشتبہ ہے، کلام مجید کی تردید کرے، وہ کبھی مسلمان نہیں کہلایا جاسکتا۔

ممکن ہے اس کا جواب یہ دیا جائے کہ مسیح اگر صلیب پر قضاء کر گیا ہو، تا یہ کہا جاسکتا تھا کہ اس کو صلیب دیا گیا۔ مگر چونکہ مسیح کی موت صلیب پر واقع نہیں ہوئی، لہٰذا ہرگز نہیں کہا جاسکتا کہ مسیح کو صلیب دی گئی۔ اسی لئے قرآن میں ''ما صلبوہ'' کے الفاظ آئے ہیں۔ ممکن ہے کہ اس جواب کو کوئی مرزائی صحیح کہہ سکے۔ لیکن جس کے سر میں ذرا بھی دماغ اور دماغ میں کچھ بھی عقل ہوگی وہ کبھی اس کو شافی جواب نہیں کہہ سکتا۔ کیونکہ زید کو اگر زہر دیا جائے اور اس پر تمام آثار زہر کے نمودار ہوں، مگر اس کی موت واقع نہ ہو تو کوئی صحیح الدماغ ہرگز یہ نہ کہے گا کہ زید کو زہر نہیں دیا گیا۔ اسی طرح ''ما صلبوہ'' کی ایسی تاویل کرنا محض پیروان مرزا کا ہی کام ہے۔

مرزا قادیانی نے حضرت مسیح کے متعلق یہ تحریر کیا کہ: ''جب وہ صلیبی زخموں سے اچھا ہو گیا تو وہ کشمیر میں بنی اسرائیل کے خوف سے بھاگ آیا۔'' (الہدیٰ ص۱۰۹، خزائن ج۱۸ ص۳۶۱)

اب ہم دریافت کرتے ہیں کہ کیا خاصان خدا کا یہی شیوہ ہونا چاہئے؟ کیا کبھی کوئی مامور من اللہ جس قوم یا ملک میں بھیجا گیا ہے۔ اس نے جان کے خوف سے اس قوم و ملک کی ہدایت سے جس میں وہ مبعوث ہوا، کبھی منہ موڑا ہے؟

ہمارے نزدیک خوف و ہراس کمزور ایمان کی دلیل ہے۔ کلام مجید میں خاصان خدا کی ایمانی قوت کا ان الفاظ میں تذکرہ کیا گیا ہے ''ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون'' پھر یہ کس طرح ممکن تھا کہ جناب مسیح، پیغمبر و رسول خدا ہوتے ہوئے، جس کام کے لئے، جس قوم و ملک میں پیدا ہوئے اس سے منہ موڑ کر محض جان کے خوف سے مرغزار کشمیر کی سیر میں مبتلا ہو جاتے اور کبھی تا بہ زیست واپسی کا قصد نہ فرماتے۔ معمولی انسان جب کسی بات کا عہد کر لیتے ہیں تو دم آخر تک اس کو نباہ دیتے ہیں۔ لہٰذا ڈر کے مارے کشمیر بھاگ گئے۔ مسیح کے متعلق قادیانی نظریہ سراسر کافرانہ ہے۔ اسی پر ممکن ہے کہ قادیانی کہیں کہ انبیاء علیہم السلام نے اپنے

شہروں سے ہجرت کی۔ ٹھیک ہے کی اور ضرور کی۔ لیکن وہ ہجرت تبلیغ کے لئے تھی۔ حالات سے ڈر کر نہ تھی۔ جہاں انبیاء ہجرت کر کے گئے۔ وہاں تبلیغ سے ایسا ماحول بنا کہ پھر فاتح بن کر اپنے مرکز میں واپس آئے۔

یہاں پر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کا یہ فرمانا کتنا صحیح ہے اور برموقعہ ہے کہ انبیاء جہاں سے ہجرت کریں یا تو وہ قوم عذاب میں مبتلا ہوتی ہے جیسا کہ نوح علیہ السلام کی قوم یا اگر اس قوم پر نبی کی ہجرت کے بعد عذاب نہ آئے تو وہ نبی پھر فاتح بن کر اس قوم پر لوٹتا ہے، جیسے رحمت عالم ﷺ۔

پس مسیح علیہ السلام کے بعد یہودیوں پر عذاب نہ آیا۔ لہٰذا اس لئے وہ اسی جگہ دوبارہ فاتح بن کر آئیں گئے۔ یہی معنی ہے ''یکون حکماً عدلاً'' کہ مسیح علیہ السلام بعد از نزول عادل حاکم ہوں گے۔ غرض قادیانی دعویٰ کہ ڈر کے مارے فلسطین سے مسیح کشمیر میں آگئے۔ ایسا قادیانی مؤقف ہے کہ یہودی، مسیحی اور مسلمانوں میں سے کوئی ایک بھی اس کو صحیح قرار نہیں دیتا۔

حیدرآباد میں سات افراد نے قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کرلیا

حیدرآباد کے علاقہ پاکٹ کالونی پولیس کوارٹرز ذکریا مسجد سائیٹ ایریا میں قادیانی خاندان کے سات افراد نے مفتی محمد اصغر، بھائی لیاقت، محمد ارشد، مولانا عبداللہ کی کاوش سے قادیانیت اور مرزا غلام احمد قادیانی پر لعنت بھیج کر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے حیدرآباد کے مبلغ مولانا توصیف احمد کے ہاتھ پر اسلام قبول کرلیا۔ ان کے نام یہ ہیں:

(۱) محمد رشید بن محمد عباس، (۲) زوجہ رشید بنت مقبول، (۳) بنت رشید، (۴) شعبان بن رشید، (۵) ناصر بن رشید، (۶) ذیشان بن رشید، (۷) شاہد بن رشید۔ ان نومسلمین حضرات نے اقرار کیا کہ آج کے بعد ان کا مرزا قادیانی یا قادیانی ذریت سے کوئی تعلق نہیں، ہم نبی کریم حضرت محمد مصطفی ﷺ کو غیر مشروط طور پر اللہ کا آخری نبی تسلیم کرتے ہوئے، ان کے بعد تمام مدعیان نبوت کو ان کے قول میں جھوٹا سمجھتے ہیں اور ان پر لعنت بھیجتے ہیں۔ آخر میں تمام مسلمانوں کی طرف سے مبارک باد پیش کی گئی اور ان کے لئے استقامت کی دعا کی گئی۔

سرگودھا میں قادیانی کا قبول اسلام

محمد اسلم منگلا ریٹائرڈ۔ پی ٹی چک ۱۶۸/۱۷ شمالی چک منگلا سلانوالی ضلع سرگودھا جو کہ قادیانی تھا مولانا محمد خان منگلا کے ہاتھ پر قادیانیت سے تائب ہو کر مرزا قادیانی کو کافر قرار دے کر اسلام قبول کر لیا اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

گاہے گاہے باز خواں ایں قصہ پارینہ را

انتخاب: مولانا عتیق الرحمٰن

ایک خدا رسیدہ عورت کے خواب میں مرزا قادیانی کی زیارت

ایک مولوی عبدالجبار صاحب جٹ ڈاٹر سکنہ کپاڑے کلاں تحصیل ننکانہ ضلع شیخوپورہ نے ایک خط لکھا کہ میں موضع عیئو آنہ چک نمبر۲۷۳ تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد (لائل پور) میں پہنچا۔ وہاں ایک مولوی بنام سید محمد امام مسجد قادیانی مشن کی تبلیغ کرتا رہتا ہے۔ تبلیغ کے اثر سے چند آدمی بھی اس کے ہم راہی ہو گئے۔ ان ہم راہیوں کی جماعت سے مسمی تمبر نمبردار دیہہ کی عورت بھی اس کے کہنے سے مرزائیہ ہوگئی۔ اس عورت نے مولوی سید محمد کو کہا کہ مجھے کوئی وظیفہ بتایئے جس سے مجھ کو مرزا قادیانی کی زیارت ہو جاوے۔ اس نے کہا کہ تم فلاں درود شروع کرو۔ چنانچہ اس کے کہنے پر اس نے درود شروع کر دیا۔ چند راتوں کے ورد کرنے کے بعد ایک رات کو اس نے خواب میں دیکھا کہ مرزا قادیانی.....کھا رہے ہیں۔ چنانچہ اسی حالت میں اس کو زیارت نصیب ہوئی۔ اس وقت وہ عورت جاگی اور استغفار پڑھنا شروع کیا۔ صبح کو مولوی سید محمد کے روبرو اس نے واقعہ بیان کیا۔ مولوی صاحب نے بھی سر تسلیم خم کیا اور حیران ہو کر چپ ہوئے۔ عورت نے مرزائی مذہب سے توبہ کا اظہار کیا۔ پھر مولوی صاحب بولے کہ تم کو شیطان نے بہکایا ہوگا۔ مذہب چھوڑنا نہ چاہئے۔ عورت نے انکار کیا۔ مرزائیو! خدا کے واسطے اس برے عقیدے سے توبہ کرو۔ ورنہ قیامت کے دن بارگاہ ایزدی میں کیا جواب دوگے۔ والسلام! ہمارا کام تو کہنا ہے بھائی۔ اگر مانو تمہاری ہے بھلائی۔

الراقم: خادم قوم مولوی دین محمد مبلغ انجمن اسلامیہ شرقپور

(رسالہ تائید الاسلام لاہور مورخہ ۱۵/اپریل ۱۹۲۵ء)

مراسلۂ بغداد شریف

ہم نے اپنے معزز دوست محمد دولت خان کی معرفت اپنے کرم فرما بھائی خان بہادر محمد عمر دراز خان کی خدمت میں چند رسالے بھیجے تھے۔ چنانچہ محمد دولت خان کو خان بہادر صاحب لکھتے ہیں: ’’مکرمی دوست خان! نہایت ممنون ہوں۔ مبلغ دس روپے ارسال ہیں۔ لاہور ان کو بھجوا دیں۔‘‘ رسالے کی کاپیاں موصول ہوئیں۔ دوبارہ ’’تردید نبوت قادیانی‘‘ کیا عرض کروں۔ امید ہے چند کاپیاں بک ہو جائیں گی۔ میری طرف سے یہ رقم ارسال کرتے ہوئے مولوی پیر بخش صاحب کو مطلع کریں کہ خلیفہ قادیانی نے بذات خود دمشق اور سوریا میں چند ایک رؤسا و اشراف بغداد کے روبرو یہ فریاد کی ہے کہ: ’’بغداد میں عمر دراز خان نامی

ایک ہندوستانی ہماری احمدیہ جماعت کو پھلنے پھولنے نہیں دیتے۔‘‘

والحال مجھے یہ توقع تھی کہ خلیفہ قادیانی بشیر محمود میرا شکریہ ادا کرتا۔ کیونکہ میری ناچیز کوششوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کے مکروہ مریدآرام سے رہ گئے۔ ورنہ اگر وہ تبلیغ مذہب خود کرتے یا کرنے کی کوشش کرتے تو جو ان کا حال عرب کرتے وہ خدا کو معلوم ہے۔ قادیانی ہندوستانیوں کو (جوسادہ لوح اور نادیدہ اسلام کے عاشق ہیں) دھوکا دے سکتے ہیں۔ عربیوں کو خواہ وہ عراقی ہوں یا حجازی۔ سوری ہوں یا مصری، ہرگز ہرگز دھوکا نہیں دے سکیں گے۔ یہاں کا ایک چوڑھا اور مہتران کے خلیفہ سے یقیناً اچھی عربی جانتا ہے اور کسی غیرعربی کی دینی مسائل میں متابعت کرنا نہ صرف اخلاق ودینی جرم سمجھتا ہے بلکہ اپنی کمال ہتک تصور کرتا ہے۔ حتیٰ کہ موت کو ترجیح دیتا ہے۔ (ماہنامہ تائیدالاسلام لاہور بابت ماہ اگست ۱۹۲۵ء ص ۱۶)

ایک پورے خاندان کا مرزائیت سے توبہ کرنا

۱۷/اگست ۱۹۲۵ء کو ایک شخص مسمی محمد شعبان دوکاندار کوہ مری کا جو چند سال سے مرزائیوں کے دام تزویر کا شکار ہوکر مرتد ہوگیا تھا، انتقال ہوگیا۔ تمام اہالیان کوہ مری خاکسار کے کہنے سے اس بات پر متفق ہوگئے کہ نہ اس کا جنازہ پڑھا جائے اور نہ اہل اسلام کے قبرستان میں دفن کیا جائے۔ اس پر مرحوم کے لواحقین اور متعلقین خاکسار کے پاس آئے اور چار معتبر اشخاص نے حلفیہ شہادت دی کہ مرحوم نے عرصہ ہوا مرزائیت سے توبہ کی تھی۔ چنانچہ اس شہادت کی رو سے اس کا جنازہ پڑھا گیا اور ۲۱/اگست ۱۹۲۵ء کو مرحوم کے خاندان کی مستورات نے گھر پر اور مردوں نے جامعہ حنفیہ کوہ مری میں نماز جمعہ پر مرزائیت سے توبہ کی۔ نیز اسی جامعہ حنفیہ میں ۲/محرم الحرام کو ایک سوداگر مسمی شیخ عبدالصمد بھی خاکسار کے ہاتھ پر مرزائیت سے تائب ہوا۔ تحریری توبہ نامہ میرے پاس موجود ہے۔

محمد عبداللہ میر منشی سیکرٹری انجمن تائیدالاسلام کوہ مری

(ماہنامہ تائیدالاسلام لاہور بابت ماہ ستمبر ۱۹۲۵ء ص ۱۴)

مولوی اللہ دتہ فاضل قادیانی کا بحث سے گریز اور مسلمانوں کی فتح عظیم

مولوی قاضی محمد شریف صاحب موضع سیریعہ سے بذریعہ کارڈ اطلاع دیتے ہیں کہ مولوی اللہ دتہ کے باپ نے خود ہی تمام مسلمانوں کو کہا کہ میرا بیٹا مرزا قادیانی کی صداقت پر بحث کرے گا۔ تم اپنا کوئی مولوی بلالو۔ ہم نے مولوی نادر علی کو گرہ شنکر سے بلایا۔ مگر افسوس جب مولوی نادر علی پہنچے تو مولوی اللہ دتہ جالندھری حال قادیانی بھاگ گئے اور اپنے سسرال کے ہاں چلے گئے۔ جس کی وجہ یہ تھی کہ مولوی اللہ دتہ انہی مولوی نادر علی سے گرہ شنکر میں شکست کھاچکے تھے۔ اب مقابلہ کی جرأت نہ ہوئی۔

محمد پیر بخش، سیکرٹری انجمن تائیدالاسلام لاہور

(ماہنامہ تائیدالاسلام لاہور بابت ماہ ستمبر ۱۹۲۵ء ص ۱۴)

ننگرپارکر تھرپارکر میں قادیانیوں کی قرآن مجید کی توہین

مولانا محمد حنیف سیال

ننگر پارکر ضلع مٹھی تھرپارکر سے چند کلومیٹر دور سرحد کے قریب کونبھاس نامی ایک گاؤں ہے۔ پاکستان بننے کے بعد ۱۹۶۵ء سے قادیانیوں نے دجل وفریب کا لبادہ اوڑھے ہوئے ہندوستانی سرحد کے ساتھ منظم منصوبہ بندی کے ذریعے اپنے اثرات قائم کرر کھے ہیں۔ برطانوی استعمار کا یہ خودکاشتہ پودا آج بھی سامراجی قوتوں کے لئے عالمی جاسوس گروہ کا کردارادا کررہا ہےاور سرحدات کے ساتھ ساتھ اپنے اثر رسوخ کوفروغ دینا اس کی مخصوص حکمت عملی کا ایک حصہ ہے۔ایسٹ انڈیا کمپنی کے فارمولے آپس میں لڑاؤ اور حکومت بچاؤ کے تحت قادیانی تھرپارکر میں ہندواور مسلم فسادات کرانے کی سازش کرتے رہتے ہیں۔ جیسا کہ ۵رجنوری ۲۰۱۸ء میں دو ہندو دلیپ اور چندر مہیش کا قتل کیا گیا۔ ایسے ہی ایک بار پھر ہندواور مسلم فساد بھڑکانے کے لئے ایک ناپاک حرکت کی گئی۔ ۲۳رنومبر ۲۰۲۰ء کونبھاس گاؤں جہاں ایک طرف مسلم آبادی ہے تو ایک طرف ہندو آبادی ہے۔لیکن قادیانی سنٹر کے قریب قرآن مجید کو آگ لگا کر جھاڑیوں میں پھینک دیا۔اس ناپاک حرکت پر مقامی لوگ جمع ہوئے۔ جب مسلمانوں نے دریافت کرنے کے لئے قادیانیوں کے سنٹر کا رخ کیا تو قادیانی ملزم طارق اور صفوان دوسری طرف موٹرسائیکل پر سوار ہوکر بھاگ گئے۔ ہزاروں لوگ ننگرپارکر تھانے پر جمع ہو گئے۔ بالآخر ۲۵رنومبر ۲۰۲۰ء کو طارق اور صفوان قادیانی پر ایف.آئی.آر درج کی گئی۔ طارق قادیانی کی گرفتاری عمل میں لائی گئی ہے۔لیکن صفوان قادیانی تاحال روپوش ہے،جس پر تمام مکاتب فکر کے علماء کرام، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور پوری قوم سراپا احتجاج ہے۔

حکومت کو چاہئے کہ تھرپارکر میں قادیانیوں کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھی جائے۔ یہ قادیانی پے درپے ہندو، مسلم فسادات کرانے کی سازش کرتے رہتے ہیں جو پاکستان کی سالمیت کے لئے سنگین خطرہ بن سکتی ہے۔قادیانی صرف اسلام دشمن نہیں بلکہ پاکستان کے بھی دشمن ہیں۔قادیانی گروہ شاعرمشرق علامہ محمد اقبال کے قول ''قادیانی اسلام اور ملک دونوں کے غدار ہیں'' کے اتم مصداق ہیں۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ

لیکن اس خطرہ کے اصل حریف اور ایمانی دعوت کے علمبردار حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ ہیں جو ۲۱ھ میں پیدا ہوئے۔ان کے والد یسار مشہور صحابی حضرت زید بن ثابتؓ کے آزاد کردہ غلام تھے اور خود انہوں نے حضرت ام سلمہؓ کے گھر میں پرورش پائی تھی۔ (دعوت وعزیمت ج۱ص۷۱)

تبصرہ کتب

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے ...... مبصر: مولانا اللہ وسایا

سوانح مولانا تاج محمود، مصنف: صاحبزادہ طارق محمود، صفحات: ۳۵۸، قیمت: ۲۰۰ (علاوہ ڈاک خرچ)، ناشر: مجلس رائے پوری مدنیہ ٹاؤن فیصل آباد 0300-2421646، ملنے کا پتا: صاحبزادہ حافظ مبشر محمود خطیب مرکزی جامع مسجد محمود ریلوے کالونی فیصل آباد 0300-6606990، دفتر ختم نبوت نواز ٹاؤن سرگودھا روڈ فیصل آباد مولانا عبدالرشید 0301-7224794

ہمارے مخدوم گرامی، مجاہد ملت و مفکر ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود کی سوانح حیات آپ کے صاحبزادہ مخدوم محترم جناب صاحبزادہ طارق محمود نے ۲۰۰۰ء میں شائع کی تھی۔ صاحبزادہ صاحب نے اپنے والد گرامی کی سوانح کیا لکھی کہ آب دار موتیوں کی تاب دار مالا تیار کر دی۔ اس خوب صورت اور جامع کتاب کو اوّل سے آخر تک مربوط ہی نہیں بلکہ باہم دگر پیوست واقعات کو ایسی ترتیب وتہذیب سے جمع کیا جس نے اپنے اندر ایسی جاذبیت پیدا کر دی تھی کہ جو کتاب کو پڑھنا شروع کرتا بس اسے بتمام وکمال پڑھے بغیر چارہ نہ رہتا۔ یہ کتاب صرف حضرت مولانا تاج محمود کی سوانح ہی نہ تھی بلکہ تحریک پاکستان تحریک ہائے ختم نبوت اور تحریک نظام مصطفیٰ کی جامع تاریخ بھی تھی۔ اس کے ذیل میں اتنے اہم اور قومی واقعات اور تذکرے شامل ہو گئے کہ گویا پون صدی کی تاریخ قلم بند ہو گئی۔ جس صاحب ذوق نے اس کتاب کو پڑھا عش عش کر اٹھا۔ اس کتاب کو شائع ہوئے بیس سال ہو گئے۔ اب یہ نایاب ہو گئی تھی۔ اس سے دلی خوشی ہوئی کہ اسے دوبارہ مجلس رائے پوری فیصل آباد نے شائع کر دیا۔ یہ ایک قومی وتاریخی دستاویز ہے۔ اسے منظر عام پر دوبارہ لانا ایک قومی فریضہ تھا۔ جو مجلس رائے پوری فیصل آباد نے سرانجام دیا۔ اس پر وہ مبارک باد کے مستحق ہیں۔ خوب صورت ٹائٹل طباعت وجلد بندی معیاری۔ امید ہے شائقین قدردانی کریں گے۔

قطب الاقطاب شیخ الحدیث نمبر، ترتیب: حضرت مفتی خالد محمود، صفحات: ۱۶۷، قیمت: درج نہیں، ملنے کے پتے: مکتبہ اقراء، ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی، ادارہ اسلامیات ۱۹۰/انارکلی لاہور۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی قدس سرہ کی حیات وخدمات پر ۱۹۸۶ء میں اقراء ڈائجسٹ کی انتظامیہ نے دو ماہ کے شمارہ جات کو قطب الاقطاب نمبر کا نام دے کر شائع کیا۔ ان شماروں میں اکابرین کے مضامین کو شامل کیا گیا تھا۔ تاہم بعض اکابرین کے مضامین ان میں شامل نہ ہو سکے۔ اب ان تمام

مضامین کو یکجا کر کے کتابی شکل میں شائع کیا گیا ہے۔اس کتاب کو مولانا ابوالحسن علی ندوی، مولانا محمد منظور نعمانی، مولانا محمد یوسف لدھیانوی، مولانا یوسف متالا، مولانا مفتی محمد تقی عثمانی اور دیگر مشائخ کی تحریرات سے مزین کیا گیا ہے۔اس کتاب میں حضرت گنگوہی، حضرت سہارنپوری اور مولانا الیاس سے متعلق مضامین بھی شامل کئے گئے ہیں۔گویا کہ یہ حضرت شیخ الحدیث کے حالات پر ایک جامع دستاویز تیار کی گئی ہے۔کتاب کی تیاری میں عمدہ کاغذ استعمال کیا گیا ہے اور ٹائٹل جاذب نظر ہے۔حضرت شیخ الحدیث کے وصال کے بعد اقراء روضۃ الاطفال کے ترجمان اقراء ڈائجسٹ کا نمبر شائع کرنے کا اہتمام حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان شہید نے کیا۔اب ماضی قریب میں حضرت شیخ الحدیث کے خلیفہ اجل مولانا یوسف متالا کے حکم پر دوبارہ کتابی بڑے سائز پر شائع کرنے کا اہتمام اقراء راضۃ الاطفال کے ناظم عمومی حضرت مولانا مفتی خالد محمود نے کیا ہے اور بڑی کامیابی سے اپنی کشتی کو ساحل مراد پر براجمان کیا۔اس پر ہم ان کو مبارکباد پیش کرتے ہیں کہ ایک تاریخی دستاویز کو دوبارہ منظر عام پر لا کر انہوں نے تاریخی کارنامہ سرانجام دیا ہے۔اس پر لائق تبریک و تحسین ہیں۔

قادیانیوں کو دعوت فکر، مؤلف: جناب عطاء محمد جنجوعہ، صفحات:۲۰۸، قیمت: درج نہیں، ملنے کا پتا: مکتبہ ابن احمد فیصل کالونی جھاوریاں ضلع سرگودھا 03024673969۔

مصنف جناب عطاء محمد جنجوعہ فاضل شخصیت ہیں۔زندگی بھر پڑھنے پڑھانے سے آپ کا تعلق رہا۔آپ ہفت روزہ ''الاعتصام'' لاہور میں گاہے بگاہے حالات حاضرہ کے ساتھ قادیانی فتنہ کے عقائد وعزائم پر لکھتے رہے۔ ڈیڑھ درجن کے قریب آپ نے مختلف عنوانات پر جامع مضامین تحریر کئے جو قادیانی فتنہ سے متعلق تمام موضوعات پر مشتمل ہیں۔سمجھانے کا طریق عمدہ اور سہل ہے۔زبان سادہ اور سنجیدہ ہے۔بات کرنے کا ڈھنگ قابل ستائش ہے۔کاغذ، طباعت اور جلد انتہائی اعلیٰ اور نفیس ہے۔اچھی کتابوں میں شاندار اضافہ کا نام یہ کتاب ہے۔

گڈ اور بیڈ پروپیگنڈہ کرنے والا طبقہ، تالیف: مولانا سہیل باوا، صفحات:۱۰۸، قیمت: درج نہیں، ملنے کا پتا: ختم نبوت اکیڈمی لندن ومکتبہ عزیزیہ سلام کتب مارکیٹ بنوری ٹاؤن کراچی!

فتنہ قادیانیت کے خلاف ایک بھرپور آواز کا نام جناب عبدالرحمٰن یعقوب باوا ہے۔آپ کے جواں سال باہمت صاحبزادے، جامعہ علوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی کے فاضل مولانا سہیل باوا ہیں، جنہیں جوان باوا کہنا زیادہ صحیح ہوگا۔حق تعالیٰ نے فتنہ قادیانیت کے خلاف کام کرنے کے لئے والد صاحب والا جذبہ بلکہ جوان جذبہ عطاء کیا ہے۔مختلف اوقات میں آپ نے قادیانیوں کے خلاف وقتی ضرورتوں کے تحت تیس کے قریب جو مختصر اور جامع کالم لکھے ان کے مجموعہ کا نام یہ کتابچہ ہے جو متنوع موضوعات پر مشتمل ہے۔کتاب کا عنوان بھی ایک مضمون کے سرنامہ سے لیا گیا ہے۔خوب صورت دیدہ زیب کتابچہ ہے۔

سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس پچنند

جناب ملک خالد مسعود

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۲۸ فروری ۲۰۲۱ء کو نویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس موضع پچنند موجودہ تحصیل لاوہ ضلع چکوال میں بڑی شان وشوکت کے ساتھ منعقد کی گئی۔ کانفرنس کی تیاری کے سلسلہ میں مقامی امیر ورکن مرکزی مجلس شوریٰ مولانا عبیدالرحمٰن انور اور تحصیل لاوہ کے امیر مفتی اسد محمود کی قیادت میں دن رات تحصیل تلہ گنگ، تحصیل لاوہ اور تھانہ چکڑالہ کے علماء کرام نے خوب محنت کی۔ اس دفعہ کانفرنس کی اہم بات یہ تھی کہ تلہ گنگ اور لاوہ کی تاجر تنظیموں نے آپس میں مشاورت کے بعد تمام تاجروں کو دعوت دی کہ کانفرنس کے دن سب لوگ اپنا کاروبار بند رکھیں اور کانفرنس میں شریک ہوں پاکستان کی تاریخ کا یہ انوکھا واقع ہے کہ کانفرنس کے دن کسی تاجر نے اپنی دکان نہیں کھولی اور مکمل ہڑتال کر کے کانفرنس میں شرکت کی۔

لوگوں نے کانفرنس میں جوق در جوق انفرادی اور اجتماعی قافلوں کی صورت میں شرکت کی۔ قافلوں کی صورت میں شرکت کے لئے مختلف ٹرانسپورٹ کمپنیوں شکرال ٹریولز، سواں ویلی اور الشیخ ٹریولز نے لوگوں کو کانفرنس میں لے جانے کے لئے مفت سروس مہیا کی۔

کانفرنس موضع پچنند میں عالمی مجلس تحفظ نبوت کی اپنی نئی خریدکردہ جگہ بارہ کنال پر منعقد کی گئی۔ کانفرنس کا آغاز دن ایک بجے نائب امیر مرکزیہ حضرت مولانا صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد کی صدارت میں ہوا۔ افتتاحی دعا سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ حضرت مولانا صاحبزادہ خواجہ خلیل احمد نے کرائی۔ قاری نور محمد نے تلاوت کی۔ آپ ﷺ کے حضور نذرانہ عقیدت مصعب عمیر فاروقی اور شعیب عباس کچھی نے پیش کیا۔ نقابت کے فرائض قاری فضل محمود کاشف نے ادا کئے۔ مولانا عبیدالرحمٰن انور نے کانفرنس کی غرض وغایت بیان کی اور یہ بتایا کہ الحمدللہ! اب تک ۳۰ کے قریب قادیانی مسلمان ہوچکے ہیں۔

پہلا بیان جناب عرفان محمود برق کا تھا، جنہوں نے قادیانیوں کی کتابوں کے حوالہ جات سے قادیانی دجل کو بے نقاب کیا، بعدازاں پچنند کے نومسلم نوجوان نقیب الرحمٰن نے بھی کانفرنس سے خطاب کیا۔ علاوہ ازیں حضرت مولانا نور محمد ہزاروی، بریلوی مکتبہ فکر کے عالم مولانا صابر ایوب، نوجوانوں کے دلوں کی دھڑکن جناب شہیر حیدر سیالوی، خطیب نکتہ دان حضرت مولانا محمد رفیق جامی، حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ کے ایمان پرور بیانات ہوئے۔ خصوصی بیان میں مولانا اللہ وسایا نے فرمایا کہ ہر طرف سے خبریں

آ رہی ہیں کہ لوگ قادیانیت کو ترک کر کے محمد عربی ﷺ کی غلامی میں آ رہے ہیں۔ وہ دن دور نہیں کہ جب پوری روئے زمین پر ایک بھی قادیانی باقی نہیں رہے گا۔ ان شاء اللہ!

نائب امیر مرکزیہ صاحبزادہ مولانا خواجہ عزیز احمد نے کانفرنس کے انعقاد کے سلسلہ میں محنت کرنے والے علماء کرام، کارکنان اور دیگر ان تمام رجال کار کا شکریہ ادا کیا، جنہوں نے اس کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے شب و روز محنت کی۔ خصوصاً عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور بزم شیخ الہند کے علماء کرام۔

حضرت خواجہ خلیل احمد، حضرت خواجہ عزیز احمد اور حضرت مولانا اللہ وسایا کو مذکورہ کانفرنس کی سرپرستی کرنے اور ہر سال باقاعدہ تشریف آوری پر خراج تحسین اور شیلڈز پیش کی گئیں۔

کانفرنس میں پیش کردہ قراردادیں

قاری فضل محمود کاشف نے درج ذیل قراردادیں پیش کیں جو مجمع کی بھرپور تائید سے منظور کی گئیں:

۱...... مسلمانوں کا یہ عظیم اجتماع حکومت وقت سے مطالبہ کرتا ہے کہ گستاخ رسول حکومت فرانس کے سفیر کو ملک بدر کیا جائے اور ان سے تمام سفارتی تعلقات ختم کئے جائیں۔

۲...... وہ تمام گستاخان رسول جو پاکستان کی مختلف جیلوں میں قید ہیں ان کے خلاف قانونی کارروائی کر کے انہیں کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

۳...... کچھ عرصہ سے ملک کے مختلف مقامات سے خلیفہ بلافصل حضرت ابوبکر صدیقؓ کی توہین و گستاخی کی جارہی ہے جس کا مقصد ملک میں فرقہ واریت کو ہوا دینا ہے حکومت پاکستان ان عناصر کو لگام ڈالے۔

۴...... ملک کے فیصلہ ساز اداروں اور کلیدی عہدوں پر فائز قادیانی افسروں کو برطرف کیا جائے۔

۵...... موضع دوالمیال کی جامع مسجد جو عرصہ دراز سے بند ہے اس کو کھول کر اکثریتی آبادی مسلمانوں کے حوالے کی جائے۔

۶...... بچنند کی ووٹر لسٹوں میں کچھ قادیانیوں کے نام بطور مسلمان رجسٹرڈ ہیں ہمارا مطالبہ ہے کہ قادیانیوں کو مسلمانوں کی ووٹر لسٹوں سے خارج کیا جائے۔

۷...... بچنند و مرادوند کی اکثریتی آبادی مسلمان ہے لیکن یہاں نمبردار قادیانی ہے جو اکثر موقعوں پر مسلمانوں کو پریشان کرتا ہے علاقہ کے مسلمان ضلعی و تحصیلی انتظامیہ کے سامنے اپنا یہ مطالبہ لے کر گئے لیکن تاحال ان کی دادرسی نہیں ہورہی ہے یہ عظیم الشان اجتماع مطالبہ کرتا ہے قادیانی نمبردار کو فی الفور برطرف کر کے مسلمان پتی دار کو نمبردار مقرر کیا جائے۔

آخر میں حضرت مولانا خواجہ خلیل احمد مدظلہ کی دعا کے ساتھ یہ کانفرنس بخیریت اختتام پذیر ہوئی۔

سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس سرائے نورنگ

مولانا محمد ابراہیم ادہمی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لکی مروت کے زیر اہتمام ۱۵رویں سالانہ عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس ۱۷رجنوری ۲۰۲۱ء بروز اتوار کو قلعہ گراونڈ نورنگ میں منعقد ہوئی۔اس کی کامیابی کے لئے مجلس کے تمام ذمہ داران شیخ الحدیث حضرت مولانا حسین احمد، مولانا مفتی عبدالغفار، مولانا عبدالرحیم، مولانا مفتی ضیاء اللہ، مولانا محمد طیب طوفانی، صاحبزادہ آمین اللہ جان، ماسٹر مولانا عمر خان، حافظ انور علی اور راقم الحروف سمیت دیگر ساتھیوں نے دن رات ایک کر کے ۲۷،۳ چھوٹے بڑے پروگرامات کئے۔ فالحمدللہ!

کانفرنس کی پہلی نشست کا آغاز صبح دس بجے سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ صاحبزادہ مولانا خواجہ خلیل احمد مدظلہ کی صدارت اور قاری ذبیح اللہ ادہمی کی تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔نقابت کے فرائض مولانا مفتی ضیاء اللہ اور راقم نے ادا کئے۔صفدر برکی، ابراہیم خلیلی نے نعتیہ کلام پیش کیا۔صوبائی مبلغ مولانا محمد عابد کمال، مفتی عظمت اللہ سعدی، مولانا محمود الرحمٰن، مولانا مفتی عبدالغنی، مولانا پیر عبدالصبور نقشبندی، مولانا سمیع اللہ مجاہد، مولانا عبدالوکیل، مولانا بشیر احمد حقانی، مولانا مفتی سعدالدین سمیت کئی علمائے کرام کے بیانات ہوئے۔

بعد نماز ظہر دوسری نشست عالمی مجلس کے نائب امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد دامت برکاتہم العالیہ کی صدارت میں مولانا قاری محمد نعمان کی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوئی۔لکی مروت کے ضلعی ناظم اعلیٰ مولانا عبدالرحیم نے کلمات تشکر ارشاد فرمائے۔ بعدازاں مرکزی قائدین مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا مفتی راشد مدنی رحیم یار خان، مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی پشاور، مولانا محمد انور رکن قومی اسمبلی، شیخ الحدیث مولانا احمد سعید سمیت دیگر کئی حضرات کے اہم بیانات ہوئے۔

علماء کرام کی قیادت میں پورے صوبہ سے ہزاروں افراد نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ دینی مدارس کے علماء وطلباء، سکول کالجز اور یورنیورسٹی کے اساتذہ وسٹوڈنٹ، تاجر برادری، معززین علاقہ، سیاسی وسماجی شخصیات، وکلاء برادر اور کوریج کے لئے سوشل میڈیا، پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا کے نمائندوں نے بطور خاص شرکت کی۔ سیکورٹی کے فرائض انتظامیہ کے ساتھ ساتھ لکی مروت کے ضلعی سالار حافظ نظر محمد کی نگرانی میں انصار الاسلام کے رضاکاروں نے بھرپور انجام دیئے۔مولانا مفتی ضیاء اللہ نے قراردادیں پیش کیں اور حضرت مفتی شہاب الدین پوپلزئی کی رقت آمیز دعا سے کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

یک روزہ تحفظ ختم نبوت کورسز کراچی

مولانا محمد رضوان قاسمی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام فروری ۲۰۲۱ء میں کراچی کے تمام اضلاع کے دینی مدارس میں طلبا و طالبات کے لئے ایک ایک روزہ ''تحفظ ختم نبوت کورس'' منعقد کیا گیا۔ اس سلسلہ میں مدارس کے ناظمین تعلیمات اور مہتممین حضرات سے خصوصی ملاقات کی گئی، اس ملاقات میں حضرت امیر مرکزیہ مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر دامت برکاتہم کا خط پیش کیا گیا، جس میں مدارس کے ذمہ داران سے تعاون کی اپیل کی گئی تاکہ طلبا و طالبات کو عقیدۂ ختم نبوت سے آگاہ کیا جاسکے۔ الحمدللہ! تمام حضرات نے اس خط کو اپنے اور ادارہ کے لئے دارین کی سعادت سمجھتے ہوئے قبول فرمایا اور سالانہ امتحانات قریب ہونے کی وجہ سے وقت کی تنگی اور اسباق کی زیادتی کے باوجود کورس کی ترتیب قائم کی۔

کورس کا دورانیہ صبح ۸ تا ۱۲ بجے طے کیا گیا، جس مدرسہ میں پروگرام رکھا جاتا تمام طلبا مسجد و مدرسہ کے ہال میں تشریف فرما ہوتے اور مبلغین ختم نبوت اپنے اپنے عنوان پر ان طلبا کو پڑھاتے رہے۔ اس تربیتی کورس میں جن حضرات علماء کرام و مبلغین ختم نبوت نے اسباق پڑھائے ان میں حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ مدظلہ کراچی، مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد مدظلہ، مولانا عبدالحیٔ مطمئن، مولانا محمد اسحاق مصطفیٰ، مولانا محمد عادل غنی، مولانا مسعود احمد لغاری، مولانا محمد کلیم اللہ نعمان، مولانا محمد شعیب کمال، مولانا محمد ابرار شریف، مولانا محمد قاسم اور راقم (محمد رضوان قاسمی) شامل تھے۔ اس کورس میں درج ذیل عنوانات پر درس دیا گیا:

۱......عقیدۂ ختم نبوت: قرآن وحدیث کی روشنی میں، ۲......عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت، ۳......رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام، ۴......ظہور حضرت امام مہدی علیہ الرضوان، ۵......تحاریک ختم نبوت تاریخ کے آئینہ میں، ۶......فتنۂ قادیانیت اور اس کا تعاقب، ۷......تحفظ ختم نبوت اور ہماری ذمہ داری۔

الحمدللہ! کراچی کے ۶۸ مدارس میں ایک روزہ کورس کا اہتمام ہوا۔ جن میں تقریباً ۱۰۸۳۰ طلبا و طالبات نے کورس میں شرکت کی اور عقیدۂ ختم نبوت اور فتنۂ قادیانیت سے روشناس ہوئے۔ جن مدارس و جامعات میں یہ کورسز منعقد ہوئے، ان کی تفصیلی رپورٹ 'ہفت روزہ ختم نبوت کراچی'' (ج۴۰،ش۹ مورخہ یکم تا ۷ مارچ) میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔ یہاں ذیل میں اجمالی رپورٹ ملاحظہ فرمائیں:

ضلع شرقی: اس ضلع کی ذمہ داری راقم الحروف کے کندھوں پر تھی۔ یہاں الحمدللہ! ۲۱ مدارس میں تربیتی کورس کا اہتمام کیا گیا، جس میں ۳۵۰۰ سے زائد طلبا و طالبات شریک ہوئے۔

ضلع جنوبی: اس ضلع میں ۷ امدارس کے ۳۲۰۰ طلبا و طالبات شریک ہوئے۔ اس ضلع کے مسؤل مولانا محمد کلیم اللہ نعمان ہیں جو امامت، خطابت اور تدریس کے علاوہ اعزازی طور پر جماعتی کام سے وابستہ ہیں۔

ضلع کورنگی: اس ضلع کے نگران مولانا محمد عادل غنی تھے، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکز ''خاتم النبیین'' مسجد (گرین ٹاؤن شاہ فیصل کالونی) کے امام وخطیب ہیں۔ اس ضلع کے ۷ مدارس میں ایک روزہ تربیتی کورس ہوا، جس میں تقریباً ۱۵۱۰ رطلبا کرام شریک ہوئے۔

ضلع غربی: اس ضلع کے ذمہ دار مولانا محمد شعیب کمال رہے، جو اپنی دیگر مصروفیات کے علاوہ تحفظ ختم نبوت کے کام سے وابستہ ہیں۔ اس ضلع کے ۱۳ امدارس میں کورس ہوا، جس میں تقریباً ۶۲۵ طلبا شریک ہوئے۔

ضلع ملیر: اس ضلع کے نگران مولانا محمد اسحاق مصطفیٰ تھے، جو عالمی مجلس کے مبلغ اور ضلع ملیر کے مرکز اقصیٰ مسجد (شاہ لطیف ٹاؤن) کے امام وخطیب ہیں۔ اس ضلع کے ۷ مدارس کے تقریباً ۱۵۱۷ رطلبا شریک ہوئے۔

ضلع وسطی: اس ضلع کے ذمہ دار حافظ سیّد عرفان علی شاہ تھے۔ اس ضلع کے ۳ مدارس کے تقریباً ۲۸۰ طلبا شریک ہوئے۔

اس طرح الحمدللہ! تقریباً پورے کراچی کے جامعات کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ایک روزہ کورسز کا مرکز بنایا۔ اللہ تعالیٰ تمام مدارس کے مہتممین، منتظمین وعلماء کرام سمیت مبلغین ختم نبوت، کارکنان اور تمام اضلاع کے ذمہ داران کو جزائے خیر عطا فرمائے، جنہوں نے نہایت اخلاص، محبت اور جذبے کے ساتھ اس کورس کے لئے وقت نکالا اور اس سلسلہ میں اپنی ذمہ داریوں کو خوب نبھایا۔ آمین!

تین روزہ تحفظ ختم نبوت کورس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ سلطان آباد جامع مسجد نعمانیہ میں تین روزہ تحفظ ختم نبوت کورس منعقد کیا گیا، جس میں صاحبزادہ محمد نعمان، مفتی تبارک شاہ، امام وخطیب مولانا خادم حسین نے بھرپور تعاون کیا۔ پہلے دن بعد نماز مغرب راقم نے ''عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت اور قادیانیوں سے چند سوالات'' کے عنوان پر درس دیا۔ دوسرے دن بعد نماز مغرب مولانا عبدالحئی مطمئن نے ''عقیدۂ ختم نبوت قرآن وحدیث کی روشنی میں'' کے موضوع پر اور آخری روز بعد نماز مغرب مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے رفع ونزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے عنوان پر درس دیا۔ آخری نشست میں ترانۂ ختم نبوت اور گلدستہ نعت مولانا حبیب اللہ ارمانی نے پیش کیا۔ اس کورس میں نوجوان طبقہ نے بھرپور شرکت کی۔ (مولانا کلیم اللہ نعمان)

جماعتی سرگرمیاں

ادارہ

ختم نبوت کورسز راولپنڈی

مولانا فضل الرحمٰن منگلا کا تین روزہ دورہ زیر سرپرستی قاضی مشتاق احمد امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت راولپنڈی ہوا۔ ۳۰؍جنوری بروز ہفتہ بعد نماز مغرب خلفاء الراشدین مسجد چاکرہ مفتی ریاض صاحب امام مسجد نے نظم کیا۔ مولانا فضل الرحمٰن نے پروجیکٹر پر کورس پڑھایا۔ آخر میں مولانا طارق مبلغ نے جماعت کا تعارف، اہمیت ختم نبوت پر بیان کیا۔ ۳۱؍جنوری اتوار صبح ۱۰ بجے مدرسہ ام حبیبہ بنات میں کورس مولانا صلاح الدین منتظم تھے۔ مولانا فضل الرحمٰن نے پڑھایا۔ نماز ظہر کے بعد مدنی مسجد پنڈورہ میں کورس ہوا۔ مولانا اسماعیل صاحب منتظم تھے۔ مولانا محمد طیب صاحب نے ابتدائی بیان کیا۔ مولانا فضل الرحمٰن نے پروجیکٹر پر کورس پڑھایا۔ نماز مغرب کے بعد جامع مسجد ختم نبوت سیٹلائٹ ٹاؤن میں کورس ہوا۔ ایک بچے نے تلاوت کی۔ اس کے بعد مولانا فضل الرحمٰن نے کورس پڑھایا۔ آخر میں مولانا طارق نے قادیانیت کے دجل وفریب پر بیان کیا۔ یکم؍فروری جامع مسجد مرحبا صبح گیارہ بجے ہوا۔ مولانا طارق نے شروع میں تعارفی اور عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت پر بیان کیا۔ آخر میں مولانا فضل الرحمٰن نے کورس پڑھایا۔ اس پروگرام کے منتظم مولانا نعمان حاشر تھے۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس واں بھچراں میانوالی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۶؍فروری ۲۰۲۱ء کو جامع مسجد سروالہ چکڑالہ ضلع میانوالی میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی سرپرستی صاحبزادہ خواجہ نجیب احمد نے کی۔ نقابت کے فرائض مولانا جاوید احمد نے انجام دیئے۔ تلاوت کلام پاک قاری سعادت اللہ، جب کہ ہدیہ نعت جناب حافظ شاذل میانوالی نے پیش کی۔ مولانا فیض اللہ مدنی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ہرنولی، مولانا غضنفر ندیم پپلاں، مولانا محمد نعیم مبلغ ختم نبوت خوشاب اور مولانا مفتی عبدالواحد قریشی کے بیانات ہوئے۔ کانفرنس کا دورانیہ صبح نو بجے سے عصر تک رہا۔ کثیر تعداد میں عوام الناس نے شرکت کی۔ مولانا نعمت اللہ امیر سروالہ اور بھائی عبدالحمید ناظم سروالہ نے کانفرنس کی تیاری میں بھرپور کردار ادا کیا۔

ختم نبوت کورس پاکپتن

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام مورخہ ۸،۹؍فروری کو دارالعلوم حنفیہ فریدیہ نزد میونسپل کمیٹی

پاکپتن میں دوروزہ ختم نبوت کورس بوقت دس بجے سے بارہ بجے دوپہر منعقد ہوا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین مولانا محمد قاسم رحمانی بہاول نگر، مولانا عبدالحکیم نعمانی ساہیوال کے ردقادیانیت کے موضوعات پر لیکچرز ہوئے۔ مولانا محمد ابوبکر اور محمد جہانگیر نے انتظام کیا۔ کورس کے اختتام پر مفت پمفلٹ بھی تقسیم ہوا۔

تحفظ ختم نبوت کورس فرید نگر پاکپتن

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام مدرسہ فریدیہ حنفیہ فرید نگر میں مورخہ ۸،۹ رفروری بعد نماز مغرب تا عشاء دوروزہ ختم نبوت کورس منعقد ہوا۔ صدارت مولانا محمد یوسف محمودی نقشبندی نے کی۔ کورس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین مولانا محمد قاسم رحمانی بہاول نگر اور مولانا عبدالحکیم نعمانی ساہیوال نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت اور رفع ونزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر بیانات کئے۔ کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا فری لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

بین المدارس تقریری مسابقہ ٹنڈوغلام علی ضلع بدین

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۱۱رفروری بروز جمعرات بعد نماز مغرب دارالعلوم تعلیم الاسلام ٹنڈوغلام علی ضلع بدین میں دینی مدارس کے طلباء کو اسلوب تقریر اور انداز گفتگو کی ترتیب کے ساتھ عقیدہ ختم نبوت اور فتنہ قادیانیت کی سنگینی سے آگاہ کرنے کے لئے چار اضلاع پر محیط تقریری مسابقہ کا آغاز کیا گیا۔ جس میں بدین، مٹھی، ٹنڈو محمد خان اور سجاول شامل ہیں۔ تقریری مسابقہ میں ہر مدرسہ سے دو طلباء نے حصہ لیا۔ مسابقہ میں موضوع تحفظ ختم نبوت اور ہماری ذمہ داری منتخب کیا گیا۔ منصفین حضرات میں مولانا اسحاق مصطفیٰ ملیر کراچی، مولانا مفتی عادل غنی کورنگی کراچی اور مولانا توصیف احمد حیدرآباد شریک ہوئے۔ دیگر مہمانوں میں مولانا تنویر احمد کراچی، مولانا محمد ابرار شریف کراچی، مولانا حبیب اللہ حسن چشتی، مولانا قادرڈنو میمن، مولانا عبدالقادر میمن، مولانا مفتی ارسلان ودیگر علمائے کرام شریک ہوئے۔ نقابت کے فرائض راقم الحروف نے سرانجام دیئے۔ مسابقہ میں اوّل پوزیشن عبدالشکور بن قادر بخش مدرسہ دارالعلوم تعلیم الاسلام ٹنڈوغلام علی بدین، دوم پوزیشن علی حسین بن علی حسن، سوم پوزیشن امان اللہ بن محمد جمن دونوں طلبہ کا تعلق مدرسہ دارالعلوم بدین سے ہے، جنہوں نے دوم اور سوم پوزیشن حاصل کی۔ تمام مقررین کو انعامات سے نوازا گیا۔ خصوصاً پوزیشن ہولڈرز کو نقد انعام سے بھی نوازا گیا اور پیر حبیب اللہ حسن کے دعائیہ کلمات سے پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ (مولانا محمد حنیف سیال)

ختم نبوت کورس پسرور ضلع سیالکوٹ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام مدرسہ حیات القرآن نارووال روڈ پسرور میں سہ روزہ ختم

نبوت کورس ۱۲، ۱۳، ۱۴رفروری کو منعقد ہوا۔ ۱۲رفروری مغرب سے عشاء تک مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے اوصاف نبوت پر بیان فرمایا۔کورس میں سینکڑوں حضرات شریک ہوئے۔۱۳رفروری کو جامعہ انوار العلوم گوجرانوالہ کے شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد داؤد نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت پر خطاب فرمایا۔ ۱۴رفروری کو جامع مسجد مرکزی کاموکی گوجرانوالہ کے خطیب مولانا عبدالواحد رسول نگری نے قادیانیت کے کفریہ عقائد پر بیان فرمایا۔کورس کی نگرانی سیالکوٹ، نارووال کے مبلغ مولانا فقیر اللہ اختر نے کی۔ جب کہ انتظامات مولانا محمد طیب اعوان برادران نے کئے۔

سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس سکھر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۲رفروری ۲۰۲۱ء کو بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب مرکزی جامع مسجد بندر روڈ سکھر میں عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت نائب امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد مدظلہ، نگرانی قاری جمیل احمد بندھانی نے جبکہ انتظام مولانا عبداللطیف اشرفی نے کیا۔کانفرنس کا آغاز قاری ضمیر احمد نقشبندی کی تلاوت سے ہوا۔ ہدیہ نعت رسول مولانا شاہد عمران عارفی ساہیوال نے پیش کیا۔ مخدوم العلماء مولانا عبدالقیوم سجادہ نشین ہالیجوی، مولانا عبدالمجیب قریشی، مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا ڈاکٹر محمد اسعد تھانوی، جرنیل جمعیت مولانا راشد خالد محمود سومرو اور مولانا صاحبزادہ عزیز احمد نائب امیر مرکزیہ کے خصوصی بیانات ہوئے۔ مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے بیماری کے باوجود شرکت فرمائی، مگر عوام الناس ان کے بیان سے محروم رہی۔ کانفرنس کی کامیابی کے لئے مولانا عبداللطیف اشرفی، مولانا محمد حسین ناصر، مولانا مفتی محکم دین مہر سمیت جامعہ اشرفیہ جامعہ دارالعلوم، جامعہ دارالفرقان کے طلبہ کرام نے بھرپور محنت کی۔ مولانا غلام اللہ ہالیجوی نے اختتامی دعا کرائی۔

ختم نبوت کانفرنس رتوڈیرو لاڑکانہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۴رفروری ۲۰۲۱ء رتوڈیرو صبح دس بجے مدرسہ عبداللہ بن مسعود میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس ہوئی۔ کانفرنس کی سرپرستی حضرت مولانا الٰہی بخش حقانی نے کی۔ حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد مدظلہ، مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا محمد حسین ناصر، مولانا علی محمد زہری، مولانا حافظ ظفر اللہ سندھی کے بیانات ہوئے۔

علماء کنونشن پھوڑ شکارپور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۴رفروری بعد نماز ظہر اجلاس درگاہ جرار شریف پھوڑ میں

علماء کنونشن منعقد ہوا۔ کنونشن میں ۸۰۰ سو علماء اکرام نے شرکت کی۔ اس کی سرپرستی حضرت مولانا سائیں عبداللہ پہوڑ سجادہ نشین درگاہ جرار شریف، صدارت حضرت مولانا مفتی غلام قادر بروہی اور نگرانی حضرت مولانا سائیں عزیز اللہ پہوڑ نے کی۔ حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد، حضرت مولانا قاضی احسان احمد، مولانا محمد حسین ناصر سکھر، حاجی غلام قادر کھیر و حافظ ظفر اللہ سندھی مبلغ لاڑکانہ نے خصوصی شرکت کی۔

ختم نبوت کانفرنس خانپور شکارپور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۴ر فروری ۲۰۲۱ء بعد نماز مغرب عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس خانپور شہر میں منعقد ہوئی۔ مولانا مفتی غلام قادر بروہی، مولانا عبداللہ کھکڑ، حضرت مولانا عبدالغفار معرفانی، مولانا سائیں عنایت اللہ بروہی، مولانا مفتی شاہد علی آرائیں ایسے حضرات نے سرپرستی کی۔ مہمان خاص حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد، مولانا محمد یحییٰ عباسی مظفر گڑھ، مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا محمد حسین ناصر، مولانا حافظ ظفر اللہ سندھی، قاری اسرار احمد چشتی، جناب محترم میاں عارف مولانا عبدالرحیم بروہی، مولانا میر ظہور جان، مولوی غلام مرتضی، میر اعجاز احمد زہری، جناب محترم غلام سرور جناب محترم ندیم کاظم سمیت کثیر حضرات نے شرکت و بیانات کیے۔

تحفظ ختم نبوت کنونشن قائد آباد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خوشاب کے زیر اہتمام ۷ر فروری ۲۰۲۱ء بروز بدھ جامعہ علوم الاسلامیہ میں ظہر تا عصر تحفظ ختم نبوت کے حوالہ سے علماء کرام کا ایک عظیم الشان کنونشن منعقد ہوا۔ سرپرستی مولانا منیر احمد نے کی۔ تلاوت قاری خدا بخش نے، جب کہ ہدیہ نعت مولانا وقار یونس حسانی نے پیش کی، مولانا تنویر احمد امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خوشاب نے نقابت کے فرائض انجام دیئے، مولانا نعیم مبلغ خوشاب، مولانا حفیظ اللہ مدنی۔ آخر پر خصوصی آمد و بیان حضرت مولانا صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد نائب امیر مرکزیہ پاکستان کا ہوا۔ علاقہ بھر کے علماء کرام نے بھرپور شرکت کی اور ختم نبوت کے کام کرنے کا عہد کیا۔ علماء کو کتب اور کثیر تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

ختم نبوت کانفرنس گمبٹ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۸ر فروری ۲۰۲۱ء ختم نبوت کانفرنس گمبٹ جامع مسجد رحمانی میں زیر سرپرستی مولانا نعمت اللہ شیخ، زیر صدارت حضرت حکیم عبدالواحد بروہی اور زیر نگرانی جناب محترم عبدالسمیع شیخ منعقد ہوئی۔ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور، حضرت مولانا یحییٰ عباسی، مولانا محمد حسین ناصر، مولانا تجمل حسین اور مولانا حافظ ظفر اللہ سندھی نے خصوصی شرکت و بیانات کیے۔

تحفظ ختم نبوت کورسز بذریعہ پروجیکٹر ضلع بدین

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع بدین کے زیر اہتمام ۱۸ تا ۲۲ فروری ۲۰۲۱ء پانچ کورس منعقد ہوئے۔

۱۸رفروری ۲۰۲۱ء بعد مغرب تا عشاء جامع مسجد بسم اللہ اتفاق کالونی بدین سٹی میں حافظ عبدالحمید آرائیں کی سرپرستی میں ایک روزہ کورس منعقد کیا گیا۔ ۱۹رفروری ۲۰۲۱ء بروز جمعہ کو بعد مغرب تا عشاء مرکزی جامع مسجد مدینہ گولارچی سٹی میں مولانا محمد ابراہیم صدیقی خطیب مسجد ہذا کی سرپرستی میں ایک روزہ تحفظ ختم نبوت کورس منعقد کیا گیا۔ ۲۰رفروری بعد مغرب تا عشاء جامع مسجد غوثیہ نندوسٹی میں زیر سرپرستی ماسٹر نعیم اختر میمن منعقد ہوا۔ ۲۱،۲۲رفروری بعد نماز عشاء جامع مسجد فاروقیہ میمن محلّہ ٹنڈو باگو سٹی میں دوروزہ کورس منعقد ہوا۔ ۲۲رفروری بعد ظہر تا عصر جامع مسجد گلزار مدینہ تلہار سٹی میں حضرت سائیں خان محمد جمالی کی سرپرستی میں ایک روزہ تحفظ ختم نبوت کورس منعقد ہوا۔ ان تمام کورسز میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع بدین کے مبلغ مولانا محمد حنیف سیال نے تحفظ ختم نبوت کی اہمیت اور کورس کی افادیت کو بیان کیا، جبکہ کورس کے اَسباق عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شیخوپورہ کے مبلغ مولانا فضل الرحمٰن منگلا نے بذریعہ ملٹی میڈیا پروجیکٹر پڑھائے۔ جس میں قادیانیت کے کفر کو عوام الناس کے سامنے آشکارہ کیا اور کلمہ توحید ورسالت میں قادیانیوں کے دجل وفریب سے پردہ اُٹھایا، بعد اَزاں مسلمانوں اور قادیانیوں کے درمیان امام مہدی علیہ الرضوان اور حیات عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق عقیدہ کی وضاحت کی، اور قادیانیوں کے مسلمانوں سے متعلق عقائد ونظریات کو بیان کیا۔ کورسوں کے آخر میں جماعت کے تعارف کے ساتھ ساتھ لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

عظمت قرآن، ناموس صحابہؓ وختم نبوت کانفرنس میانوالی

محقق اہل سنت حافظ مہر محمد میانوالی کی جاری کردہ ۲۳ویں سالانہ عظمت قرآن وناموس صحابہؓ کانفرنس ۱۹رفروری ۲۰۲۱ء کو ۱۰ بجے تا نماز جمعہ مدرسہ ام حبیبہ للبنات جامع مسجد صدیق اکبر، بن حافظ جی ضلع میانوالی میں منعقد ہوئی۔ جس کی سرپرستی مولانا خواجہ خلیل احمد جبکہ نگرانی صاحبزادہ عمر فاروق نے کی۔ تلاوت قاری غلام مصطفیٰ، نعتیہ کلام بھائی عدنان نقشبندی نے پیش کیا، نقابت مفتی آصف محمود نے کی۔ مولانا محمد نعیم مبلغ خوشاب میانوالی کا عقیدہ ختم نبوت پر، مولانا مفتی ظہیر احمد ظہیر کا ناموس صحابہ پر اور شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد احمد انور مان کوٹ کا فضیلت قرآن کے عنوان پر خصوصی خطابات ہوئے۔ حفاظ کرام کی دستار بندی ہوئی۔ شاعر اہل سنت جناب جاوید راز نے ختم نبوت وناموس صحابہ پر اپنا کلام پیش کیا۔ چہار طرف سے ہزاروں کی تعداد میں عوام الناس نے شرکت کی۔ اختتامی دعا مولانا مفتی محمد احمد انور مدظلہ نے کرائی۔

ختم نبوت کانفرنس لاڑکانہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۱۹؍فروری بروز جمعہ بعد نماز مغرب عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس نظر محلہ لاڑکانہ میں منعقد ہوئی۔ جس کی سرپرستی جناب محبت علی کھوڑو، صدارت مولانا مفتی طاہر محمود سومرو جبکہ نگرانی مولانا محمد الیاس چنہ حاجی عبدالقادر چانڈیو نے کی۔ حضرت مولانا مفتی اعجاز مصطفیٰ کراچی، مولانا علامہ ناصر محمود سومرو لاڑکانہ، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور، مولانا اسداللہ حیدری، مولانا محمد حسین ناصر سکھر، مولانا جمال مصطفیٰ تنیو اور مولانا حافظ ظفر اللہ سندھی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاڑکانہ نے بیانات کئے۔

ختم نبوت کانفرنس گڑہی خیرو جیکب آباد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۲۰؍فروری بروز ہفتہ بعد نماز ظہر ختم نبوت کانفرنس گڑی خیرو زیر سرپرستی مولانا خالق داد، زیر صدارت مولانا سلیم اللہ بروہی اور زیر نگرانی حضرت مولانا غلام مرتضی حیدری منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور، جناب محترم عبدالرازق عابد لاکھوسالار، مولانا محمد حسین ناصر سکھر، جناب محترم عبدالغنی انصاری اور مولانا حافظ ظفر اللہ سندھی نے بیانات کئے۔

ختم نبوت کانفرنس جعفرآباد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۲۰؍فروری بروز ہفتہ بعد نماز مغرب عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس اوستہ محمد ضلع جعفرآباد بلوچستان میں مدرسہ دارالعلوم شمسیہ سلیم کالونی اوستہ محمد میں منعقد ہوئی۔ سرپرستی جناب حاجی علی محمد جنگ، صدارت مولانا مفتی اصغر علی جنگ اور نگرانی مولانا مہر اللہ جنگ نے کی۔ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور، مولانا عبداللہ جنگ، مولانا محمد حسین ناصر سکھر، جناب محترم عبدالرازق عابد لاکھو، مولانا محمد اویس قرنی مبلغ عالمی مجلس بلوچستان، مولانا علی شیر بروہی، مولانا ادریس مینگل، قاری نصر اللہ دیناری، مولانا حافظ ظفر اللہ سندھی لاڑکانہ نے شرکت و بیانات کئے۔

ختم نبوت کورس سہنا سنگھ تحصیل چونیاں ضلع قصور

مؤرخہ ۲۰، ۲۱؍فروری بروز ہفتہ، اتوار مولانا مفتی طاہر مبین کی صدارت اور مولانا محمد عمران کی نگرانی میں دوروزہ کورس منعقد ہوا۔ جامعہ فاطمۃ الزہراء للبنات میں پہلا بیان عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع قصور کے مبلغ عبدالرزاق کا عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت اور قادیانی اعتراض کے جوابات اور دوسرے دن سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے حیات نزول کی عقیدہ کو بیان کیا۔ دوسرا بیان عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع بہاولنگر کے مبلغ مولانا محمد قاسم رحمانی کا بیان اور حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کی نشانیاں اور مرزا غلام احمد قادیانی کے

دجل بیان کئے۔ جامعہ فاروق اعظم اور مسجد خلفاء الراشدین میں دروس ہوئے۔ دوسرے دن عصر کے بعد مجلس ذکر مولانا مختار احمد نے کرائی۔ بعد نماز مغرب مولانا سید زبیر شاہ ہمدانی قصور سابقہ راہنما جمعیۃ علماء اسلام قصور کا بیان ہوا۔ دوپٹہ پوشی اور انعامات تقسیم کئے گئے۔ تمام مہمانوں کی کھانے سے دونوں دن تواضع کی گئی۔ دورانیہ کورس صبح ۹ ربجے تا ۱۲ ربجے تک رہی۔ اہل علاقہ کے مرد وعورتیں شریک ہوئے۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا تبلیغی دورہ ساہیوال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی ۲۱ رفروری کو ساہیوال کے تبلیغی دورہ پر تشریف لائے تو مولانا طارق مسعود، قاری عبدالجبار، مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالحکیم نعمانی اور قاری ابوبکر صدیق نے آپکا بھرپور استقبال کیا ۲۱ رفروری کو بعد نماز مغرب جامعہ علوم شرعیہ ساہیوال میں منعقدہ ختم بخاری شریف کی تقریب سعید سے خطاب فرمایا. رات کا قیام جامعہ محمد یہ کوٹ ۶/۸۵ آر میں قاری عبدالجبار اور مولانا محمد عمران اشرفی کے ہاں رہا۔ ۲۲ رفروری کو بعد نماز فجر وہاں پر درس ختم نبوت ارشاد فرمایا بعدازاں جامعہ رشیدیہ ساہیوال تشریف لائے تو مجلس کے امیر اور جامعہ کے مہتمم مولانا کلیم اللہ رشیدی نے اپنے رفقاء مولانا طیب مجید اور مولانا محمد یوسف کے ہمراہ بھرپور استقبال کیا جامعہ رشیدیہ کے طلباء کرام میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت کے عنوان پر درس ختم نبوت ارشاد فرمایا بعدازاں چیچہ وطنی تشریف لے گئے۔ مدرسہ جامعہ اسلامیہ جامع مسجد بلاک نمبر ۱۲ چیچہ وطنی میں بعد نماز ظہر بیان فرمایا اور علماء کرام سے ملاقاتیں کیں۔ مفتی محمد ساجد کی طرف سے دیئے گئے اعزازیے میں شرکت کی اور ملتان کے سفر کے لئے روانہ ہوگئے۔

مبلغین عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا سہ ماہی اجلاس ملتان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین کا اجلاس ۲۵، ۲۶ رفروری ۲۰۲۱ء کو دفتر مرکزیہ ملتان میں منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے کی۔ گزشتہ سہ ماہی میں وفات پانے والے علمائے کرام، مشائخ عظام، جماعتی کارکنوں کے ایصال ثواب کے لئے دعائے مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی گئی۔

آل پاکستان چناب نگر کورس: سالانہ ختم نبوت کورس چناب نگر کے حوالہ سے ملک بھر کے دینی مدارس اور جامعات میں ترغیب دی گئی، جس کی تمام رفقاء نے اپنے اپنے علاقوں اور اضلاع کے جامعات کی رپورٹ پیش کی۔ مولانا قاضی احسان احمد نے کہا کہ کراچی سے سات سو طلبہ کرام کی بکنگ ہوچکی ہے۔ مولانا توصیف کی رپورٹ بھی حوصلہ افزاء تھی۔ ایسے ہی دیگر مبلغین کرام کی رپورٹس بھی بہتر رہیں۔

☆ ...... چناب نگر کورس میں مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا مفتی راشد مدنی، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا غلام رسول دین پوری، مولانا محمد رضوان عزیز، مولانا محمد وسیم اسلم ملتان اور مولانا فضل الرحمٰن منگلہ پروجیکٹر کے ذریعہ پڑھائیں گے۔ تقریری مقابلہ کا نظم مولانا فقیر اللہ اختر جبکہ خورد و نوش کا انتظام و نگرانی مولانا محمد اسحاق ساقی، مولانا محمد خبیب، مولانا خالد عابد، مولانا قاسم سیوطی کریں گے۔

☆ ...... رات کو ہونے والی بزم (جو تقاریر کے لئے ہوتی تھی) کا سلسلہ جاری رہے گا۔ تقریری مقابلہ بھی حسب معمول ہوگا جس کا نظم مولانا فقیر اللہ اختر کریں گے۔

☆ ...... تمام شرکاء کورس کو تحفہ قادیانیت چھ جلدیں، مقدمہ بہاولپور تین جلدیں و دیگر منتخب کتب پر مشتمل سیٹ پیش کیا جائے گا۔

ختم نبوت کانفرنسیں: آئندہ ماہ میں مندرجہ ذیل مقامات پر کانفرنسیں اور کورسز تجویز ہوئیں:

۲؍مارچ: منکیرہ ضلع بھکر — ۳؍مارچ: چکار مظفرآباد آزاد کشمیر

۴؍مارچ: پاکپتن، باغ آزاد کشمیر، حطار — ۵؍مارچ: ساہیوال، فیروزہ، بجیرہ

۶؍مارچ: سکھر، چھدرو، پلندری آزاد کشمیر — ۷؍مارچ: شکارپور، میانوالی، احمد پور سیال

۸؍مارچ: ہالانی، موسیٰ زئی شریف — ۹؍مارچ: دریا خان

۱۰؍مارچ: سنجر چانگ — ۱۱؍مارچ: رستم، کنری

۱۲؍مارچ: شہداد پور، جیمس آباد — ۱۴؍مارچ: چواسیدن شاہ

۱۵؍مارچ: لورا سرائے صالح — ۱۷؍مارچ: تو کالہ، بھیرہ

۱۸؍مارچ: حیدرآباد، گلستان — ۱۹؍مارچ: نواب شاہ، لیہ

۲۰؍مارچ: کھیرو، جوہر آباد — ۲۲؍مارچ: شیخوپورہ

۲۴؍مارچ: بہاولنگر — ۲۵؍مارچ: پیر محل

۲۵؍مارچ: ٹنڈو آدم — ۳۰؍مارچ: اٹک

ختم نبوت کورسز: نواب شاہ میں دس کورس جاری ہیں،

نارنگ منڈی پانچ کورس، ۱۴، ۱۵، ۱۶؍مارچ نوشہرہ ورکاں گوجرانوالہ۔

☆ ...... آئندہ سال سے چناب نگر کورس کے لئے عصری تعلیم کی شرط کم از کم ایف.اے پاس ہوگی۔

☆ ...... جھنگ ضلع میں نئے مبلغ مولانا محمد سلمان بھیجے گئے ہیں اور فیصلہ کیا گیا کہ ضلع کے تمام شہر ضلعی مبلغ کے پاس رہیں گے۔

☆...... فتنہ گوہر شاہی سے متعلق پمفلٹ مرتب کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

☆...... شعور ختم نبوت، عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت، سندھی زبان میں اشاعت کی اجازت دی گئی۔

☆...... بیرون ملک جنوبی افریقہ، ترکی ودیگر متعلقہ ممالک کو لٹریچر بھیجا جائے تاکہ وہ ان ممالک میں بولی جانے والی زبانوں میں ترجمہ ہو کر آئے، جسے مجلس شائع کرے گی۔

☆...... آئندہ سہ ماہی اجلاس ۸، ۹ رشوال المکرم، ۲۰، ۲۱ رمئی جمعرات، جمعہ ہوگا۔

ختم نبوت کانفرنس خانیوال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۷اویں سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس ۲ رمارچ ۲۰۲۱ء بروز منگل بعد نماز عشاء خانقاہ مالکیہ نقشبندیہ خانیوال میں ضلعی امیر پیر طریقت خواجہ عبدالماجد صدیقی کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ تلاوت حافظ علی حیدر اور حافظ احمد مدنی، نعتیہ کلام حافظ حبیب الرحمن قمر، قاری مظہر حسین اور مولانا محمد قاسم گجر نے پیش کیا۔ کانفرنس سے مولانا عتیق الرحمن، مولانا عبدالستار گورمانی مبلغ خانیوال، مولانا عطاء المنعم نعیم، حضرت مولانا اللہ وسایا، علامہ اکرام القادری، مولانا محمد شاہ عالم ہزاروی، مولانا محمد معاویہ امجد، مولانا طارق اسماعیل، مولانا محمد صدیقی، مولانا سیف اللہ شاہ، مولانا حفیظ اللہ صدیقی، مولانا پیر خورشید احمد کراچی نے بیانات فرمائے۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس منکیرہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت منکیرہ شہر ضلع بھکر کے زیر اہتمام ۲ رمارچ ۲۰۲۱ء بروز منگل بعد نماز عشاء جامع مسجد عائشہ صدیقہ میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس نائب امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ حافظ محمد جواد کی تلاوت کلام پاک سے کانفرنس کا آغاز ہوا جبکہ ہدیہ نعت رسول ﷺ حافظ خبیب احمد فاروقی اور حافظ طارق شہزاد نے پیش کیا۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض ضلعی مبلغ مولانا محمد ساجد نے سرانجام دیئے۔ مولانا محمود الحسن فریدی، مولانا مفتی عبدالواحد قریشی، مولانا قاضی احسان احمد نے کانفرنس سے خصوصی خطابات کئے، مولانا خواجہ عزیز احمد نے اختتامی کلمات اور دعا فرمائی۔ کامیابی کے لئے مولانا عبدالماجد حیدری، مولانا نادر تنویر، مولانا نسیم، محمد عثمان، امتیاز انجم ودیگر کارکنان نے بھرپور کوشش کی۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے مدارس عربیہ کے دورے

آل پاکستان ختم نبوت کورس چناب نگر کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے درج ذیل مدارس میں بیانات فرمائے اور طلباء کرام کو شرکت کی دعوت دی۔

سینکڑوں طلباء کرام نے شرکت کے وعدے فرمائے۔ جامعۃ الحمید عظیم آبادرائے ونڈروڈ لاہور، مدرسہ سراج العلوم رحمان پورہ لاہور، جامعہ قاسمیہ رحمان پورہ لاہور، مدرسہ اشرف العلوم عنایت پارک لاہور، مدرسہ قاسم العلوم فقیر والی بہاول نگر، جامعہ قاسمیہ شرف الاسلام چوک سرور شہید، جامعہ حلیمیہ درہ پیزو لکی مروت خیبر پختونخواہ، جامعہ عثمانیہ سمیت لکی مروت کے تین مدارس، مدرسہ حیات القرآن پسرور، جامعہ اشرف العلوم گوجرانوالہ، جامعہ نصرۃ العلوم، دارالعلوم گوجرانوالہ، جامعہ صدیقیہ کابل پور، جامعہ ابوہریرہؓ جامعہ ترتیل القرآن بابا کرم شاہ نوشہرہ، جامعہ وخانقاہ شمسیہ غفوریہ صوابی، مدرسہ ریحان المدارس، جامعہ مفتاح العلوم اور دارالعلوم سرگودھا، العصر تعلیمی مرکز پیرمحل، جامعہ ربانیہ پھلور ٹوبہ ٹیک سنگھ، جامعہ علوم شرعیہ، جامعہ رشیدیہ، جامعہ محمدیہ ساہیوال، جامعہ اسلامیہ چیچہ وطنی، جامعہ محمدیہ تونسہ شریف، جامعہ اسلامیہ مولانا رشید احمد شاہ جمالی، جامعہ قاسمیہ دارالافتاء، جامعہ رحمانیہ، جامعہ خلفاء راشدین، جامعہ رحیمیہ عابدیہ، درسگاہ نیازیہ ڈیرہ غازی خان، جامعہ نعمانیہ محلّہ قدیر آباد، جامعہ خیرالمدارس ملتان، دارالعلوم کبیروالا سمیت کئی ایک مدارس میں بیانات ہوئے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قائدین کی ضلع اوکاڑہ آمد

جنوری ۲۰۲۱ء میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قائدین کی دیپالپور ضلع اوکاڑہ آمد ہوئی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی جامعہ حسینیہ چک نمبر ا اوکاڑہ میں تعزیتی بیان کیا۔ مولانا عتیق الرحمٰن نے جامع مسجد گلزار مدینہ میں بیان کیا۔ ضلع اوکاڑہ کے مبلغ عبدالرزاق شجاع آبادی نے جامعہ مسجد قاری نورالحسن رحیمی میں بیان کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا اللہ وسایا جامع مسجد شاہی مدرسہ محمودیہ تعلیم القرآن میں خطبہ جمعہ کا بیان کیا۔ قائدین کا بھرپور استقبال کیا گیا اور اوکاڑہ دیپالپور کے چاروں کونے ختم نبوت کے نعروں سے گونج اٹھے۔

اجلاس تحفظ ختم نبوت نارتھ کراچی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ نارتھ کراچی کے زیراہتمام فروری ۲۰۲۱ء میں جامعہ یٰسین القرآن اکبری و مدنی مسجد میں اجلاس منعقد ہوا۔ جس کی صدارت مولانا قاضی احسان احمد نے کی۔ اجلاس کا آغاز قاری ظفر اقبال کی تلاوت سے ہوا۔ اس موقع پر مولانا مفتی نصراللہ نے اجلاس کی غرض وغایت جبکہ مولانا قاضی احسان احمد نے علماء کرام کے سامنے عالمی مجلس کا تعارف اور ردِّ قادیانیت کے لئے کام کا طریقہ کار بتایا۔ جامعہ یٰسین القرآن کے مہتمم و بانی مولانا مفتی سیّد نجم الحسن امروہوی، مفتی سیدزبیرالحسن اور مدرسہ کے تمام اساتذہ کرام سمیت کثیر تعداد میں علماء کرام نے شرکت کی۔ اجلاس کا اختتام مفتی ثناء الرحمٰن کی دعا سے ہوا۔

تحفظ ختم نبوت تقریری مقابلہ آل لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۴مارچ ۲۰۲۱ءکو آل لاہور تقریری مقابلہ بسلسلہ تحفظ ختم نبوت جامع مسجد عائشہ دفتر ختم نبوت مسلم ٹاؤن وحدت روڈ لاہور میں منعقد ہوا۔تقریری مقابلہ میں دینی مدارس، کالجز اور یونیورسٹیز کے پچاس سے زائد سٹوڈنٹس نے عقیدہ ختم نبوت سے متعلق خطابات کئے۔تقریری مقابلہ میں ”عقیدہ ختم نبوت قرآن وسنت کی روشنی میں، حیات عیسیٰ علیہ السلام اور قادیانیت، امام مہدی علیہ الرضوان، قادیانیت آئین اور قانون کے تناظر میں اور تحریک ختم نبوت میں علماء کا کردار“ ایسے منتخب عنوانات پر تقاریر کی گئیں۔تقریری مقابلہ میں اول، دوم، سوم پوزیشن ہولڈرز کو بالترتیب دس ہزار، سات ہزار، پانچ ہزار نقد کیش سمیت منتخب کتب دی گئیں اور باقی تمام شرکاء کو کتب اور لٹریچر دیا گیا۔مقابلہ کے مہمانان خصوصی مولانا ڈاکٹر عبدالواحد قریشی، شیخ الحدیث مولانا عبدالرحمٰن، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا قاری علیم الدین شاکر، مبلغ ختم نبوت لاہور مولانا عبدالنعیم، مولانا سید سردار شاہ آس اکیڈمی، نائب امیر پیر میاں محمد رضوان نفیس، مولانا مختار الحق ظفر، مولانا محمد حسین، مولانا سید عبداللہ شاہ، مولانا مفتی محمد ساجد لاہوری، مولانا اصغر علی، مولانا محمود میاں، مولانا سید جنید بخاری، مولانا عبدالعزیز، مولانا عبدالشکور یوسف، مولانا عزیز الرحمٰن گلشن راوی، مولانا ظہیر احمد قمر، حاجی محمد شفیق، مولانا محمد عابد، قاری فضل الرحمٰن، حافظ محمد نعمان حامد، مولانا محمد اسلم ندیم، مولانا عبدالرحمٰن، حافظ عبدالودود، مولانا زین العابدین ودیگر علماء اور طلباء نے شرکت کی۔

ختم نبوت کانفرنس شادی پورہ لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۸ مارچ ۲۰۲۱ء کو ادارۃ الفرقان شادی پورہ بند روڈ لاہور میں کانفرنس منعقد ہوئی۔جس میں حضرت مولانا اللہ وسایا، پیر طریقت مولانا شاہ عبدالمعید سکھر، شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد طیب فیصل آباد، مرکزی رہنما مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مبلغ لاہور مولانا عبدالنعیم، امیر یونٹ شادی پورہ قاری ظہور الحق، مہتمم ادارۃ الفرقان مولانا خالد محمود، مولانا سعید وقار، جنرل سیکرٹری مولانا علیم الدین شاکر، قاری جمیل الرحمٰن اختر اور پیر رضوان نفیس نے خطابات وشرکت کی۔مقررین نے کہا کہ تحفظ ختم نبوت اسلام کا عالمگیر عقیدہ ہے اس پر کوئی سمجھوتہ قبول نہیں۔ ۷ستمبر ۱۹۷۴ء کو ملک عزیز کی منتخب پارلیمنٹ سے متفقہ طور پر لاہوری اور قادیانی مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔علماء نے ایک قرارداد میں مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو کلیدی اور اہم عہدوں سے ہٹایا جائے۔اس موقع پر درجن سے زائد قرآن مجید حفظ مکمل کرنے والے طلباء کرام کی دستار بندی بھی کی گئی۔ختم نبوت کانفرنس میں اہل علاقہ کی سیاسی وسماجی شخصیات علماء قراء اور عوام نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔

دوروزہ تحفظ ختم نبوت کورس نیومزنگ لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۹،۲۰ فروری ۲۰۲۱ء کو جامع مسجد فاروق اعظم رسول پارک نیومزنگ لاہور میں دوروزہ ختم نبوت کورس منعقد ہوا جس میں مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، خطیب مرکز ختم نبوت جامع مسجد عائشہ مولانا محبوب الحسن طاہر، مبلغ ختم نبوت لاہور مولانا عبدالنعیم، ناظم تبلیغ لاہور مولانا عبدالعزیز نے عقیدہ ختم نبوت، حیات عیسیٰ علیہ السلام، ظہور امام مہدی علیہ الرضوان کے عنوانات پر لیکچرز دیئے۔ اس موقع پر مولانا مفتی محمد ساجد لاہوری، مولانا ضیاء الرحمٰن، ملک محمد اسماعیل موجود تھے۔

ختم نبوت کانفرنس کوٹ لکھپت لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۲۰ فروری ۲۰۲۱ء کو جامع مسجد بلال کوٹ لکھپت لاہور میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مبلغ ختم نبوت لاہور مولانا عبدالنعیم کے خصوصی بیانات ہوئے۔ مقررین نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کا کام کرنے والے کل قیامت والے دن شفاعت محمدی کے حقدار بنیں گے، مسلمانوں نے ہمیشہ باہمی اتحاد و اتفاق سے عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اور دفاع کیا ہے۔ حاضرین سے وعدہ لیا کہ ۱۳؍مارچ تحفظ ختم نبوت کانفرنس آئیڈیل کرکٹ گراؤنڈ کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور کی تیاری میں اپنا بھرپور کردار ادا کریں اور کانفرنس کو کامیاب بنانے میں اپنا کردار ادا کریں۔ اس موقع پر مولانا محمد الطاف قمر، مولانا محمد عرفان، مولانا محمد یونس مدنی، محمد بلال، بھائی محمد آصف و دیگر علماء اور عوام بھی موجود تھے۔

تین روزہ ختم نبوت کورس جوہر ٹاؤن لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۲۸ فروری تا یکم مارچ ۲۰۲۱ء مرکزی جامع مسجد کالج ٹیچر سوسائٹی جوہر ٹاؤن لاہور میں تین روزہ ختم نبوت کورس منعقد ہوا۔ کورس میں مولانا محبوب الحسن طاہر، معروف سکالر محمد متین خالد، مبلغ لاہور مولانا عبدالنعیم، مولانا عبدالعزیز، جمعیت علماء اسلام کے رہنما مولانا محمد غازی، خطیب جامع مسجد مولانا محمد فاضل عثمانی، قاری عبدالشکور، قاری عبدالخالق، قاری خالد محمود، مولانا پروفیسر مفتی محمد نوید لاہوری، حافظ ابوذر عثمانی نے شرکت و بیانات کئے۔ مقامی علماء اور عوام بڑی تعداد میں شریک ہوئے۔ شرکاء کورس کو ختم نبوت کے متعلق معلوماتی لٹریچر، کتب اور اعزازی اسناد بھی دی گئیں۔

تعاون کی اپیل

عقیدہ ختم نبوت کی سربلندی، ناموس رسالت کے تحفظ اور فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کے لیے

عطیات، صدقات اور زکوٰۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دیجئے

تعارف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

☆ حضرت امیر شریعتؒ اور خواجہ خواجگان مولانا خواجہ خان محمدؒ کے ارشادات کی روشنی میں ہر قسم کے سیاسی مناقشات سے بالاتر ہو کر تبلیغ دین خصوصاً عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کرنے والی مذہبی جماعت ہے۔ الحمدللہ!

☆ اللہ رب العزت کے فضل و کرم سے مجلس کو پاکستان اور بیرون پاکستان قادیانیت کے محاذ پر کامیابی نصیب ہوئی۔

☆ آئینی طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ قانوناً قادیانیوں کو شعائر اسلام کے استعمال سے روک دیا گیا۔

☆ یورپین ممالک میں تبلیغ اسلام اور قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں کے رد میں مراکز قائم کیے گئے۔

☆ برطانیہ میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا اہتمام...... چناب نگر میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد۔

☆ چناب نگر میں سالانہ رد قادیانیت کورس ...... چناب نگر میں ایک سالہ ختم نبوت تخصص کورس۔

☆ قادیانیت کے ہمہ وقت تعاقب کے لیے 40 مبلغین 30 تبلیغی مراکز اور دفاتر 8 شعبہ ہائے تعلیم القرآن۔

☆ چناب نگر شعبہ کتب...... شعبہ میٹرک، ایف اے ...... ماہنامہ لولاک ملتان...... ہفت روزہ ختم نبوت کراچی۔

☆ تحفہ قادیانیت 6 جلدیں...... تحریک ختم نبوت 10 جلدیں...... محاسبہ قادیانیت 13 جلدیں

☆ اردو، انگریزی، عربی میں رد قادیانیت پر فری لٹریچر...... دیگر رد قادیانیت پر اہم کتب شائع شدہ۔

☆ انٹرنیٹ پر ماہنامہ لولاک...... ہفت روزہ ختم نبوت...... اور دیگر مجلس کی کتب دستیاب ہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

حضوری باغ روڈ ملتان فون : 061-4783486

ترسیل زر کا پتہ

اکاؤنٹ نمبر 0038-01034640 حرم گیٹ برانچ ملتان

اپیل کنندگان

حضرت مولانا عبدالرزاق اسکندر صاحب دامت برکاتہم
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خان خاکوانی
ولی کامل
نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضرت مولانا صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد صاحب مدظلہ
ولی ابن ولی
نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری صاحب
مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

علاقائی مراکز کے فون نمبرز

اسلام آباد 0334-5082180	راولپنڈی 0304-9839833	سیالکوٹ 0300-7442857	گوجرانوالہ 0302-5152137	لاہور 0300-4304277 0300-4981840	سرگودھا 0300-9606593	چناب نگر 0301-7972785	جھنگ 0307-3780833	خانیوال 0301-7819466	چیچہ وطنی 0300-7832358	بہاولنگر 0333-6309355
بہاولپور 0300-6851586	میرپورخاص 0334-3463200	رحیم یار خان 0301-7659790	سکھر 0302-3623805	اوکاڑہ قصور 0300-6950984	فیصل آباد 0301-7224794	حیدر آباد 0333-3553926	شیخوپورہ 0300-5598612	کوئٹہ 2841995	گجرات 0300-8032577	کراچی 32780337